بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماں

تصنیف

سید نوشہ رضا رضاؔ سرسوی

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

حسینیۂ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ،

چوک، لکھنؤ۔ ۲۲۶۰۰۳ (ہندوستان)

سلسلۂ اشاعت نور ہدایت فاؤنڈیشن-۲۶

نام کتاب	:	ماں
تصنیف	:	سید نوشہ رضا رضاؔ سرسوی
ناشر	:	نورِ ہدایت فاؤنڈیشن، لکھنؤ
کمپوزنگ	:	آئیڈیل کمپیوٹرس پوائنٹ، لکھنؤ (9935025599)
سرورق	:	ایڈورٹائزرس انڈیا، گولہ گنج لکھنؤ
سنہ اشاعت	:	شوال ۱۴۳۲ھ/ستمبر ۲۰۱۱ء
تعداد	:	ایک ہزار
مطبع	:	نکڑ پرنٹنگ اینڈ بائنڈنگ سینٹر، حسین آباد، لکھنؤ
ہدیہ	:	۱۰۰/روپے

ملنے کا پتہ

نورِ ہدایت فاؤنڈیشن، امام باڑہ غفران مآبؒ، چوک، لکھنؤ-۳ (یو. پی.)

فون: 0522-2252230 موبائل: 9335996808 — 9335276180

ای میل **e-mail:** noorehidayat@gmail.com, & noorehidayat@yahoo.com

فہرست

عرض نور

نور ہدایت فاؤنڈیشن اپنی اشاعتی پیشرفت میں یہ چھبیسویں کڑی 'ماں' پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔

بے نیاز تعارف، مستغنیٰ عن الالقاب جناب رضاؔ سرسوی کی یہ نظم اس سے پہلے کئی بار زیور طبع سے آراستہ ہوکر اہل ادب اور ارباب نظر حضرات سے خراج تحسین حاصل کرچکی ہے۔اب کچھ اضافہ کے ساتھ، ایک دنیا کی مانگ پر پھر پیش ہے۔

امید ہے ہمارے باذوق قارئین کرام اس حسین و جاذب قلب ونظر تخلیق کی پذیرائی فرمائیں گے اور اس کے باکمال فنکار کو دعاؤں سے اور ہمیں دعاؤں کے ساتھ اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہیں گے۔

سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیفؔ جائسی
رئیس موسسہ
نور ہدایت فاؤنڈیشن
لکھنؤ

''ماں''

میری مقبول عام و خاص نظم 'ماں' کئی بار زیور طبع سے آراستہ ہوکر آپ سب کی دعائیں، مقبولیت اور نوازشات پا چکی ہے۔ جس کے لئے میں سراپا شکر گزار ہوں۔ یہاں ایک جہان ادب نواز کی مانگ پر اضافہ کے ساتھ یہ پھر ہدیہ ناظرین کرام ہے۔

دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں ان تمام ہی حضرات کا جنھوں نے ماں اور بہن کے منظر عام پر آنے کے سلسلہ میں مالی یا فکری تعاون سے نوازا یا دل سے دعائیں دیں جو خدائے جلیل نے قبول فرمائیں۔ اس کے بعد انشاءاللہ تنویر مادر ''بیٹی'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

فقط والسلام
محتاج دعا
ذرۂ خاک نجف
رضاؔ سرسوی

بنام خدا
''ایک نظر ادھر بھی''

ماں تین حروف کا وہ خوبصورت مجموعہ کہ جس کی ساخت سے ممتا کا اظہار ہوتا ہے اور جسے دیکھ کر ہی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہ کوئی لفظ نہ ہو کر کوئی سائبان ہو۔ ماں وہ خوبصورت تصور کہ جس میں پیار اور محبت کی ساری تصدیقیں موجود ہیں، ماں وہ بہترین احساس کہ جس کو محسوس کرنے سے ساری دنیائے احساسات قاصر ہے، ماں خالق بے نیاز کا بنایا ہوا وہ حسین پیکر کہ جس میں محبت، ممتا، پیار، ایثار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ماں دنیاوی زندگی میں وہ اکلوتا رشتہ ہے جو ہر غرض سے بے نیاز ہے۔ ماں کے لئے دنیا کا کوئی عالم، شاعر، مفکر، مصنف کیا لکھ سکتا ہے؟ اللہ نے اس کے قدموں کے نیچے جنت کو رکھ دیا ہے۔ ہر انسان کسی نہ کسی صورت میں ماں کی قصیدہ خوانی کرتا ہے لیکن دور حاضر کے انقلابی شاعر محترم رضاؔ سرسوی نے جس ڈھنگ سے اس عنوان کو اشعار کا جامہ پہنایا ہے، اس طرح شاید کسی نے اس مضمون پر اپنے قلم کی جولانیاں نہیں بکھیری ہیں۔ زیر نظر کتاب میں موجود ۳۲۳ر اشعار میرے اس دعوے کی دلیل ہیں۔

عمِ محترم رضاؔ سرسوی کے بارے میں کچھ لکھوں تو اپنے کی تعریف آپ والی بات ہو جائے گی اور پھر مجھ جیسا بے بضاعت انسان ان کی شخصیت اور شاعری کے لئے اگر لکھنے بیٹھ جائے تو الفاظ کے ذخیرے بھی شاید کم پڑ جائیں۔ ان کی بین الاقوامی شہرت اور مقبولیت ان کی شخصیت اور شاعری کی ترجمانی کرتی ہے۔

رہی بات نظم 'ماں' کی تو اس کی کامیابی تو اس بات سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ اس نظم کو پڑھ کر

اورسن کر نہ معلوم کتنے لوگوں نے یہ عہد کرلیا کہ ہم کسی صورت اپنی ماں کو کوئی شکایت کا موقع نہ دیں گے۔نمونے کے طور پر کس شعر کو لکھوں میں اس کا فیصلہ اس لئے نہ کر سکا کہ اس نظم کا ہر شعر مضامین کے اعتبار ایک مکمل نظم ہے اوراس کے کتنے ایڈیشن اب تک شائع ہو چکے ہیں مجھے خود نہیں معلوم اس لئے تقریباً سترہ ممالک میں بہت سی زبانوں میں لوگوں نے اس نظم کو شائع کیا ہے اوراب ایک اورایڈیشن کچھ اشعار کے اضافے کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا ایک ایک شعر رضاؔ سرسوی کی شاعری کا احساس دلاتا رہے گا۔

آپ اور ہم مل کر اپنے اس بزرگ اور انقلابی شاعر کی طول حیات اور توفیقات میں اضافے کے لئے بارگاہ حق میں دعاگو رہیں گے تو شاعری کے اس آفتاب کی کرنوں سے بار بار محظوظ ہوتے رہیں گے۔

فقیر علم باب علم
سید صفی اصغر نجمی سرسوی
ممتاز الافاضل
''شعب ابوطالب''، سرسی، ضلع مرادآباد

رحمت عنوان، ربوبیت نشان 'ماں' کے نام

م.ر.عابد، لکھنؤ

میرے علم و یقین کی حدوں میں حضرت رضاؔ سرسوی وہ اکلوتے شاعر ہیں جن کی قابل ہزار رشک و ناز شناخت سیدھے 'ماں' سے ہوئی ہے۔شہکار فطرت ماں پر شاہکار تخلیق سے موصوف نہ تو محتاج تعارف ہیں، نہ ہی 'ماں' کہ مجھ ایسے کوتاہ نظر، تنگ احساس اور ننگ فطرت کے مفلسِ حکمت و جذبات قلم کی کچھ بھی ضرورت ہو۔ پھر بھی کچھ ہے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی آپ حضرات کی نظر خراشی کرتے ہوئے آپ کے ذوق نقد ادب پر خواہ مخواہ بار ہونے کی جسارت پر مجبور ہوں، معاف فرمائیے گا۔

ماں جب اپنی بھرپور رعنائی، جولانی، تابانیوں اوراپنے کمال کے ساتھ (پورن ماسی کے چاند کی صورت جلوہ گر) ہوتی ہے تو اس کی ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی کی چمکتی چھاؤں میں ہم دنیا کے ہر سرد و گرم سے محفوظ تو ہوجاتے ہیں، لیکن اس کی شخصیت (یعنی ممتا) کی ایک جھلک بھی محسوس کر پانے کو ہمارے ہوش وحواس کب ٹھکانے ہوتے ہیں، اس وقت ہمارا شعور گھٹنیوں بھی کہاں چل پاتا ہے! (یہ تو بعد میں دوسروں کی ممتا ہوتی ہے جو ہمارے 'مشاہدہ' میں آکر ہمارے احساسات وجذبات کو دستک دیتی ہے، وہ بھی اگر ہمیں اسے کچھ محسوس کرنے کی توفیق ہو!) اسی غربت احساس اور افلاس شعور کی عاجزی کی بنا پر ہمیں بس خدا ہی یاد آتا ہے۔ ہم اپنی اس عاجزانہ بے حواسی سے بے بس ہو کر بس یہی کہہ سکتے ہیں

رب ارحمهما كما رَبَّیٰنِی صغیرا.

واقعی اس 'کمار بیٹی' کو وہی ایک اکیلا بصیر و حکیم ہی دیکھ سمجھ سکتا ہے۔ یہ سب ہماری

سب سے بڑی عاجزی ہوتی ہے کہ اس وقت بظاہر ہماری آنکھیں بھی ہوتی ہیں، بلکہ حواس خمسہ کی سپاہ بھی حاضر ہوتی ہے، پھر بھی ہم دیکھ کب سکتے ہیں، سمجھ پانے کی بات تو بہت دور رہی۔ ممکن ہے ہماری اس قابل رحم حالت (بے حالی) کے پیچھے اس کی حکمت پوشیدہ ہو۔ ماں کی عظمت وجلالت کے آگے ہمارا شعور بھی سر کیوں اٹھانے پائے۔ شاید ہمارے اندر بروقت جذبہ تشکر وامتنان کے بیدار نہ ہونے کی روشن ضمیر کسک ہی ماں کے سامنے ذرا بھی اپنی آنکھیں اونچی کرنے کی بڑی گستاخی پر لگام لگائے رکھے۔ پھر یہی بات ہمارے اندر یہ سعادتمندانہ احساس جگائے رکھے کہ کاش ممتا کی (اس وقت کی غائبانہ مولفانہ) کراموں کا کچھ بھی احساس کر سکیں۔ یہ کچھ بھی ہمارے جیسے کوتاہ نظر، تنگ احساس اور سست شعور کے لئے بہت کچھ ہے کیونکہ ہم تو ممتا کی اس مقدس دیوی کو کچھ سمجھ نہ سکے، حق معرفت کیا ادا کر سکیں گے، پھر ہم ممتا کے کریم خالقِ رحمٰن اور اپنے حقیقی پالنے والے کا حق معرفت کیا ادا کر سکتے ہیں ؎

ما عرفناک کے مضمون نے سمجھا دیا یہ
واقعی سہل نہیں صاحبِ عرفاں ہونا

'ماں' کے تخلیق کار ہمارے فاضل صاحب نظر شاعر کو بھی غالباً یہی احساس ہے، جبھی تو اس کے کئی ایڈیشن شائع ہونے کے بعد بھی اضافہ جاری ہے یعنی نظم ابھی بھی زیر تخلیق ہے۔ سچ ہے، رحمت نشان ماں کے لامتناہی جہات کا احاطہ کرنا محدودیت آشنا نظم کے بس میں کہاں!!

ویسے یہ ناچیز تو شاعر کے محسوساتی شعور سے زیادہ اس کے غیر محسوساتی شعور، لاشعور اور تحت الشعور کا کلمہ پڑھتا ہے اور مانتا ہے کہ شاعر بے انتہا غیر محسوس (یا وجدانی) عالم سے بہت کچھ درک کر لیتا ہے، جس تک عام فکر وخیال پر بھی نہیں مار سکتا۔

اس قابل قدر، لائق ہزار تحسین وآفرین نظم پر کچھ از قسم خیال آرائی کی صلاحیت مجھ میں ہے، نہ ہی کچھ کہنے کی جسارت کا برتا۔ خود اس کی شہرت ومقبولیت کا مسلسل بڑھتا ہوا گراف ہی اسے

خراج نقد وقدر پیش کرنے کو کافی ہے۔ پھر، اوپر سے مولانا فیروز حیدر جیسے جوہر خطابت ونظر اور پروفیسر وحید اختر جیسے دقت نظر کے فلسفہ مآب شاعر اہل قلم کے قلمبند آرا سامنے ہیں۔

بس، چپکے سے یہ بات بتاتا (سکھانے والا بتانا نہیں، بلکہ محض بیان والا بتانا) چلوں کہ 'ماں' کے اس صحفیہ گرامی کو دیکھنے کی سعادت وعبادت حسن اتفاق سے مجھے ماہ مبارک میں ہی نصیب ہوئی۔ یعنی بہت سے آسمانی صحیفوں اور مقدس کتابوں کی طرح کم از کم میرے لئے اس کا نزول اجلال اس مبارک مہینہ میں ہوا۔ (ویسے اس کے جستہ جستہ اشعار میری سماعت وقرات میں حلاوت بھرتے آئے تھے لیکن پورے صحیفہ گرامی کو دیکھنے کا اتفاق ابھی ہوا۔) امید ہے، اسے عبادت کہنے پر ہمارے مفتیان کرام، فقیہان عظام اور علمائے اعلام میری زبان نہ پکڑیں گے۔ جب زبان کی بات چل پڑی ہے تو یہ بھی کہتا چلوں کہ ہماری زبان کا یہ لفظ جتنا فطری ہے، اتنا نہ کوئی دوسرا لفظ ہے، نہ کسی دوسری بولی کا لغت، کیونکہ ہم سب کی بولی اسی لفظ 'ماں' سے پھوٹتی ہے۔ ہمیں معاف فرمائیں گے عربی زبان کی وسعت وجامعیت سے مرعوب افاضل، یونانی زبان کی دقیانوسی پیچیدگیوں پر سر تسلیم خم کرنے والے سوفسطائی حضرات (Sophisticates)، فارسی زبان کی پارسی (پہلوی) شیرینی سے تر زبان آغائیان، سنسکرت کی 'برہمہ وانی' کے وجدانی گن گانے والے سروشری (सर्वश्री) اور دور حاضر کی انگریزی کی برجستگی پر 'ہیٹس ڈاؤن' مسٹر صاحبان (جواب صاحب بہادر نہیں رہے)، اُم (عربی)، میٹر/Meter (یونانی)، مادر (فارسی)، ماترم/मात्रम् (سنسکرت)، مُدر/Modor (قدیم انگریزی) یا مدر/Mother (جدید انگریزی) میں وہ بات کہاں!! اسی لئے 'ماں' پر کچھ کہنے ('تخلیق' کہنے پر ؎ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے) کا پورا پورا حق فطرتاً اسی زبان کے شاعر کو جاتا ہے جس زبان نے یہ پیار بھرا فطری لفظ دنیا کو عطا کیا ہے۔ پھر شاعر بھی وہ جو 'خاندانی قاضی' ہو، پیدائشی 'نوشہ' (یہ 'ماں' ہی ہے جو اپنے ہر بچہ کو نوشہ دیکھنا چاہتی ہے) اور رضا ہو (اس کا مضمون اور موضوع یقیناً سراسر مطابقِ رضا ہے)۔

وہ لائق صد ہزار مبارکباد ہیں کہ اس اچھوتے پاک فطری موضوع کا انتخاب کیا۔ان کی اس پاکیزہ انداز تخئیل کو لاکھوں کروروں سلام۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے فاضل شاعر نے رحمت حق کی اس بین الاقوامی زمینی صورت، محبت وشفقت وعطوفت کی اس زندہ مورت، ایثار وتندہی کی توانا علامت، بے لوث جفاکشی کی حق نما دیوی کا مرثیہ (اگر مطلع سے صحیح عندیہ ملتا ہے) کہا ہے یا قصیدہ یا سلام یا سپاس نامہ یا اعترافی اعتذار نامہ یا نصیحت نامہ یا عصری آگہی کا کوئی پیغام دیا ہے .... یا پھر ان سب کا مجموعہ کوئی نئی صنف سخن بزم ادب کے حوالہ کی ہے۔

ویسے مجھے پورا پورا یقین ہے کہ رضؔا کی اس دلفریب و پرسوز و گداز قابل قدر مخلصانہ جذباتی نظم پر کوئی بھی آنکھ بند کئے یا ہونٹ سئے رہنے والا نہیں، بس یہ خیال رہے کہ، کہتے ہیں، ہمارا شاعر وہ ہے جو دوسروں کے شعروں پر غیر معمولی طور پر بڑی عالی ظرفی، فراخدلی کے ساتھ بلند آواز میں داد دینے (بلکہ نعرہ لگانے) کا خوگر ہے........

پھر، اس داد کے پہلے اور آخر میں اور اس کے پردے میں ممتا کے اس خالق حقیقی کی ساری تعریف، حمد وشکر ہے جس نے ممتا کے روپ میں ہمیں اپنا اس قدر واضح، ناقابل انکار مشفقانہ جلوہ دیا (جس سے بڑھ کر کسی حق نما فطری چیز کا تصور ہم نہیں کر سکتے) اور شاعر کو 'ماں' نظم کی توفیق۔

حد ادب

م.ر.عابد

تأثرات

پروفیسر ڈاکٹر سید وحید اختر صاحب مرحوم
سابق پروفیسر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

جناب رضؔا سرسوی کی نظم اردو نظموں کے اس قبیلہ سے رشتہ رکھتی ہے جس میں اقبؔال کی ''والدۂ مرحومہ کی یاد میں'' اور فراؔق کی ''جگنو'' قرار دیا ہے۔ یہ جگنو عالم میں ذرا دیر کو چمک کر بجھ جاتے ہیں، مگر ان یادوں کی چمک کے پیچھے جو روشنی ہے وہ امر ہے۔اس کی فیض رسانی کا سلسلہ ابتدائے انسانیت سے آج تک جاری ہے۔ یہ روشنی اور گرمی ہے ماتا کی۔

ماں کی محبت ضرب المثل ہے اور اس کی خدمات واطاعت اولاد پر فرائض مذہبی کی طرح واجب ہے۔

''کہتے ہیں ماں کے پاؤں کے نیچے بہشت ہے''

جناب رضؔا سرسوی نے اس نظم میں ''جیسا کہ خود عنوان سے ظاہر ہے، ماں کو موضوع سخن بنایا ہے، اقبؔال اور فراؔق کی نظمیں ان کے منفرد اسالیب اور فکری آہنگ کی وجہ سے اردو شاعری میں انفرادیت واہمیت کی حامل ہیں۔لیکن جہاں تک موضوع کے پوری شرح وبسط کے ساتھ برتنے کا سوال ہے یہ بات بلا جھجک کہی جاسکتی ہے کہ رضؔا سرسوی نے موضوع کا پورا حق ادا کر دیا ہے۔ ماں جس طرح اپنی اولاد کے لئے تکلیفیں اٹھاتی، رنج سہتی، محنتیں کرتی اور تنگدستی ومجبوری میں پوری طرح ایثار، نفس کشی اور قربانی کا ثبوت دیتی ہے، اس کی مثال کسی اور نسبی یا نسبتی رشتے میں نہیں

مل سکتی۔ زیرِ نظر نظم کے شاعر نے اس گوشے کو خاص طور سے اجاگر کیا ہے۔ بد بخت ہیں وہ جو ماں
کے مرتبہ اور اس کی قربانیوں کا احساس نہ کریں، یا بڑے ہو کر اپنے اہل وعیال کی فکر خود غرضی کے
ہاتھوں اسے نظر انداز کر دیں۔ ماں کی خدمت ہی سعادت ہے۔ رضؔا سرسوی کی نظم کو پڑھ کر احساس
ہوتا ہے کہ اس کی اس طرح بے لوث مدح کرنا بھی سعادت ہے اور سعادت کے لئے رضؔا صاحب
مبارکباد کے مستحق ہیں۔

اقبال نے حضرت مریمؑ اور جناب فاطمہ سیدۃ النساء العالمینؑ کا موازنہ کرتے ہوئے
رموز بے خودی، میں جناب سیدہؑ کی افضلیت اس لحاظ سے مانی ہے کہ وہ مثالی ماں ہونے کے ساتھ
مثالی بیوی اور مثالی بیٹی بھی تھیں۔ عورت کی زندگی میں بھی تین منزلیں آتی ہیں بیٹی، بیوی، پھر ماں،
اس طرح سے ماں کے درجہ تک اس کے قلبی و روحانی سفر ارتقاء کی معراج ہے۔

رضؔا سرسوی نے نظم کے آخری حصہ میں کربلا کی ان ماؤں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اپنے
شوہر اور بچوں کو سیدہؑ کے لال پر خوشی خوشی قربان کر دیا۔ بیوگی کا بوجھ اٹھانا اور کوکھ کے پالوں کو خود
سجا، سنوار کے موت کا دولہا بنا کر مقتل میں بھیجنا عورت کا سب سے کڑا امتحان ہے۔ اس نظم میں کربلا
کی ماؤں کا یہ مثالی کردار اس طرح پیش کیا ہے کہ وہ تمام ماؤں کے لئے مثال اور نمونہ بن سکتا ہے۔
کربلا کی قربانیوں اور مصائب سے ربط دے کر رضؔا سرسوی نے اپنی نظم کی معنویت و بلاغت کو اور
زیادہ وسیع و عمیق کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نظم ارباب ذوق اور ارباب عزا، دونوں میں پسند کی
جائے گی۔

اظہار خیال

میثم عصر مولانا سید فیروز حیدر عابدی طاب ثراہ

ہر دور میں اہل نظر نے عورت کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بقدر ظرف و ذہن روشنی ڈالی
ہے اور کسی نہ کسی رخ کو محور بنا کر لفظ عورت کو اس طرح گردش دی کہ حقیقت افسانوی تصویر بن کر
سامنے آ گئی، مثلاً کمزور جسم کو دیکھ کر کنیزی اور لونڈی کا تصور، حسن کو دیکھ کر عشق و محبت کا خیال، جنسی
کشش کو دیکھ کر شہواتی تسکین، جذباتیت کی فراوانی کو دیکھ کر ناقص العقل ہونے کا تصور، لیکن یہ تمام
رخ اس کی حیات کے معمہ کی ناقص تشریحات ہیں۔ دراصل عورت صرف ماں ہے۔ کسی کی شریک
حیات ہونا دراصل ذریعہ ہے مقصد تخلیق تک رسائی کے لئے۔ بیٹی ہونا، ایک تربیتی دور ہے ماں بننے
کے لئے۔ چھوٹی سی لڑکی کا گڑیا یا گڈے کے کھیل دراصل اس کی جبلت میں مادری جذبہ تربیت پاتا
ہے۔ ماں باپ کی خدمت بھی ایک لاشعوری مادری جذبہ ہے۔ بہن بن کر بھائی سے محبت بھی اس
جذبے کی عکاسی ہے۔ عہد شباب میں جنسِ مخالف کا خیال و رغبت دراصل قوتِ روئیدگی ابرِ کرم کی
طالب ہوتی ہے۔ تخلیق و تربیت کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ قربانی جذبات کی محتاج، اس لئے
عورت کو عقل بعد میں ملی، جذبہ پہلے ملا۔ جذبہ کو ہٹا کر عقل آگے لے آیئے تو قربانی کا جذبہ ختم
ہو جائے اور پیدائش اولاد کا خیال عقل کی بھینٹ چڑھ جائے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لب بام ابھی

جس طرح زمین کا مزاج قربانی پسند ہے تا کہ بشر کو رزق دے سکے۔ اسی طرح فطرت

نے ماں کا کردار بھی ایثار پسند بنایا ہے تا کہ وہ زندگی کو تسلسل دے سکے۔عورت کے جسم کی ساخت اس کے مزاج اور ذہن کی تشکیل، اس کی فطری اور جبلت کے آئین اسے صرف قربانی کے لئے ابھارتے ہیں۔ یہ قربانی اس کی زندگی کا اصل منشاء ہے۔اسی لئے عورت ہر قربانی کی تکلیف میں آسودگی محسوس کرتی ہے۔مرد زحمت میں تکلیف محسوس کرتا ہے،عورت تکلیف میں راحت محسوس کرتی ہے ورنہ پہلی بار دردِ زہ کے تجربہ کے بعد عورت کبھی اس فشار کو قبول نہ کرتی۔زندگی بھر مرد کے ظلم وستم کا نشانہ بنتی ہے تو صرف اولاد کے لئے۔اپنا حسن نچوڑ کر زندگی کا پیٹ بھرتی ہے،آسودگی محسوس کرتی ہے تو صرف اس مخلوق کے لئے۔

نوجوان انقلابی شاعر رضاؔ سرسوی چونکہ جذباتی شاعر ہیں،اس لئے ''ماں'' کی تصنیف وجود میں آئی،عقل مند ہوتے تو ''عورت'' لکھتے۔اس نظم میں ایک زندگی کا ''جذبۂ احسان شناس'' دھڑک رہا ہے۔شاعر کا یہ شعوری جذبہ ہے جو کبھی کبھی اولاد کے کھونے کے بعد پوری زندگی میں رچ بس جاتا ہے۔ یہ نظم بیٹا بن کے نہیں لکھی، ماں کے جذبات ہیں جو شاعر کے قلم کی سیاہی میں ڈھل گئے ہیں۔ پوری نظم ایک نئے انداز کی لوری ہے جو زندگی کے لبوں سے محسنۂ حیات کے لئے نذر کی گئی ہے۔معلوم ہوتا ہے یہ شاعر کے احساسات نہیں، ہر بیٹے کے محسوسات ہیں، وہ حقیقتیں جو ہر بیٹا زندگی بھر محسوس کرتا ہے اور یہی بات شاعر کی کامیابی کا راز ہے کہ یہ وہ بات کہے جو ہر دل میں ہے، ہر شعر جذبات سے لبریز ہے،اس لئے دل کو چھوتا ہوا گزر جاتا ہے۔کچھ اشعار دل میں اترتے چلے جاتے ہیں اور آنکھیں چھلک جاتی ہیں کچھ اشعار پیغام ہیں، ہدایت ہیں نئی نسل کو۔رضاؔ کے اکثر اشعار تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے ہیں، رضاؔ کے کلام کا یہ رخ فطرت کی عکاسی اور تبلیغ کی ذمہ داری لئے ہوئے ہے۔خدا توفیقات میں اضافہ کرے۔

ماں معصومینؑ کی نگاہ میں

(۱)جنت ماں کے قدموں میں:

قال رسول الله (ص): الجنة تحت اقدام الامهات. [۱]

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: جنت ماؤں کے قدموں میں ہے۔

(۲)باغ جنت ماں کے قدموں میں

قال رسول الله (ص) تحت اقدام الامهات روضة من رياض الجنة. [۲]

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: جنت کا ایک باغ ماؤں کے قدموں میں ہے۔

(۳)ماں کا احترام طول عمر کا باعث

الامام الصادق (ص) قال: وقّرا باک يَطل عُمرُک ووَقر أمک ترىٰ لبنيک بنين. [۳]

باپ کا احترام کرو تا کہ عمر میں اضافہ ہو اور ماں کا احترام کرو تا کہ اپنی نسلوں کو دیکھو۔

(۴)ماں کی دعا مقبول بارگاہ

قل رسول الله(ص) قال: دعا الوالدة يفضي إلى الحجاب. [۴]

رسول گرامی (ص) فرماتے ہیں: ماں کی دعا میں کوئی شے آڑے نہیں ہوتی (ماں کی دعا ہر طرح کی رکاوٹ کو خود سے دور کرتی ہے)۔

(۵)ماں کی اطاعت، جنت اور نافرمانی عذاب جهنم کا باعث

الامام الکاظم (ع) قال: كن باراً واقتصر على الجنة وإن كنت عاقاً فاقتصر على النار. [۵]

امام کاظم (ع) فرماتے ہیں: اگر جنت میں عیش کی تمنا ہے تو ماں کے ساتھ نیکیاں کرو اور اگر ان کی نافرمانی کی تو عذاب جہنم کے لئے آمادہ ہو جاؤ۔

(٦)ماں کی قدم بوسی خانہ کعبہ کو چومنے کے برابر

قال رسول الله(ص) من قَبَّل رِجلَی اُمّہٖ فکأنما قبَّل عتبَةَ الکعبة. (٦)

رسول گرامی فرماتے ہیں: جس نے اپنے ماں کی قدم بوسی کی گویا اس نے خانۂ کعبہ کی چوکھٹ کا بوسہ لیا۔

(٧)ماں کی پیشانی کا بوسہ آتش جھنم سے امان کا باعث

قال رسول الله(ص): من قبَّل بینَ عَیْنی أمہٖ کان له ستراً من النار. (٧)

رسول گرامیؐ فرماتے ہیں جس نے اپنی ماں کی پیشانی کا بوسہ لیا گویا اس نے خود کو جہنم سے بچالیا۔

(٨)عاق مادری بھی حرام

روی عن رسول الله (ص) ان اللّٰہ تعالیٰ کرمام علیکم حقوق الامھات. (٨)

رسول گرامی سے روایت ہے: اللہ تعالیٰ نے تم پر عاق والدہ کو حرام قرار دیا ہے۔ (عاق والدہ بھی گناہان کبیرہ میں سے ایک ہے)

روی عن رسول الله(ص): مَلعونٌ من سبَّ اباہ، ملعونٌ من سب امه. (٩)

پیغمبر اسلام سے روایت ہے: ملعون وہ شخص ہے جو اپنے باپ کو دشنام دے، ملعون ہے وہ جو اپنی ماں کو دشنام دے۔

(١٠)دوسرے کی ماں کو دشنام دینا اپنی ماں کو دشنام دینے کے ہم وزن

روی عن رسول الله(ص): من الکبائر شتم الرجل والدیة قالوا یا رسول الله (ص) وھل شتم الرجل والدیه؟ قال (ص): نعم یسب ابا الرجل، فیسب اباہ ویسب امة فیسب امه.

رسول گرامیؐ سے روایت ہے: ماں باپ کو دشنام دینا گناہ کبیرہ میں سے ہے، لوگوں نے سوال کیا

یا رسول اللہؐ آیا کوئی اپنے باپ کو دشنام دے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (کیونکہ کسی کے باپ کو دشنام دینا اپنے باپ کو دشنام دینے کے مساوی ہے، کسی کی ماں کو دشنام دینا اپنی ماں کو دشنام دینے کے مساوی ہے۔ (١٠)

(١١)ماں کے ساتھ حسن سلوک کرو اگرچہ وہ مشرک ہو

عن أسماء بنت أبی بکر: قدمت علیَّ وھی مشرکة فی عھد رسول الله (ص) فاستفیت رسول الله(ص) قلت: قدِمت علی اُمِّی؟ وھیَ رَغبَتٌ فأَصِلُ اُمّی قال(ص): نعم صلی امک.

اسماء دختر ابی بکر سے روایت ہے کہ عہد رسول اللہ (ص) میں میری ماں مجھ سے ملنے آئی درحالیکہ مشرکہ تھی، آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اورعرض کیا: ''میری ماں مجھ سے ملنے آئی ہے جب کہ وہ مجھے بہت چاہتی ہے آیا میرا اس سے ملنا صحیح ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اپنی ماں سے مل سکتی ہو۔ (١١)

(١٢)ماں کی آواز پر نماز توڑ دو

قال رسول الله (ص): اذا کنت فی صلاة التَّطوُّعِ فإن دعاک والدک فلا تقطعھا وإن دعتک والدتک فاقطعھا. (١٢)

رسول گرامیؐ فرماتے ہیں: اگر مستحب نماز میں مشغول ہو اور باپ آواز دے تو نماز کو بغیر توڑے جاری رکھو لیکن اگر ماں آواز دے تو نماز توڑ کر لبیک کہو۔

(١٣)خالہ کا درجہ ماں کے برابر ہوتاھے

روی عن النبی (ص): الخالةَ بمنزِلَةُ بمنزِلة الأم. (١٣)

خالہ کا درجہ ماں کے برابر ہوتا ہے۔

(١٤)ماں کا درجہ باپ سے اعلیٰ

روی أن رجلاً قال النبی (ص) یا رسول الله (ص) أی الوالدین اعظم؟ قال (ص)

التی حملتهُ بین الجنبین، وارضعته بین الثديين، حضنته على الفخذين، فدته بالوالدين. [۱۴]

پیغمبر اسلام (ص) سے کسی نے سوال کیا ماں باپ میں سے کس کا رتبہ زیادہ بلند ہے؟ آپ نے فرمایا: جس نے (انسان) اپنے پہلوؤں پر حمل کیا، اپنے شیر سے سیراب کیا، اپنی آغوش شفقت میں پناہ دی۔

(۱۵) ماں کی خدمت کا شرف جہاد کے برابر

قال رسول الله(ص): لرجُل يُريدُ الجهاد وأمة تمنعه، عند اُمک قِرَّو إنَّ لَکَ مِنَ الأجرِ عِندها مِثلَ مَالِکَ فی الجهاد. [۱۵]

رسول گرامیؐ اس شخص سے فرماتے ہیں جو جہاد پر جانا چاہتا ہے لیکن ماں جانے سے روکتی ہے: لازم ہے کہ تم اپنی ماں کے پاس رہو، اس کی خدمت کا ثواب وہی ہے جو میدان جہاد پر جانے کا ثواب ہے۔

(۱۶) ماں کی خدمت جہاد سے بڑھ کر

قال رسول الله (ص): لرَجُلِ استشاره فی الجهاد. هَل لک من امٍّ؟ قال: نعم قال(ص) فألزِمها، فَإنَّ الجَنةَ عِندَ رِجلِها. [۱۶]

رسول گرامی (ص) اس شخص سے فرماتے ہیں جس نے جہاد پر جانے کیلئے حضرت سے مشورہ کیا: آیا تیری ماں زندہ ہے؟ جواب ملا ہاں، پس آپ نے فرمایا: تجھ پر ماں کی خدمت لازم ہے بیشک جنت اس کے قدموں میں ہے۔

(۱۷) ماں کی ایک دن کی زحمت کا حق ادا کرنا بھی ممکن نہیں

روی عن رسول الله(ص): قِيلَ يا رسول الله (ص): مَا حقُّ الوَالِدِ؟ قال ان تُطِيعَهُ

مَا عَاشَ فَقِيلَ: وَمَا حَقُّ الوَالِدَةِ؟ فقال(ص): هيهات هيهات، لَو أنَّه عَدَدُ رَملِ عَالِجٍ، وَقَطرُ المطرِ ايا الدُنيا، قام بينَ يديها، ما عدلَ ذالکَ يومَ حَمَلته فی بطنها. [۱۷]

کسی نے رسول گرامیؐ سے سوال کیا یا رسول اللہؐ باپ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تک وہ زندہ ہے اس کی پیروی اور اطاعت کرو۔ پھر سوال ہوا، بتایئے ماں کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہیہات ہیہات (اے کاش حق ادا کرنا ممکن ہوتا) اگر ریت کے بڑے پہاڑ کے ہر ہر دانے کے برابر، دنیا کی عمر بھر کی بارش کے قطروں کے برابر بردہ وار ماں کی خدمت میں حاضری دینا اور ان کی خدمت کرنا بھی ماں کی اس ایک دن کی زحمت کا بدل نہیں ہوسکتا جس کو اس نے ایام حمل میں برداشت کیا تھا۔

(۱۸) ماں کے ساتھ نیکی کا حکم امام صادقؑ نے دیا

عن زكريا بن ابراهيم: عن الصادق(ع): .... فَامره الصادق (ع) ببرّ اُمِّهِ فأسلمت أمه ببركة ذلک. [۱۸]

اس روایت کو زکریا بن ابراہیم امام صادقؑ سے بیان کرتے ہیں (اس روایت کے پیچھے ایک طولانی حکایت ہے جو خود مستقل ایک روایت ہے (امام صادقؑ نے زکریا کو اپنی ماں کے ساتھ نیکی کا حکم دیا (جب کہ زکریا مشرف بہ اسلام تھے اور ماں ابھی نصرانی ہی تھی) پس اس حسن سلوک اور نیکی اور احسان کا اثر یہ ہوا کہ اس کی ماں بھی مشرف بہ اسلام ہوگئی۔

(۱۹) ماں کی بددعا شمشیر سے زیادہ تیز

قال رسول الله (ص): إياكم وَدعوة الوالدِ فإنَّها ترفعَ فوق السِحاب يقول الله عزوجل ارفعوها إليَّ حی استجيب وإياكم ودعوة الوادلة فإنها احدُّ من السيف. [۱۹]

پیغمبر اسلام (ص) فرماتے ہیں: باپ کی بددعا سے خود کو محفوظ رکھو کیونکہ اس کی پرواز بالوں کو بھی پار کرجاتی ہے اور خدا ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کو میرے پاس لاؤ تا کہ میں قبولیت کا درجہ دوں، ماں کی بددعا سے خود کو محفوظ رکھو کیونکہ ماں کی بددعا ایک کاری شمشیر ہے۔

(۲۰)ماں بچے کو خون جگر دے کر پروان چڑھاتی ھے

قال رسول الله (ص): إن الله ليغذّى المؤمن بالبلاء كما تغذى الوالدة ولدَها باللبن.[20]

رسول گرامیؐ فرماتے ہیں: خداوندمومن کو بلاؤں کے ذریعہ یوں مضبوط کرتا ہے جس طرح ماں اپنے بچے کودودھ پلاکرتقویت بخشتی ہے۔

(۲۱)ماں کی آواز پر نماز توڑی جاسکتی ھے

روی عن الإمام الكاظم (ع): إن الرَّجل إذا كان فى الصلاة فدعاه الوالدُ فيُسبّحُ فإذا دعته الوالدة فليقل لبيك.[21]

امام کاظم فرماتے ہیں: اگرکوئی شخص نماز کی حالت میں ہےاوراس کے والداس کوآواز دیں تواس کو چاہئے کہ اپنی عبادت کو جاری رکھےلیکن اگر ماں آواز دےتو آواز پرفوراًلبیک کہے۔

(۲۲)ھرجاندار مخلوق کی ماں اپنے بچے پر مھربان ھوتی ھے

يبين الامام على (ع) هذ الحديث فى تفسير سورة الفاتحة قال: وأما قوله الرحيم معناه أنه رحيم بعبادهِ ومن رحمتهِ إنه خلقَ مائةَ رحمةٍ لكل منها رحمةً واحدةً فى الخلق كلهم فبها بتراهم الناس وترحم الوالدة ولدها وتحننا لأمهات من الحيوانات على أولادها فإذا كان يوم القيامة أضاف هذه الرّهمة إلى تسع وتسعين.[22]

امام علیؑ سورہ فاتحہ کی تفسیر میں اس طرح فرماتے ہیں: رحیم یعنی خدااپنے بندوں پرنہایت مہربان ہے، خدانے سوحصہ رحمت خلق کی ہے جس میں سے ایک حصہ کومخلوق کے درمیان قرار دیا ہے لوگ اسی ایک حصہ کے ذریعہ ایک دوسرے پرمہربانی کرتے ہیں، ماں اپنے بیٹے پرشفقت ومہربانی کا برتاؤ

کرتی ہے حیوانات کی مائیں اپنے بچوں سے محبت کرتی ہیں، روز قیامت یہ ایک حصہ رحمت ننانوے حصوں سے مل جائے گی۔

(۲۳)ماں کا حق باپ کے تین گنا

قال الصادق (ع) جاء رجل إلى النبيؐ فقال: يا رسول الله من البّرُ؟ قال أُمُک قال ثم من؟ قال (ص) أمک، قال ثم من؟ قال (ص): أمک قال ثم من؟ قال أباک.[23]

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول گرامی کے پاس ایک شخص آتا ہے اورسوال کرتا ہے یارسول اللہ کس کے ساتھ نیکی کروں؟ آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ، پوچھا پھرکس کے ساتھ؟ جواب ملا اپنی ماں کے ساتھ، پوچھا پھرکس کے ساتھ جواب ملا اپنی ماں کے ساتھ، پوچھا پھرکس کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: اپنے والد کے ساتھ۔ (یعنی والدین کی خدمت کے چار حصے ہیں جن میں سے پہلے تین حصے والدہ کے لئے اورآخر کا حصہ والد کے لئے)۔

(۲۴)خدمت اقربا میں ماں کا حصہ ھر ایک سے پھلے

روی عن النبی (ص):أمّک أمَّک ثم أمَّک ثم أباکَ ثم الأقرب فالأقرب.[24]

رسول گرامی سے مراتب خدمات کے سلسلہ میں روایت ہے: نیکی کرواپنی ماں کے ساتھ، ماں کے ساتھ، ماں کے ساتھ پھر باپ اورپھر دوسرے اقرباکے ساتھ۔

(۲۵)قرآن میں ماں کے ساتھ نیکی کی متعدد سفارش

روی عن النبی(ص): إن الله تعالىٰ يوصيكم بأمهاتكم ثلاثاً، إن الله تعالىٰ يوصيكم بآباكم مرتين إن الله يوصيكم بالأقرب فالاقرب.[25]

رسول گرامی فرماتے ہیں کہ خداوندعالم (قرآن مجید) نے ماں کے ساتھ نیکی کرنے کی تین سفارش کی ہے، باپ کے ساتھ نیکی کرنے کی دوبار، بعد میں مراتب کے اعتبار سے اقرباء کے ساتھ نیکی کی سفارش کی ہے۔

(۲۶)جناب موسیٰ کو ماں کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم

قال الإمام الباقر (ع) : قال موسیٰ بن عمران: یارب اوصینی قال اوصیک بی قال: فقال یر ب اویصینی، قال اوصیک بی ثلاثاً، قال یا رب اوصینی قال: اوصیک بأمک قال یا رب اوصینی قال: اوصیک بأمک قال یا رب اوصنی قال: اوصیک بأبیک.[۲۶]

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب موسیٰ نے بارگاہ خدا میں عرض کی: اے خدا مجھے نصیحت کر۔ آواز آئی، میں تم کو اپنے بارے میں نصیحت کرتا ہوں، یہاں تک کہ تین بار خدا نے اپنے بارے میں نصیحت کی، پھر موسیٰ نے کہا: خدا مجھے نصیحت کر۔ آواز آئی کہ تم کو تمہاری ماں کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں، پھر موسیٰ نے کہا: مجھے نصیحت کر، پھر خدا نے کہا: تم کو تمہاری ماں کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں یہاں تک کہ تین بار ماں کے بارے میں نصیحت کی، پھر موسیٰ نے کہا خدا مجھ کو نصیحت کر، تو آواز آئی میں تم کو تمہارے والد کے سلسلے میں نصیحت کرتا ہوں (مذکورہ حدیث میں جناب موسیٰ کی درخواست پر پہلے تین بار اپنے بارے میں پھر تین بار ماں کے بارے میں اس کے بعد ایک بار باپ کے ساتھ حسن سلوک ومہربانی کی نصیحت کی ہے۔

(۲۷)خدا کے بعد سب سے زیادہ محبت کرنے والی ماں

قال رسول الله (ص)والذی نفسی بیده أن الله تعالیٰ أرحم بعبدهٖ من الوالدةِ المشفقة بولدها.[۲۷]

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ خدائے بزرگ ومہربان شفیق ماں سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر شفیق ومہربان ہے۔

(۲۸)ماں پر سبقت بھی عاق کا باعث

وقیل الإمام زین العابدین(ع): أنت أبر الناس ولانراک تواکل أمک، قال: أخاف أن أمد یدی إلی مشیئ وقد سبقت عینها فأکون قد عققتها.[۲۸]

کسی نے امام سجاد علیہ السلام سے کہا: آپ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، پر آپ کو آپ کی والدہ کے ساتھ کھانا کھاتے نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا: میں ڈرتا ہوں اس لقمہ کی طرف میرا ہاتھ نہ بڑھ جائے جس پر میری ماں کی نظر ہے اور بادل ناخواستہ عاق مادری بن جاؤں۔

(۲۹)باپ سے پہلے ماں کا حق ادا کرو

عن الإمام الصادق (ع) قال: جاء رجلٌ فسال رسول الله(ص) عن برِّ الوالدین، فقال(ص) اَبررُ أمَک، اَبرِر أمَّک، اَبرِر اَباک، اَبرِر اَباک وبدأ بالاَمِ قبل الأب.[۲۹]

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول گرامیؐ سے والدین کے سلسلے میں سوال کرتا ہے تو آپ فرماتے ہیں: اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرو، اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرو، اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرو، اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرو، اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرو (یاد رہے) پہلے ماں کے ساتھ نیکی کرو اس کے بعد والد کے ساتھ۔

(۳۰)ماں کی ایک رات کی خدمت سال بھر جھاد سے بھتر

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص پیغمبر کی خدمت میں آکر عرض کرتا ہے: یارسول اللہ میں راہ خدا میں جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن میری ماں میرے اس کام سے ناراض ہے۔ پس آپ نے فرمایا: إرجع فکن مع والدتک فو الذی بعثنی بالحق لانسھابک لیلة خیر من جھادک فی سبیل الله سنة؛ واپس جاؤ اور اپنی ماں کی خدمت میں رہو اس خدا کی قسم جس نے ہمیں حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ایک رات ماں کی خدمت میں گذارنا سال بھر راہ خدا میں جہاد کرنے سے بہتر ہے۔[۳۰]

(۳۱)ماں کی خدمت جہاد سے بھتر

قال عمر بن خطاب: كنا مع رسولؐ الله على جبل فأشرفنا على وادٍ، فرأيت شاباً يرعى غنماً له اعجبنى شبابه فقلت: يا رسول الله (ص) وأيُّ شاب لو كان شبابه فى سبيل الله، وأنت لاتعلم، ثم دعاه النبى (ص) فقال: يا شاب هل لک من تقول؟ قال نعم قال (ص): من؟ قال: أمى فقال انبى (ص): الزمها فانَّ عند رجليها الجنة.[۳۱]

عمر بن خطاب کہتے ہیں: میں رسولؐ خدا کے ساتھ ایک وادی کے پہاڑ پر تھا۔ میری نگاہ ایک جوان پر پڑی جو بکریاں چرا رہا تھا۔ اس کے سن وصحت کو دیکھ کر متعجب ہوگیا اور رسول خدا سے عرض کیا: اے کاش یہ جوان راہ خدا میں جہاد کے کام آتا، رسولؐ خدا نے اس کو آواز دی اور اس سے پوچھا کیا تمہارے پاس اہل وعیال ہیں؟ اس نے جواب دیا: ہاں۔ آپ نے پھر پوچھا: کون ہے؟ اس نے جواب دیا میری ماں میرے ساتھ رہتی ہے! آپ نے اس سے فرمایا: اپنی ماں کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ جنت اس کے قدموں میں ہے۔

(۳۲)ماں بخشش گناہ کا ذریعه

قال رسول الله (ص): لرجل قال له: مامن عمل مبيح إلاّ قد عملته، فهل لى من توبة؟ (قال رسول الله) فهل من والديک احد حىّ؟ قال: ابى قال(ص): فاذهب فبره قال: فلما ولى قال رسول الله (ص) لو كانت أمه.[۳۲]

رسول گرامی اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ میں بہت گناہگار ہوں کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟ جواب ملا ہاں باپ زندہ ہے، آپ نے فرمایا: اپنے باپ کے ساتھ نیکی کر، (کچھ دنوں بعد جب اس طرف سے گذر ہوا اور آپ کی نظر اس شخص پر پڑی تو فرمایا) اے کاش اس کی ماں زندہ ہوتی (ماں باپ میں سے

ماں کی خدمت اور وسیلہ سے توبہ جلد قبول ہوتی ہے اور بڑے سے بڑے گناہ معاف ہوسکتے ہیں۔)

(۳۳)ماں کا مقام امام رضا(ع) کی نگاہ میں

قال الإما الرضا(ع): واعلم أن حق الآم الزم الحقوق واوجب، لأنها حملت حيث لايحمل اهد احداً ووقت بالسمع البصر وجميع جوار ومسرورة مستشيرة بذالک فحملته بما فيه من المكروه الذى لايصبر عليه احد وريضيت بأن يجوع ويشبع، وتظمأ ويروى تعرى ويكتسى وتظلمه وتضحى فليكن الشكر لها والبر والرفق بها على قدر ذالک، وإن كنتم لاتطيقون بأذنى حقها إلا بعون الله.[۳۳]

امام رضا(ع) فرماتے ہیں: یاد رہے ماں کا حق ہر حق سے زیادہ لازم اور اس کی خدمت ہر واجب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ ایسی حالت میں اس نے تم کو اپنے رحم میں رکھا اور اپنے خون جگر سے سیر کیا جب کوئی کسی کے لئے ایسی زحمت برداشت نہیں کرتا، آنکھ کان اور ہر اعضا وجوارح کے ذریعہ تمہارا تحفظ کرتی اور ہر پہلو سے تمہاری خدمت کو کمر بستہ رہتی اور خوشی خوشی تمہاری ساری مصیبت ومشکل کو حل کرتی۔ (ولو خود چاہے ہزار مشکل ومصیبت برداشت کرتی) اور پوری کوشش کرتی کہ تمہاری ضرورتوں کو پورا کرے۔ خود بھوکی رہنے پر تیار رہتی پر تم کو سیر کرتی، خود تو پیاسی رہتی پر تم کو سیراب کرتی، خود تو برہنہ رہ لیتی پر تمہارا تن ڈھانکنے کی کوشش کرتی، خود تو دھوپ کی تمازت برداشت کرلیتی پر تم کو سائے میں جگہ دیتی۔ لہٰذا جس قدر بھی ہوسکے اپنی ماں کی زحمات ومشقات کا شکریہ ان کے ساتھ نیکی واحسان اور حسن سلوک کے ساتھ کرو اگرچہ تم ان کی چھوٹی سی زحمت کا حق ادا کرنے سے قاصر ہو مگر یہ کہ خدا کی توفیق خاص ہو۔

(۳۴)ماں کا مرتبہ امام سجادؑ کی نگاہ میں

قال الإمام السجاد.......اما حق أمک فإن تعلم أنها حيث لا يحتمل احدٌ احداً

وأعطتك من ثمره قلبك مالايعطى احدٌ احداً ووقعتك بجميع جوارحها ولم تبال أن تجوع وتطعمك وتطعش وتسقيك وتعرى وتكسوك وتضحى وتظلك، وتهجر النوم لأجلك، ووقتك الحر والبرد، لتكون لها فإنك لاتطيق شكرها إلا بعون الله وتوفيقه. (۳۴)

امام سجادؑ ماں کے سلسلے میں اس طرح فرماتے ہیں....لیکن تمہاری ماں کا حق! معلوم ہے اس نے (تمہاری ماں نے) تم کو اپنے شکم میں اس حالت میں حمل کیا جس میں کوئی کسی کو حمل نہیں کرتا، اس نے اپنے خون جگر سے تمہارے وجود کو سینچا کہ کوئی کسی کے لئے ایسا نہیں کرتا، اپنے پورے وجود کے ساتھ تمہارا خیال کرتی، اپنی بھوک کا خیال کئے بغیر تم کو غذا فراہم کرتی، خود پیاسی رہتی پر تم کو سیر و سیراب کرتی، اپنی عریانیت کا خیال نہ کرتی لیکن تمہارے لئے لباس کا انتظام کرتی، خود تو تمازت آفتاب میں جھلس جاتی پر تم کو سایہ فراہم کرتی، تمہاری خاطر رات رات بھر بیدار رہتی، تم کو سردی میں سردی سے اور گرمی میں گرمی سے نجات دلاتی لہٰذا اس کی خدمت میں غفلت نہ کرنا، ماں کے ادنیٰ احسان کا بدلہ بھی کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر یہ کہ خدا کی خاص توفیق وعنایت شریکِ حال ہو۔

(۳۵) ماں کی آواز پر آواز بلند کرنا بھی گناہ

قال إبراهيم بن مهزم: خرجت من عند الله ابى عبد الله (ع) ليلةً ممسياً فأتيت منزلي بالمدينة وكانت أمي معي، فوقع بيني وبينها كلامٌ فأغلظت لها.

فلما أن كان من الغد صليت الغداة وأتيت أبا عبد الله (ع) فلما دخلت عليه فقال بي مبتداً: يا با مهرم، مالك وللوالدة أغلظت في كلامها البارحة؟ أما علمت أن بطنَها منزل قد سكنته وأن حجرها مهد قد غمزته، وثديها وعاءٌ قد شربته؟ قال قلت: بلىٰ قال(ع): فلاتغلظ لها. (۳۵)

ابراہیم بن مہزم (امام صادقؑ کے چاہنے والے) کہتے ہیں: رات کا وقت تھا کہ میں امام صادقؑ

سے رخصت ہو کر اپنی ماں کے ہمراہ اپنے گھر پہنچا، کسی بات پر میرے اور میری ماں کے درمیان حجت وتکرار ہو گئی جس پر میں نے سخت لہجہ اختیار کیا۔

دوسرے روز جب نماز پڑھ کر دوبارہ امامؑ کی خدمت میں پہنچا تو آپؑ نے پہلے یوں فرمایا: رات میں تمہارے اور تمہاری ماں کے درمیان کیا ہو گیا تھا کہ تم سخت لہجے میں ماں کے ساتھ پیش آئے؟ کیا تم کو پتہ نہیں کہ اس کا شکم (ماں کا شکم) تمہارے لئے بہترین گھر تھا جس میں تم نے سکونت اختیار کی، اس کی گود بہترین گہوارہ تھی جس میں تم جھولے ہو، اس کے پستان بہترین برتن تھے جس سے تم سیراب ہوتے تھے؟ ابرہیم نے جواب دیا ہاں ایسا ہی ہے، پس آپ نے فرمایا: پھر کیوں ماں کے ساتھ سخت لہجہ میں بات کرتے ہو۔

(۳۶) اگر ماں غیر مسلم ہے پھر بھی نیکی کرو

عن زكريا من إبراهيم، أنه قال لأبى عبد الله "الإم الصادق" إنّي كنت نصرانيا فأسلمت وأن أبي وامي على النصرانية وأهل بيتي وامي مكعوفة البصر فأكون معهم وآكل في آنيتهم؟ قال (ع) يأكلون لحم الخنزير؟ فقلت: لاولا يمسونه، فقال: فأنظر أمك فبرّها، فإذا ماتت فلاتكلها إلى ؟غيرت، ثم ذكر أنه زاد في برها على ماكان يفصل وهو نصراني فسألتهُ فأخبرها إن الصادق أمره فأسلمت. (۳۶)

زکریا بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا کہ میں پہلے نصرانی تھا، اب مسلمان ہو چکا ہوں، پر میرے ماں باپ ابھی بھی نصرانی ہیں۔ کیا میں ان کے برتن میں ان کے ساتھ کھانا کھا سکتا ہوں؟ امام نے پوچھا آیا وہ سور کا گوشت تو استعمال نہیں کرتے؟ جواب ملا: کھانا کیا! وہ تو اس کو چھوتے بھی نہیں ہیں، پس امام نے فرمایا: اپنی ماں کی خدمت کرو ان کے ساتھ نیکیاں کرو، اور جب وہ مرجائے تو کسی اور کے حوالے مت کرو تمام مراسم خود انجام دو۔ پس اس کے بعد

سے زکریا نے ماں کی خدمت اور نیکی میں مزید اضافہ کر دیا یہاں تک کہ ایک دن اس کی ماں نے حیرت کے ساتھ اس سے پوچھا: بیٹا تمہارے سلوک میں تبدیلی دیکھ رہی ہوں۔ پہلے تو اپنی ماں کا خیال نہیں رکھتے تھے پر اب؟ زکریا نے جواب دیا میں مسلمان ہو چکا ہوں، امام صادقؑ نے مجھ کو اس کام کا امر کیا ہے یہ سنتے ہی اس کی ماں بھی مسلمان ہوگئی۔

(۳۷)ماں کی جتنی بھی خدمت ہو کم ہے

ابو القاسم الکوفی فی کتاب الأخلاق قال: قال رجل لرسول اللہ (ص): ان والدتی بلغها الکبر، وهی عندی الآن، احملها علی ظهری، واطعمها من کسبی، وأمیط عنها الأذی بیدی، وأصرف عنها مع ذالک وجهی استحیاء منها واعظاما لها، فهل کافأتها؟ قال (ص): لأن بطنها کان لک وعاءٌ، وثدیها کان لک سقاءٌ وقدمها لک حذاءٌ ویدها لک وقاءٌ وحجرها لک حوار وکانت تصنع ذلک لک وهی تمنی حیاتک وأنت تصنع هذا بها وتحب مماتها.(۳۷)

ابوالقاسم کوفی کتاب اخلاق میں یوں لکھتے ہیں کہ ایک شخص رسول گرامیؐ کی خدمت میں عرض کرتا ہے، میری ماں بوڑھی ہو چکی ہے، میرے ساتھ رہتی ہے میں اس کو اپنے پشت پر حمل کرتا ہوں، اس کا سارا خرچ پورا کرتا ہوں، اپنے ہاتھوں سے اس کو نہلاتا ہوں، اس کی ضروریات کو خود پورا کرتا ہوں اس کے باوجود اس کے سامنے جانے سے شرم کرتا ہوں، کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ حضرتؐ فرماتے ہیں نہیں، کیونکہ اس کا شکم تمہارے لئے بہترین پناہ گاہ تھا، اس کے پستان تمہارے لئے چشمہ رحمت تھے، اس کے پیر تمہارے قدم تھے، اس کے ہاتھ تمہارے لئے بہترین مدافع ومعاون تھے، اس کی آغوش تمہارے لئے بہترین جھولا تھی وہ ان تمام مصیبتوں کو برداشت کرتی تا کہ تم کو حیات بخشے لیکن جب تم اس کی خدمت کرتے ہو تو اس کی موت کے خواہاں ہوتے ہو (چونکہ ماں باپ عمر کی اس منزل پر پہنچ جاتے ہیں کہ بیٹا باوجودیکہ ان کی خدمت کرتا ہے پر ان کی

وہ مصیبتیں دیکھی نہیں جاتیں لہٰذا آخر کار بچے موت کی شکل میں ماں باپ کے لئے رفع مشکل کی دعا کرتے ہیں)۔

(۳۸)ماں کی خدمت کا اجر قابل تصور نہیں

روی عن رسول اللہ(ص): بین انا فی الجنة إذا سمعت قاریاً فقلت: من هو؟ قالو: حارثة بن نعمان، فقال رسول اللہؐ کذالک البر، کذالک البر وکان أبر الناس بأمه.(۳۸)

رسول گرامیؐ فرماتے ہیں: جب مجھ کو جنت میں کسی قاری کی شہرت اور اس کے درجہ کی خبر ملی تو میں نے پوچھا آخر یہ شخص کون ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا حارثہ فرزند نعمان ہے، پس بے ساختہ زبان رسول اللہؐ پر کلمات جاری ہوئے: یہ ہے نیکی کی جزا، یہ ہے نیکی کی جزا، (حارثہ) اپنی ماں کے ساتھ بہت نیکی کرتا تھا۔

(۳۹)خدا کو ماں کی نافرمانی نا پسند ہے

عن رسول اللہ(ص) قال: إن اللہ کرہَ لکم ثلاثاً قیل وقال وکثرة السؤال وإضاعة المال ونهی عن حقوق الإمهات....(۳۹)

رسول گرامیؐ فرماتے ہیں کہ خدا کو تمہارے لئے تین چیزیں پسند نہیں ہیں: لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے رہنا، مال کو ضائع کرنا، ماں کی نافرمانی کرنا۔

(۴۰)ماں کا حق بڑی ذمہ داری ہے

دعاءُ یوم الإثنین لعلی (ع):....واحتمل عنی یامولای ما افترضت علیَّ للاباء والأمهات.

امام علیؑ سے نقل شدہ اتوار کی دعا، امام اس حقیقت کو اس طرح فرماتے ہیں:

اے میرے مولا! ماں باپ کے سلسلے میں سے جو ذمہ داری تو نے مجھ پر عائد کی ہے، بہت زیادہ ہے

لہٰذا مجھ کو اس سے سبکدوش فرما۔

(امام کے اس دعائیہ کلمات سے یہ بات روشن ہوتی ہے کہ ماں باپ کے حقوق کی جو ذمہ داری خدا کی جانب سے اولاد پر فرض ہوئی ہے بہت زیادہ ہے اگر انسان پوری زندگی پوری توانائی کے ساتھ بھی ادا کرنا چاہے پھر بھی ممکن نہیں ہے لہٰذا انسان کو چاہئے کہ بارگاہِ خداوندی میں اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے طلب توفیق کے ساتھ ساتھ خدا سے عفو وبخشش کی دعا کرے کیونکہ اس کی ادائیگی ممکن نہیں۔)

حوالہ جات

(۱) کنز العمال ۴۵۴۳۹، مستدرک الوسائل، ۱۵ص ۱۸۱

(۲) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۸۱/ شگوفہ ھای سخن، سید علی لواسانی در باب والدین ص ۱۰۹

(۳) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۸۲/ نہج الفصاحہ: ج۲ والدین، ص ۱۰۲۱

(۴) سنن ابن ماجہ: ج۲ص۱۲۷۱

(۵) اصول کافی: ج۲ص۳۴۸

(۶) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۸۲/ گنجینہ جواہر: ص۱۷۰

(۷) نہج الفصاحہ: ص۵۹۷

(۸) روضہ المتقین: باب برالوالدین

(۹) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۸۲، نہج الفصاحہ، ج۳ص۱۸۱

(۱۲) مستدرک الوسائل: ج۱۵، ص۱۸۱/ شگوفہ ھای سخن در باب والدین: ص۱۰۹، سید علی لواسانی

(۱۳) روضۃ المتقین باب 'برالوالدین'

(۱۴) میزان الحکمۃ، ج۱۴ص۷۰۹۶

(۱۵) کنز العمال: ۱۴۵۶۹

(۱۶) میزان الحکمہ: الوالد والوالدۃ، ج۱۴ص۷۰۹۶

(۱۷) سفینۃ البحار: ج۸ص۵۸۷

(۱۸) سفینۃ البحار: ج۸ص۵۸۶

(۱۹) مجموعہ ورام: ۱۲، اجزء اول ص۱

(۲۰) بحار الانوار: ج۸۷ص۹۵ باب۱

(۲۱) بحار الانوار: ج۸۲ص۳۴ باب۲۳

(۲۲) بحار الانوار: ج۸۹ص۲۴۹ باب۲۹

(۲۳) اصول کافی: ج۲ص۱۵۹

(۲۴) نہج الفصاحہ: ج۲ص۶۳۹۶

(۲۵) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۸۰ح۲/ نہج الفصاحۃ: ج۲ص۶۳۹۷

(۲۶) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۸۰

(۲۷) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۸۱/ وسائل الشیعہ: ج۱۵ص۲۰۸

(۲۸) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۸۲

(۲۹) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۸۲

(۳۰) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۸۲

(۳۱) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۸۳/ کنز العمال: ۱۱۷۶۰

(۳۲) مستدرک الوسائل: ج۱۵ص۱۷۹/ بحار الانوار، ص۷۴ص۸۲

(۳۳) اصول کافی: ج۲ص۱۶۳، باب البر الوالدین

(۳۴)سفینۃ البحار: ج۸ص۵۸۷/ بحارالانوار: ج۸۴ص۶

(۳۵)بصائرالدرجات:۳،۲۴۳

(۳۶)بحارالانوار: ج۶ص۳۴۷

(۳۷)سفینۃ البحار: ج۸ص۵۸۷

(۳۸) کنزالعمال:۴۵۹۳۷

(۳۹)مستدرک الوسائل: ج۷ص۲۲۳

(۴۰)بحارالانوار:ص۱۷۱

ماں

موت کی آغوش میں جب تھک کے سوجاتی ہے ماں
تب کہیں جاکر رضاؔ تھوڑا سکوں پاتی ہے ماں
فکر میں بچوں کی کچھ اس طرح گھل جاتی ہے ماں
نوجواں ہوتے ہوئے بوڑھی نظر آتی ہے ماں
روح کے رشتوں کی یہ گہرائیاں تو دیکھئے
چوٹ لگتی ہے ہمارے اور چلاتی ہے ماں
بھوکا سونے ہی نہیں دیتی یتیموں کو کبھی
جانے کس کس سے، کہاں سے مانگ کر لاتی ہے ماں
زندگی کی سسکیاں سن کر، ہوس کے شہر سے
بھوکے بچوں کو غذا، اپنا کفن لاتی ہے ماں
ہڈیوں کا رس پلاکر اپنے دل کے چین کو
کتنی ہی راتوں میں خالی پیٹ سوجاتی ہے ماں
اوڑھتی ہے حسرتوں کا خود تو بوسیدہ کفن
چاہتوں کا پیرہن بچے کو پہناتی ہے ماں
دشتِ غربت میں تیمّم کرکے خاکِ صبر پر
زندگی کی لاش کو زخموں سے کفناتی ہے ماں

بھوک سے مجبور ہوکر میہماں کے سامنے
مانگتے ہیں بچے جب روٹی، تو شرماتی ہے ماں
جب کھلونے کو مچلتا ہے کوئی غربت کا پھول
آنسوؤں کے ساز پر بچے کو بہلاتی ہے ماں
مار دیتی ہے طمانچہ گر کبھی جذبات میں
چومتی ہے لب کبھی گالوں کو سہلاتی ہے ماں
مفلسی بچے کی ضد پر جب اٹھالیتی ہے ہاتھ
جیسے مجرم ہو کوئی، اس طرح پچھتاتی ہے ماں
کہہ تو دیتی ہے، یہاں سے دور ہوجا، مرکہیں
دوپہر کے بعد دروازے پہ آجاتی ہے ماں
غمزدہ بچہ نظر آیا تو خود ہی دوڑ کر
ڈال کر باہیں گلے میں گھر میں لے آتی ہے ماں
بھیجتی ہے گھر سے جب اسکول پہنا کر ڈریس
اپنے ہی بچپن کی کچھ یادوں میں کچھ کھو جاتی ہے ماں
آنسوؤں کی شکل میں جلتے ہیں یادوں کے چراغ
ایک ماں کو آج خود اپنی ہی یاد آتی ہے ماں
کھیت پر بیٹے کو روٹی دینے، گھر سے ننگے پاؤں
ٹیڑھے میڑھے راستوں پہ چل کے خود آتی ہے ماں
چھوڑ کر ہل بیل، دھو کے ہاتھ، چھو کے ماں کے پیر
روٹی جب کھاتا ہے بیٹا، پنکھا لہراتی ہے ماں

شام کو بیل آئیں گے بھوکے، تو ان کے واسطے
سر پہ رکھے چارے کی گٹھری پلٹ آتی ہے ماں
کرکے سانی اور جلا کے گھر میں مٹی کا دیا
سامنے حقہ رکھے بیٹھی نظر آتی ہے ماں
خود بخود روٹھے ہوئے بچوں کو آجاتا ہے پیار
کس حسیں انداز سے بچے کو دھمکاتی ہے ماں
دل کے سارے زخم بھرجاتے ہیں جب تنہائی میں
انگلیاں بالوں میں کرکے سر کو سہلاتی ہے ماں
کردیا مشکل سے مشکل مرحلہ لمحوں میں حل
زندگی کی گتھیاں کچھ ایسے سلجھاتی ہے ماں
جن کو فرصت ہی نہیں ان کی خوشی کے واسطے
زندگی میں جانے کتنی بار مرجاتی ہے ماں
نو مہینے پیٹ میں رکھ کر، پلا کے خونِ دل
اک وجود معتبر دنیا کو دے جاتی ہے ماں
آپریشن کے ذریعہ دے کے بچے کو حیات
زندگی بھر کے لئے بیمار ہوجاتی ہے ماں
کیا اتارے گا کوئی بدلا ترے احسان کا
اپنے بچے کے لئے پیٹ اپنا چرواتی ہے ماں
دے کے گھٹی میں مئے جب علیؑ، عشقِ حسینؑ
ہر زمانے کے لئے مختار دے جاتی ہے ماں

مارتاہے سر پہ جوتا جو یزیدِ وقت کے
منتظرؔ جیسا مجاہد ہم کو دے جاتی ہے ماں
مانگتی ہی کچھ نہیں اپنے لئے اللہ سے
اپنے بچوں کے لئے ہاتھ اپنا پھیلاتی ہے ماں
دے کے اک بیمار بچے کو دعائیں اور دوا
پائنتی ہی رکھ کے سر پیروں پہ سوجاتی ہے ماں
برف جیسی سرد راتوں میں کبھی ایسا ہوا
بچہ ہے سینے پہ خود گیلے میں سو جاتی ہے ماں
میرے بچے کی کسی صورت بچالے زندگی!
ڈاکٹر سے کہہ کے یہ پیروں پہ گرجاتی ہے ماں
زندگی بچے کی اے مولا حوالے ہے ترے
چوم کر چوکھٹ عزاخانے کی چلاتی ہے ماں
صدقۂ شبیرؑ میں بچہ جو پاتا ہے شفا
دے کے نذر پنجتن بچوں میں بٹواتی ہے ماں
ہونے ہی دیتی نہیں اولاد کو احساس غم
ہنستے ہنستے ایک اک آنسو کو پی جاتی ہے ماں
اس کو اک مخصوص علمِ غیب دیتاہے خدا
دیکھ کر بچے کا چہرہ سب سمجھ جاتی ہے ماں
بجھنے دیتی ہی نہیں ہے آرزوؤں کے چراغ
شمع کے مانند خود جل جل کے مرجاتی ہے ماں

ایسے ایسے امتحاں خود موت چیخ اٹھے جہاں
مسکراکر ایسی منزل سے گذرجاتی ہے ماں
بے بسی شوہر کی، بچوں کی ضدیں، رسم و رواج
زندگی کے کتنے طوفانوں سے ٹکراتی ہے ماں
اک طرف شوہر کی غربت، اک طرف بچوں کی ضد
لے کے اک طوفان میلے سے گذرجاتی ہے ماں
دل پکڑ لیتی ہے، بچے اور کھلونے دیکھ کر
بعد شادی کے جو بیچاری نہ بن پاتی ہے ماں
اپنی محبوبہ کی خاطر جو نکالے ماں کا دل
اس کے حق میں بھی دعائے خیر فرماتی ہے ماں
کھا کے ٹھوکر جب گرا، آئی اسی دل سے صدا
تجھ کو سینے سے لگانے کے لئے آتی ہے ماں
اپنا ہی سایہ سمٹ جاتاہے جب وقتِ زوال
ابرِ رحمت بن کے میرے سر پہ چھا جاتی ہے ماں
عمر بھر روتے ہیں وہ ماں کی زیارت کے لئے
جن کے آتے ہی جہاں سے خود چلی جاتی ہے ماں
زندگی ان کی بھٹکتی روح کے مانند ہے
ان کو ہر آنسو کے قطرہ میں نظر آتی ہے ماں
عمر بھر ان کو سکونِ دل کہیں ملتا نہیں
دیکھ کر اوروں کی مائیں ان کو یاد آتی ہے ماں

بیٹھتا ہوں رکھ کے سر گھٹنوں میں جب بھی میں اداس
سر پہ ممتا کا کئے سایہ نظر آتی ہے ماں
بھیگی آنکھوں سے پڑھو تو دل کو آتا ہے سکوں
کیا عجب ممتا کی اک تاریخ دے جاتی ہے ماں
ہنستا ہی رہتا ہے بچوں کا گلستانِ مراد
نعمتوں کے پھول ہر موسم کو دے جاتی ہے ماں
گرمی اور سردی سے بچوں کو بچانے کے لئے
چاند بنتی ہے کبھی خورشید بن جاتی ہے ماں
خالی رہتا ہی نہیں بچوں کا دامانِ مراد
جتنی آجائیں دعائیں اتنی بھر جاتی ہیں ماں
زندگی کا لمحہ لمحہ جس میں آتا ہے نظر
اپنی قربانی کا وہ آئینہ دے جاتی ہے ماں
جو زباں پر بھی نہ آئے دل میں گھٹ کر رہ گئے
ایسے کچھ ارمان اپنے ساتھ لے جاتی ہے ماں
زندگی بھر بینتی ہے خار راہ زیست سے
جو نہ مرجھائیں کبھی وہ پھول دے جاتی ہے ماں
آبرو کے ساتھ کیسے پالے جاتے ہیں یتیم
خود غرض وحشی امیروں کو یہ بتلاتی ہے ماں
جب کوئی تقریب گھر میں ہوتی ہے ماں کے بغیر
آنسوؤں کی پالکی میں بیٹھ کر آتی ہے ماں

خاندانی عظمتوں کا جن سے ہوتا ہے ظہور
زندگی کے وہ عظیم آداب سکھلاتی ہے ماں
جو بنا نبضیں چھوئے دل کا بتا دیتی ہے حال
وہ طبیب و عامل و عارف نظر آتی ہے ماں
خون سے اپنے منور کرکے راہ انقلاب
ظلمتوں میں نور کی تنویر پھیلاتی ہے ماں
صفحۂ ہستی پہ لکھتی ہے اصول زندگی
مکتب خیرالبشر تب ہی تو کہلاتی ہے ماں
واجب التعظیم ہے بعد ائمہ اور رسولؐ
عظمتوں میں ثانی قرآن کہلاتی ہے ماں
اپنے پاکیزہ لہو سے غسل دے کے قلب کو
دھڑکنوں پر کلمۂ توحید لکھ جاتی ہے ماں
ہر عبادت ہر محبت میں چھپی ہے اک غرض
بے غرض بے لوث ہر خدمت بجا لاتی ہے ماں
انقلاب وقت کی رگ رگ میں بھر کے خونِ دل
ایک زندہ قوم کی تاریخ بن جاتی ہے ماں
اب کبھی تاریخ اس کو بھول سکتی ہی نہیں
سرخیٔ افسانۂ ایثار بن جاتی ہے ماں
گلشن ہستی میں جانے روز کتنی مرتبہ
پھول کے مانند کھلتی اور مرجھاتی ہے ماں

گود کے پالوں کو اپنی سرحدوں پر بھیج کر
زندگی اپنے وطن کے نام کرجاتی ہے ماں
بھول جاتے ہیں شہیدوں کو جو یہ کرسی نشیں
ایک دن فٹ پاتھ پہ فاقوں سے مر جاتی ہے ماں
یا کبھی سرکار کرتی ہے شہیدوں پر کرم
قیمت اپنے لال کی اک تمغہ پاجاتی ہے ماں
آتی ہے لبیک کی بابِ اجابت سے صدا
جب دعا کے واسطے ہاتھ اپنے پھیلاتی ہے ماں
ہر طرف خطرہ ہی خطرہ ہو تو اپنے لال کو
رکھ کے اک صندوق میں دریا کو سونپ آتی ہے ماں
بھوک جب بچوں کی آنکھوں سے اڑا دیتی ہے نیند
رات بھر قصے کہانی کہہ کے بہلاتی ہے ماں
ایسا بھی ہوتا ہے بچہ بوجھ لگتاہے اسے
مغربی فیشن کے جب سانچے میں ڈھل جاتی ہے ماں
بچہ آیا کو دیا اور خود کلب کو چل پڑی
ہوگیا بیٹا جب آوارہ تو پچھتاتی ہے ماں
نوکروں کی گودیوں میں پرورش جن کی ہوئی
ایسے بچوں کی محبت کو ترس جاتی ہے ماں
دوسری ماؤں کے بیٹے قتل ہوں تو غم نہیں
اپنا بیٹا جیل بھی جائے تو چلاتی ہے ماں

تھام کر بیٹے کی انگلی عزم و استقلال سے
باپ کے نقش قدم سے آگے لے جاتی ہے ماں
غیر ملکی ہوکے بھی بھارت کی عزت کے لئے
گود میں رکھے ہوئے منصب کو ٹھکراتی ہے ماں
اپنے بیٹے کو جو دیتی ہے فسادی تربیت
دامنِ تاریخ پر وہ داغ بن جاتی ہے ماں
اونٹ پر بیٹھی ہوئی بچوں کا پیتی ہے لہو
ہم کو اک تاریخ میں ایسی نظر آتی ہے ماں
نفس پر شیطان غالب ہو تو حق کو چھوڑ کر
بھائی سے بھائی کو لڑوا کر سکوں پاتی ہے ماں
حالانکہ اپنا کوئی بچہ ٹریسا کا نہ تھا
وہ عمل اس نے کیا لاکھوں کی کہلاتی ہے ماں
ہوگیا مشہور اس کا نام ہی آخر مدر
خدمتیں کرکے زمانے بھر کی بن جاتی ہے ماں
کم سے کم فاقوں سے تو بچے کو مل جائے نجات
جاکے خود بازار میں بچے کو بیچ آتی ہے ماں
قاتل انسانیت شمر و یزید و حرملہ
پیدا کرکے ایسے شیطانوں کو پچھتاتی ہے ماں
پہلا دہشت گرد ہو قابیل یا اس دور کے
نام سن کے ایسے بدبختوں کے شرماتی ہے ماں

جس کے ٹکڑوں پر پلے اہل مدینہ مدتوں
اس کی بیٹی کو ہر اک فاقہ پہ یاد آتی ہے ماں
مرتبہ ماں کا ہے کیا پیش خدا سب دیکھ لیں
اس لئے فردوس سے پوشاک منگواتی ہے ماں
کھاکے ٹھوکر جب کبھی آغوش کا پالا گرا
یا علیؑ مولا مدد کہتی ہوئی آتی ہے ماں
جانے کیسا ربط ہے ماں اور علیؑ کے درمیاں
یا علیؑ بچہ پکارے اور آجاتی ہے ماں
در نیا دیوار میں بنتا ہے استقبال کو
خانۂ کعبہ کے جب نزدیک آجاتی ہے ماں
حال دل جاکر سنادیتاہے معصومہ کو وہ
جب کسی بچے کو اپنی قم میں یاد آتی ہے ماں
جب لپٹ کے روضہ کی جالی سے روتا ہے کوئی
ایسا لگتاہے کہ جیسے سر کو سہلاتی ہے ماں
زندگانی کے سفر میں، گردشوں کی دھوپ میں
جب کوئی سایہ نہیں ملتا تو یاد آتی ہے ماں
جب پریشانی میں گھر سے جاتے ہیں پردیس میں
یاد آتاہے خدا یا یاد بس آتی ہے ماں
سب کی نظریں جیب پر ہیں، اک نظر ہے پیٹ پر
دیکھ کر صورت کو حالِ دل سمجھ جاتی ہے ماں

باپ اور بچوں میں ہوجاتا ہے جب بھی اختلاف
کس طرف جائے عجب الجھن میں پڑجاتی ہے ماں
گھر کے آنگن میں جو ہو جاتی ہیں دیواریں کھڑی
کتنے ہی حصوں میں صد افسوس بٹ جاتی ہے ماں
جن کو پالا تھا پرائے گھر پکاکر روٹیاں
اف انہیں بچوں پہ اک دن بوجھ بن جاتی ہے ماں
ڈگریاں دلوائیں جن کو اپنے ارماں بیچ کر
اب انہیں کی بیویوں کی جھڑکیاں کھاتی ہے ماں
جب سنائی دیتاہے اونچا، نظر آتاہے کم
یاس وحسرت کی عجب تصویر بن جاتی ہے ماں
سب کو دیتی ہے سکوں اور خود غموں کی دھوپ میں
رفتہ رفتہ برف کی صورت پگھل جاتی ہے ماں
کرہی دیتاہے بڑھاپا گھر کے کونے میں اسیر
قید میں تنہائی کی آخر گذر جاتی ہے ماں
زندگی میں قدر جو ماں باپ کی کرتے نہیں
عمر بھر ایسے خطا کاروں کو تڑپاتی ہے ماں
چاہے ہم خوشیوں میں ماں کو بھول جائیں، دوستو!
جب مصیبت سر پہ پڑتی ہے تو یاد آتی ہے ماں
گھیر لے چاروں طرف سے جب مصائب کا ہجوم
باپ کے ہوتے ہوئے بھی ہم کو یاد آتی ہے ماں

جب بھی آتا ہے کوئی درپیش مشکل مرحلہ
اس کے حل کے واسطے بیٹی کو یاد آتی ہے ماں
ملک کے دشمن سیاسی بھیڑیئے فرقہ پرست
جب کسی ریلی میں آتے ہیں تو گھبراتی ہے ماں
شہر میں بلوائی کردیتے ہیں جب برپا فساد
جب تلک بچہ نہ گھر آجائے تھراتی ہے ماں
حلق میں اٹکا نوالہ آگئی بیٹے کی یاد
چھوڑ کر کھانا اچانک بھوکی اٹھ جاتی ہے ماں
بہتا ہے سڑکوں کے اوپر بے گناہوں کا لہو
گولیوں کی سن کے آوازیں لرز جاتی ہے ماں
کھاکے گولی مرگیا بیٹا تو پھر سرکار سے
زندگی بھر کا صلہ اک چیک میں پاتی ہے ماں
یاد آجاتے ہیں بچے آگ میں جلتے ہوئے
جب کوئی گجرات کہتا ہے تڑپ جاتی ہے ماں
قاتلوں کے حق میں جب کرتا ہے منصف فیصلہ
دیکھ کر سوئے فلک حسرت سے رہ جاتی ہے ماں
توڑ کر مذہب کی دیواروں کو ملتی ہے گلے
حالِ غم اپنا کسی ماں سے جو دوہراتی ہے ماں
ایک اک حملہ سے بچے کو بچانے کے لئے
ڈھال بنتی ہے کبھی تلوار بن جاتی ہے ماں

سامنے بچوں کے خوش رہتی ہے ہر اک حال میں
رات کو چھپ چھپ کے لیکن اشک برساتی ہے ماں
پہلے بچوں کو کھلاتی ہے سکون و چین سے
بعد میں جو کچھ بچے وہ شوق سے کھاتی ہے ماں
باتیں کرتی ہے جو بچے کو لٹاکر گود میں
پھول سے جھڑتے ہیں منھ سے ایسے تتلاتی ہے ماں
جھانکتا ہے ہو کے خوش بچہ ادھر گاہے اُدھر
اوٹ میں کولے کی جب 'تا' کہہ کے چھپ جاتی ہے ماں
زلزلہ تبدیل کردے گھر جو قبرستان میں
جان بچے کی بچاکر خود چلی جاتی ہے ماں
زخمی انگلی سے پلاکر اپنے بچے کو لہو
زندہ رہ جاتا ہے بچہ اور مرجاتی ہے ماں
فکر کے شمشان میں آخر چتاؤں کی طرح
جیسے سوکھی لکڑیاں اس طرح جل جاتی ہے ماں
جانے انجانے میں ہوجائے جو بچے سے قصور
ایک انجانی سزا کے ڈر سے تھراتی ہے ماں
کب ضرورت ہو مرے بچے کو اتنا سوچ کر
جاگتی رہتی ہے ممتا اور سوجاتی ہے ماں
جب کھلونے کو مچلتا ہے کوئی غربت کا پھول
آنسوؤں کے ساز پر بچے کو بہلاتی ہے ماں

اپنے سینے پر رکھے ہے کائناتِ زندگی
یہ زمیں اس واسطے اے دوست کہلاتی ہے ماں
آبرو وحشی درندوں سے بچانے کے لئے
زہر بچوں کو کھلا کے خود بھی مرجاتی ہے ماں
جب دیا کی بھیک کی امید بھی جاتی رہے
اپنے شوہر کی چتا کے ساتھ جل جاتی ہے ماں
جز خدا اس درد کو کوئی سمجھ سکتا نہیں
کس لئے آخر پتی کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے ماں
فلسفی حیران رہ جاتے ہیں دانشور خموش
ایسی ایسی گتھیاں لمحوں میں سلجھاتی ہے ماں
"صبح درزی لائے گا کپڑے تمہارے واسطے"
عید کی شب بچوں کو یہ کہہ کے بہلاتی ہے ماں
بعد غربت زندگی میں عیش و عشرت جب ملے
بھوک کے مارے ہوئے بچوں کو یاد آتی ہے ماں
کوئی اس بچہ سے پوچھے کیا ہے شادی کا مزہ
بیاہ کی تاریخ رکھ کے جس کی مرجاتی ہے ماں
گھر میں جب کوئی خوشی ہو روشنی کی شکل میں
چھوڑ کر آنکھیں ہتھیلی میں اتر آتی ہے ماں
دل مچلتا ہے جو اس کی یاد میں حد سے سوا
جیسے بچے کو کھلونا ایسے یاد آتی ہے ماں

بیٹھ کر ڈولی میں بیٹی تو چلی سسرال کو
دیکھ کر گھر کے در و دیوار رہ جاتی ہے ماں
گھر سے جب پردیس کو جاتا ہے گودی کا پلا
ہاتھ میں قرآں لئے آنگن میں آجاتی ہے ماں
دے کے بچے کو ضمانت میں رضائے پاک کی
پیچھے پیچھے سر جھکائے دور تک آتی ہے ماں
کانپتی آواز سے کہتی ہے بیٹا الوداع
سامنا جب تک رہے ہاتھوں کو لہراتی ہے ماں
رسنے لگتا ہے پرانے زخم سے تازہ لہو
حسرت و ماضی کی اک تصویر بن جاتی ہے ماں
دور ہوجاتا ہے آنکھوں سے یہ جب نورِ نظر
دل کو ہاتھوں سے سنبھالے گھر میں آجاتی ہے ماں
دوسرے ہی روز سے رہتی ہے خط کی منتظر
در پہ آہٹ ہو ہوا سے بھی تو آجاتی ہے ماں
ہم بلاؤں میں کہیں گھر جائیں تو بے اختیار
خیر ہو بچے کی یا اللہ چلاتی ہے ماں
مشغلہ کھانے کا پیش آتا ہے جب پردیس میں
خود بنانا پڑتا ہے تو اور یاد آتی ہے
جب پریشانی میں گھر جاتے ہیں ہم پردیس میں
خواب میں دینے تسلی ہم کو آجاتی ہے ماں

لوٹ کر واپس سفر سے گھر میں جب آتے ہیں ہم
ڈال کر بانہیں گلے میں سر کو سہلاتی ہے ماں

ایسا لگتا ہے کہ جیسے آگئے جنت میں ہم
بھینچ کر بانہوں میں جب سینہ سے لپٹاتی ہے ماں

دیر ہوجاتی ہے گھر آنے میں اکثر جب ہمیں
ریت پر مچھلی ہو جیسے ایسے گھبراتی ہے ماں

مرتے دم بچے نہ آئے گھر اگر پردیس سے
اپنی دونوں پتلیاں چوکھٹ پہ رکھ جاتی ہے ماں

عمر بھر رکھے رہی سر پر ضرورت کا پہاڑ
تھک گئیں سانسیں تو اب آرام فرماتی ہے ماں

درد، آہیں، سسکیاں، آنسو، جدائی، انتظار
زندگی میں اور کیا اولاد سے پاتی ہے ماں

عالم غربت میں ماتھے کا پسینہ پوچھنے
موت کے آنے سے پہلے خود چلی آتی ہے ماں

جب پرندے لوٹ کے جاتے ہیں گھر سورج ڈھلے
جیسے پردیسی کو گھر اس طرح یاد آتی ہے ماں

سایۂ شفقت، سکونِ دل، لباسِ زندگی
عالم غربت میں بھی بچوں کو دے جاتی ہے ماں

یوں ٹپکتی ہیں درودیور سے ویرانیاں
جیسے ساری رونقیں ہمراہ لے جاتی ہے ماں

زندگی کا لمحہ لمحہ جس میں آتا ہے نظر
جاتے جاتے غم کا وہ آئینہ دے جاتی ہے ماں

موسموں کی قید سے آزاد یادوں کے گلاب
جو نہ مرجھائیں کبھی بچوں کو دے جاتی ہے ماں

جب بھی تنہائی میں آتا ہے مجھے ماں کا خیال
اشک غم بن کر مری آنکھوں میں آجاتی ہے ماں

جب بھی دونوں وقت ملتے ہیں تو دل پکڑے ہوئے
یاد میں بچھڑے ہوئے بچوں کی کھو جاتی ہے ماں

ہاتھ اٹھا کر جب بھی میں کہتا ہوں رب ارحمھما
آیت قرآن میں مجھ کو نظر آتی ہے ماں

پیار کہتے ہیں کسے اور مامتا کیا چیز ہے
کوئی ان بچوں سے پوچھے جن کی مرجاتی ہے ماں

شکریہ ہو ہی نہیں سکتا کبھی اس کا ادا
مرتے مرتے بھی دعا جینے کی دے جاتی ہے ماں

بعد مرجانے کے پھر بیٹے کی خدمت کے لئے
بھیس بیٹی کا بدل کے گھر میں آجاتی ہے ماں

جب جواں بیٹی ہو گھر میں اور کوئی رشتہ نہ ہو
روز اک احساس کی سولی پہ چڑھ جاتی ہے ماں

عمر کا سورج ڈھلا شادی نہ بیٹی کی ہوئی
قبر میں یہ داغ اپنے ساتھ لے جاتی ہے ماں

مل گیا تقدیر سے رشتہ جو بیٹی کے لئے
اس خوشی میں جانے کتنے اشک برساتی ہے ماں
لینے آتے ہیں جو مولانا اجازت عقد کی
گھر میں جاتی ہے کبھی آنگن میں آجاتی ہے ماں
پونچھ کر آنسو دوپٹہ سے چھپاکر دردِ حال
لے کے اک طوفان بیٹی کے قریب آتی ہے ماں
شور ہوتاہے مبارک باد کا جب ہر طرف
بے تحاشہ شکر کے سجدے میں گرجاتی ہے ماں
بازؤوں میں کھنچ کے آجائے گی جیسے کائنات
ایسے دلہن کے لئے بانہوں کو پھیلاتی ہے ماں
چوم کر سر اور کبھی ماتھا کبھی دے کر دعا
کچھ اصول زندگی بیٹی کو سمجھاتی ہے ماں
ہوتے ہی بیٹی سے رخصت مامتا کے جوش میں
اپنی بیٹی کی سہیلی سے لپٹ جاتی ہے ماں
دور ہوجاتی ہے ساری عمر کی اس دن تھکن
بیاہ کر بیٹے کی جب گھر میں بہو لاتی ہے ماں
رستے رستے بنتاہے ناسور جب زخم جہیز
مار دی جاتی ہے یا تنگ آکے مرجاتی ہے ماں
کرکے شادی دوسری ہوجائے جو شوہر الگ
خوں کی اک اک بوند بچوں کو پلاجاتی ہے ماں

ماں کے مرتے ہی جو ابّا دوسری شادی کریں
ظلم پر سوتیلی ماں کے اور یاد آتی ہے ماں
چھین لے شوہر جو بچے، دے کے بیوی کو طلاق
اک بھکاری بن کے تنہا گھر میں رہ جاتی ہے ماں
ہاں کوئی سوتیلی ماں گر خادمہ خود کو کہے
ہر عمل میں اس کے بچوں کو نظر آتی ہے ماں
عمر بھر دیتی ہے بچوں کو غلامی کا سبق
اپنے بچوں کو وفا کے نام کر جاتی ہے ماں
روح میں پیوست کرتی ہے اطاعت اور وفا
بازوؤں پر زینبؑ و شبیرؑ لکھ جاتی ہے ماں
جب تلک یہ ہاتھ ہیں ہمشیر بے پردہ نہ ہو
اک بہادر با وفا بیٹے سے فرماتی ہے ماں
کربلا سے جب سنانی لے کے آتاہے بشیر
دونوں ہاتھوں سے کمر تھامے ہوئے آتی ہے ماں
چار بیٹوں کی شہادت کی خبر جس دم سنی
اپنے پاکیزہ لہو پر فخر فرماتی ہے ماں
آپ کی عظمت پہ ہوں لاکھوں سلام ام البنین
آپ کے کردار کو خوش ہوکے اپناتی ہے ماں
ایک ہی گھر ہے کنیزوں نے جہاں پایا شرف
خادمہ ہوتے ہوئے بھی فضہؑ کہلاتی ہے ماں

سال بھر میں یا کبھی ہفتہ میں جمعرات کو

زندگی بھر کا صلہ اک فاتحہ پاتی ہے ماں

ظلم اور دہشت سے جو دیتی ہے نفرت کا سبق

وہ غمِ شہؑ کی امانت دار کہلاتی ہے ماں

ختم ہوتا ہی نہیں دل سے غمِ کرب و بلا

غم کی ایسی مستقل جاگیر دے جاتی ہے ماں

جو عطا کرتی ہے بچوں کو شعورِ انقلاب

وہ کتابِ کربلا ہر روز دہراتی ہے ماں

زندگی دشوار کر دیتا ہے جب ظالم سماج

زہر بچوں کو پلاکر خود بھی مرجاتی ہے ماں

خوش رہے بیٹا مرا ہر حال میں یہ سوچ کر

اچھی سے اچھی بہو خود ڈھونڈ کر لاتی ہے ماں

پھیر لیتے ہیں نظر جس وقت بیٹے اور بہو

اجنبی اپنے ہی گھر میں ہائے بن جاتی ہے ماں

ہم نے یہ بھی تو نہیں سوچا الگ ہونے کے بعد

جب دیا ہی کچھ نہیں ہم نے تو کیا کھاتی ہے ماں

کرکے شادی چھوڑ کے گھر جورہے سسرال میں

اپنے اس بیٹے کی صورت کو ترس جاتی ہے ماں

جتنا ساری عمر میں دیتے ہیں ہم اس سے سوا

خود ہماری زندگی کا صدقہ دے جاتی ہے ماں

ضبط تو دیکھو کہ اتنی بے رخی کے باوجود

بددعا بیٹے کو دیتی ہے نہ پچھتاتی ہے ماں

بیٹا کتنا ہی برا ہو پر پڑوسن کے حضور

روک کے جذبات پھر بیٹے کے گن گاتی ہے ماں

اللہ اللہ بھول کر ہر اک ستم کو رات دن

پوتی پوتوں سے شکستہ دل کو بہلاتی ہے ماں

باوفا خدمت گذار آجائے جو گھر میں دلہن

سارا گھر اس کے حوالے کرسکوں پاتی ہے ماں

نیک دل دلہن بھی ہے اک نعمت پروردگار

شکر کا ہر روز اک سجدہ بجالاتی ہے ماں

زندگی ایسا تماشہ بھی دکھاتی ہے کبھی

گھر میں آتے ہی بہو کے خود چلی جاتی ہے ماں

شادیاں کر کرکے بچے جا بسے پردیس میں

دل خطوں سے اور تصویروں سے بہلاتی ہے ماں

اپنے پہلو میں لٹاکر روز طوطے کی طرح

ایک بارہ پانچ چودہ ہم کو رٹواتی ہے ماں

پوچھتے ہیں قبر میں آکر وہی منکر نکیر

گود کے پالے کو جو بچپن میں رٹواتی ہے ماں

اپنی اک انگلی اٹھاکر عرشِ اعظم کی طرف

ایک ہے اللہ یہ بچے کو بتلاتی ہے ماں

دل پہ رکھ کر ہاتھ کہتی ہے یہاں پر ہیں علیؑ
بعد میں اسمائے معصومینؑ رٹواتی ہے ماں

حجت قائمؑ کا نام آتے ہی رکھ کے سر پہ ہاتھ
اپنے بچے سے درودِ پاک پڑھواتی ہے ماں

چوم کر چوکھٹ عزاخانے کی کہہ کر یا حسینؑ
بارگاہِ عشق کے آداب سکھلاتی ہے ماں

جب تبرک کے لئے ہو پائے نہ کچھ بھی نصیب
نام پر شبیرؑ کے بچے کو بکواتی ہے ماں

عمر بھر غافل نہ ہونا ماتم شبیرؑ سے
رات دن اپنے عمل سے ہم کو سمجھاتی ہے ماں

دوڑ کر بچے لپٹ جاتے ہیں اس رومال سے
لے کے مجلس سے تبرک گھر میں جب آتی ہے ماں

جاتے جاتے بھی عزادارئ شاہِ کربلا
جو ملی زینبؑ سے وہ میراث دے جاتی ہے ماں

سب سے پہلے جان دینا فاطمہؑ کے لال پر
رات بھر عونؑ و محمدؑ کو یہ سمجھاتی ہے ماں

فاطمہؑ کے لال پر قربان کرنے کے لئے
باندھ کر سر پر کفن قاسمؑ کو لے آتی ہے ماں

انگلیاں بچوں کی تھامے اپنے بھائی کے حضور
بہر قربانی جگر پاروں کو لے آتی ہے ماں

دوپہر میں اپنا جو سب کچھ لٹا دے دین پر
وہ بہادر شیر دل قوموں کی کہلاتی ہے ماں

فرض جب آواز دیتا ہے تو آنسو پونچھ کر
چھوڑ کر لاشے سرِ دربار آجاتی ہے ماں

ظلم کا سورج جلائے جب شریعت کے گلاب
سایہ کرنے دین پر اپنی ردا آتی ہے ماں

جب رسن بستہ گزرتی ہے کبھی بازار سے
ایک آوارہ وطن بیٹی کو یاد آتی ہے ماں

اپنے خطبوں سے جگا کر قوم کا مردہ ضمیر
موت بن کے قاتلوں کے سر پہ چھاجاتی ہے ماں

غربت سبط پیمبرؐ جب نہ دیکھی جاسکی
وہب کلبیؑ کو سرِ میدان لے آتی ہے ماں

خون میں ڈوبے ہوئے آتے ہیں جب سہرے کے پھول
ایک اک ٹکڑے کو اپنے دل سے لپٹاتی ہے ماں

لاش قاسمؑ پر کہا زندہ رہی تو آؤں گی
اب تو سوئے شام دلہن کو لئے جاتی ہے ماں

یاد آتا ہے شب عاشور کا کڑیل جواں
جب کبھی الجھی ہوئی زلفوں کو سلجھاتی ہے ماں

دوڑتا ہے باپ سن کر رن کو بیٹے کی صدا
تھام کر اپنا کلیجہ گھر میں رہ جاتی ہے ماں

کس نے توڑی ہے دل قرآن ناطق میں سناں
زخمِ نیزہ دیکھ کر سینہ پہ چلاتی ہے ماں

لاشِ اکبرؑ پر جوانی پڑھ رہی ہے مرثیہ
شکر کا سجدہ اس عالم میں بجالاتی ہے ماں

قاصد صغراؑ کھڑا ہے کچھ تو دو بیٹا جواب
رکھ کے منھ پہ منھ علی اکبرؑ کے چلاتی ہے ماں

اللہ اللہ اتحاد صبرِ لیلیٰ اور حسینؑ
باپ نے کھینچی سناں، سینہ کو سہلاتی ہے ماں

سامنے آنکھوں کے نکلے جب جواں بیٹے کا دم
زندگی بھر سر کو دیواروں سے ٹکراتی ہے ماں

دل سے جاتی ہی نہیں ہے صبح عاشورا کی یاد
جب اذاں سنتی ہے ہائے کہہ کے رہ جاتی ہے ماں

مسجدوں میں نوجواں آتے ہیں جب سن کر اذاں
ان کو دینے کو دعائیں ہاتھ پھیلاتی ہے ماں

کیا مرا اکبرؑ مدینہ میں پلٹ کر آگیا
سن کے آواز اذاں چوکھٹ پہ آجاتی ہے ماں

یہ بتا سکتی ہیں بس ہم کو ربابِؑ خستہ تن
کس طرح بن دودھ کے بچے کو بہلاتی ہے ماں

بھیج کر تیروں میں بچے کو سکونِ قلب سے
پھر شہادت کے لئے دامن کو پھیلاتی ہے ماں

تیر کھا کر مسکراتا ہے جو رن میں بے زباں
مرحبا صد مرحبا کہتی نظر آتی ہے ماں

بیکسی ایسی کہ گھر میں بوند بھر پانی نہیں
آنسوؤں پر فاتحہ بچے کی دلواتی ہے ماں

قید خانے میں جو مرجائے کوئی بچی یتیم
بس خدا ہی جانتا ہے کیسے دفناتی ہے ماں

اس کی غربت پر درودیوار بھی رونے لگے
ادھ جلے کرتے ہیں جب بیٹی کو دفناتی ہے ماں

قافلہ چلنے کو ہے تیار اٹھو گھر چلو
قبر سے لپٹی ہوئی بیٹی کو چلاتی ہے ماں

چادریں لوٹی ہوئی آتی ہیں جب زندان میں
ایک چھوٹی سی ردا سینہ سے لپٹاتی ہے ماں

ایک بچہ کربلا میں، ایک بچی شام میں
گود خالی جھولا خالی لے کے آجاتی ہے ماں

ہائے اصغرؑ ہائے تشنہ لب سکینہؑ یا حسینؑ
سامنے آتا ہے جب پانی تو چلاتی ہے ماں

پوچھتی ہے جب مرے بھیا کو چھوڑ آئیں کہاں؟
فاطمہؑ صغراؑ کو خالی گود دکھلاتی ہے ماں

زندگی بھر دھوپ میں بیٹھی رہی ام ربابؑ
دھوپ میں ہی ایک دن رو رو کے مرجاتی ہے ماں

چین سے سونے نہیں دیتی کبھی بچوں کی یاد
لیٹتے ہی کچھ خیال آیا تو اٹھ جاتی ہے ماں

پی کے پانی پھر ذرا لیٹی ابھی سوئی ہی تھی
کیا نظر آیا کہ بستر سے اچھل جاتی ہے ماں

دن تو جیسے ہی بسر ہو، ہو ہی جاتا ہے مگر
یاد میں بچوں کی رات آتے ہی کھو جاتی ہے ماں

سلسلہ یادوں کا آخر آنسوؤں کی شکل میں
اتنا بڑھتا ہے کہ اک دن غرق ہوجاتی ہے ماں

دیکھ کر پھولوں پہ شبنم ایسا لگتا ہے ہمیں
آج بھی اصغرؑ کے غم میں اشک برساتی ہے ماں

گھر سے دو بیٹے تو کوفہ کو گئے بابا کے ساتھ
اور دو بچوں کو اپنے کربلا لاتی ہے ماں

پوچھتی ہے جب رقیہؑ بھائیوں کا اپنے حال
کچھ نہیں کہتی زباں سے اشک برساتی ہے ماں

ساتھ جو بابا کے تھے کچھ بھی نہیں ان کی خبر
اور دو بچوں کے اپنے ساتھ سرلاتی ہے ماں

باپ سے بچے بچھڑ جائیں اگر پردیس میں
کربلا سے ڈھونڈھنے کوفے میں خود آتی ہے ماں

حارثِ ملعون نے جب قتل بچوں کو کیا
ہائے ماں کی اک صدا سن کر تڑپ جاتی ہے ماں

دفن دو کوفہ میں ہیں، دو کربلا میں بے کفن
دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کوکھ چلاتی ہے ماں

چار بیٹے مرگئے، شوہر کا سایہ بھی نہیں
دیکھ کر چاروں طرف بانہوں کو پھیلاتی ہے ماں

کل جو بچوں سے بھرا تھا ہوگیا خالی وہ گھر
ہر در و دیوار سے مل مل کے چلاتی ہے ماں

کربلا میں یہ خیال آخر غلط ثابت ہوا
ہم سمجھتے ہیں کہ مرکر کچھ سکوں پاتی ہے ماں

شمر کے خنجر سے یا سوکھے گلے سے پوچھئے
ماں ادھر منہ سے نکلتا ہے ادھر آتی ہے ماں

ایسا لگتا ہے کسی مقتل میں اب بھی وقتِ عصر
ایک بریدہ سر سے پیاسہ ہوں صدا آتی ہے ماں

✿✿✿

موت کی آغوش میں بھی کب سکوں پاتی ہے ماں
جب پریشانی میں ہوں بچے تڑپ جاتی ہے ماں

جاتے جاتے پھر گلے بیٹے سے ملنے کے لئے
توڑ کر بند کفن ہاتھوں کو پھیلاتی ہے ماں

جس میں ماں سوتی تھی اس حجرے کو خالی دیکھ کر
جیسے پیاسے کو سمندر ایسے یاد آتی ہے ماں

اپنے غم کو بھول کر روتے ہیں جو شبیرؑ کو
ان کے اشکوں کے لئے جنت سے آجاتی ہے ماں
جانے ان اشکوں سے اس کو کس بلا کا پیار ہے
لے کے اک رومال ہر مجلس میں آ جاتی ہے ماں
کربلا والوں کے زخموں پر لگانے کے لئے
جتنے پاکیزہ ہیں آنسو سب کو لے جاتی ہے ماں
گود کا پالا مرا تیروں پہ ہے ٹھہرا ہوا
گھر سے اے زینبؑ نکل مقتل میں چلاتی ہے ماں
رن سے جب آواز دیتا ہے کوئی تشنہ دہن
پکڑے ہاتھوں سے جگر مقتل میں آجاتی ہے ماں
میں نے اس کے واسطے پیسی ہیں برسوں چکیاں
چھوڑ دے ظالم مرے بچے کو چلاتی ہے ماں
کیا بگاڑا ہے مرے بچے نے اے ظالم ترا
چلتی رہتی ہے چھری اور تکتی رہ جاتی ہے ماں
دیکھتے ہی دیکھتے ہوتا ہے اک تازہ ستم
دوڑتے ہیں لاش پر گھوڑے تو چلاتی ہے ماں
واحسینا کہتی سر کو پیٹتی روتی ہوئی
بیٹیوں کو دے کے لاشہ خود چلی جاتی ہے ماں
تذکرہ جب بھی کہیں ہوتا ہے اس کے لال کا
رونے والوں کو دعائیں دینے آجاتی ہے ماں

گر سکونِ زندگی گھر جائے فوجِ ظلم میں
ہال بکھرائے ہوئے مقتل میں آجاتی ہے ماں
دے کے اپنے لال کو کرب وبلا کی گود میں
گود خالی پھر سوئے جنت چلی جاتی ہے ماں
کل جو جنگل تھا، ہے اس کی خاک اب خاک شفا
جھاڑ کر بالوں سے یہ تاثیر دے جاتی ہے ماں
ہے خدا کو اب وہاں کی خاک پر سجدہ قبول
خون سے بیٹے کے اتنا پاک کرجاتی ہے ماں
جب پرندے لوٹ کر جاتے ہیں گھر سورج ڈھلے
یاد آتا ہے وطن یا یاد آجاتی ہے ماں

۞۞۞

{مسند انصاف پر ہے جلوہ گر نور خدا
اک طرف بیٹھے ہوئے ہیں شافع روز جزا
اک طرف ہیں ساقئ کوثر علئ مرتضیٰؑ
منتظر ہیں سب نبیؐ سننے کو رب کا فیصلہ
آدم اول سے اب تک جتنے بھی پیدا ہوئے
سب کھڑے ہیں ہاتھ میں اعمال نامہ کو لئے
حشر کے میداں میں سب کے سب ہیں گھبرائے ہوئے
گردنیں نیچے کئے مجرم سے شرمائے ہوئے

ہیں فرشتے گردنوں میں طوق پہنائے ہوئے
دھوپ کی شدت سے ہیں چہرے بھی مرجھائے ہوئے
ایسے عالم میں یہ جبرائیل کی گونجی صدا
آرہی ہیں مانگنے انصاف رب سے فاطمہؑ }

✡✡✡

پسلیاں پکڑے ہوئے روز حساب آتی ہے ماں
'آج مجھ کو چاہئے' انصاف چلاتی ہے ماں
انبیاؑء چلائے سب اٹھو نظر نیچی کرو
حشر کے میدان میں شبیرؑ کی آتی ہے ماں
ایک کرتا خوں بھرا اور دو کٹے بازو لئے
اشک آنکھوں میں بھرے پیش خدا آتی ہے ماں
کیا بگاڑا تھا مری اولاد نے، پروردگار!
عرش کا پایہ پکڑ کے خوب چلاتی ہے ماں
میرا دروازہ جلایا، ہوگیا محسنؑ شہید
پسلیاں ٹوٹی ہوئی خالق کو دکھلاتی ہے ماں
میرے شوہر کے گلے میں ریسماں ڈالی گئی
بعد پیغمبرؐ ہوئے جو ظلم گنواتی ہے ماں
میں نے جس کے واسطے پیسی تھیں برسوں چکیاں

ٹکڑے ٹکڑے لاش اس بیٹے کی دکھلاتی ہے ماں
یہ مرا بیٹا حسنؑ جس کو دیا زہر دغا
کتنے ہیں ٹکڑے کلیجے کے یہ گنواتی ہے ماں
ہائے یہ محسن ہے میرا! یہ حسنؑ ہے! یہ حسینؑ!!
عرش ہل جاتا ہے جب لاشوں کو دکھلاتی ہے ماں
ہائے اس نازک بدن پہ گھوڑے دوڑائے گئے
ایک اک ٹکڑا اٹھا کر دل سے لپٹاتی ہے ماں
میرے بیٹے کا گلا کاٹا مری آغوش میں
خون کے دھبّے ردا پہ اپنی دکھلاتی ہے ماں
تشنگی ایسی کہ خود خنجر سے اٹھتا تھا دھواں
پپڑیاں سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ دکھلاتی ہے ماں
میرے قاسمؑ کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے
خون میں ڈوبے ہوئے سہرے کو دکھلاتی ہے ماں
یہ مرے عونؑ و محمدؑ حیدرؑ و جعفرؑ کی یاد
کس طرح مرجھائے ہیں یہ پھول دکھلاتی ہے ماں
یہ مرا غازیؑ سکینہؑ کا چچا زینبؑ کی آس
کس طرح کاٹے ہیں اس کے ہاتھ دکھلاتی ہے ماں
جانے کتنی دور اس مظلوم کو کھینچا گیا
پاؤں میں کچھ خار اور کچھ چھالے دکھلاتی ہے ماں
دیکھ کر اصغرؑ کا لاشہ اک قیامت آگئی

تین پھل کا تیر جب گردن میں دکھلاتی ہے ماں

مارے گالوں پر طمانچے، کھینچے کانوں سے گہر
نیلے نیلے گال اک بچی کے دکھلاتی ہے ماں

ہائے وہ شامِ غریباں پھول سے نازک بدن
گھوڑوں سے کچلی ہوئی لاشوں کو دکھلاتی ہے ماں

تھوڑا سا پانی پلادے میرے بیٹے کو کوئی
دیکھ کر سوکھے ہوئے لب اب بھی چلاتی ہے ماں

ہائے وہ جلتے ہوئے خیمہ میں غش عابدؑ مرا
کیسے لائی تھی مری زینبؑ یہ بتلاتی ہے ماں

بیٹیوں کو میری سر ننگے پھرایا دربدر
بازوؤں پر رسیوں کے نیل دکھلاتی ہے ماں

باقرؑ وجعفرؑ امامِ موسیٰؑ کاظمؑ رضاؑ
داستاں ہر ایک کی محشر میں دوہراتی ہے ماں

یہ تقیؑ ہے یہ نقیؑ ہے یہ ہے میرا عسکریؑ
سامرہ میں کیا ستم ڈھایا ہے بتلاتی ہے ماں

یہ مرا مہدیؑ جو ساری زندگی روتا رہا
اس کے گالوں پر نشاں اشکوں کے دکھلاتی ہے ماں

سامنے آتے ہیں جب شمر و یزید و حرملہ
دیکھ کر ان تینوں شیطانوں کو چلاتی ہے ماں

ہیں یہی ظالم اجاڑا ہے جنہوں نے میرا گھر

مار کر اک چیخ بس بے ہوش ہوجاتی ہے ماں

الغیاث و الاماں و الحفیظ و المدد
سن کے بچوں کی صدائیں ہوش میں آتی ہے ماں

ڈال دو دوزخ میں جتنے ہیں عدوئے فاطمہؑ
فیصلہ اللہ کا سن کر سکوں پاتی ہے ماں

جتنے بھی قاتل ملے قابیل سے اس روز تک
آگ کے شعلوں میں ہر ظالم کو جلواتی ہے ماں

بیٹھ جاتی ہے درِ جنت پہ خود زینبؑ کے ساتھ
خلد میں پہلے عزاداروں کو بھجواتی ہے ماں

داخل فردوس ہوجاتے ہیں جب اہل عزا
تب کہیں جا کر رضاؔ تھوڑا سکوں پاتی ہے ماں

قطعہ

زندگی کیسے گزرتی ہے رضاؔ ماں کے بغیر
یہ تو بس وہ ہی بتا سکتا ہے جس کی ماں نہ ہو
سارے رشتہ داروں کے ہوتے ہوئے گھر یوں لگے
جیسے ہوں ساری کتابیں گھر میں اور قرآں نہ ہو

قطعہ

وہ کلی جو شاخ سے اک بار ہوجائے جدا
باغباں گر جان بھی دے دے تو وہ کھلتی نہیں
آدمی چاہے تو تارا در پہ آجائے مگر
ماں اگر اک بار چھٹ جائے تو پھر ملتی نہیں

قطعہ

برف جیسی سرد راتیں ہوں کہ طوفانی ہوا
جب تلک آیا نہ بچہ گھر میں ماں سوئی نہیں
بند دروازہ، درودیوار چپ، آنگن خموش
کس کو دوں آواز گھر میں منتظر کوئی نہیں

قطعہ

جسم کی رگ رگ سی کھنچتی ہے رضاؔ
یہ ہوا محسوس مجھ کو ماں کے مرجانے کے بعد
اب دعا گو ہے نہ سایہ ہے نہ کوئی غمگسار
کتنا تنہا ہو گیا ہوں ماں کے دفنانے کے بعد

قطعہ

تمام گردِ یتیمی سے اٹ گیا چہرہ
کہاں میں سایۂ دامانِ ماں تلاش کروں
گئی ہیں گھر سے جو کاندھوں پہ نقش پا بھی نہیں
میں اپنی خلد بریں کو کہاں تلاش کروں

قطعہ

ماں وہ نعمت ہے رضاؔ جس کا بدل کوئی نہیں
جز غم شبیرؑ ماں کے غم کا حل کوئی نہیں
فکر سے اولاد کی خالی جو گزرا ہو کبھی
ماں کی ساری زندگی میں ایسا پل کوئی نہیں

❁❁❁

MAA

(Unconditional Love, Mercy, Affection, Sacrifice, Defender)

(A Poetry which describe all the faces of mother)

Written By:
Janab Syed Noshe Raza 'Raza' Sirsvi Sahab
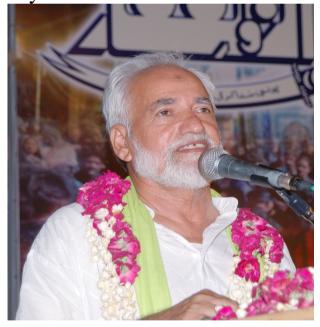
Transliterated By:
Syed Sarkar Alam Jafri Sirsvi

Acknowledgement

It gives me the immense pleasure in introducing this worthy poetry on **MAA** (Mother) by **Janab Noshe Raza 'Raza' Sirsvi Sahab.** This book has covered almost all the life aspects of mother in the form of beautiful couplets. This work was not possible without the Grace of Almighty Allah and blessing of Ahlul Bait(AS). The main source of inspiration in compiling this book is my mother who always shower her love, kindness, affection on us.

Khaq Paye Dare Ahlul Bait(AS)
Syed Sarkar Jafri (Sirsvi)
Email:sarkarjafri@gmail.com

Preface

This book is a transliteration of the Urdu poetry book name **MAA** written by **Janab 'Raza' Sirsvi Sahab**. The couplets in this book describe the every life aspects of mother in very beautiful manner. The very first couplet of this poetry

"Mout Ki Aaghosh Main Jab Thak Ke So Jati Hai Maa
Tab Kaheen Ja Kar 'Raza' Thora Sukoon Pati Hai Maa"

Very beautifully describes mother. Poet says that only when the mother dies then only she gets the rest, otherwise when she is alive she is always busy, sometimes she thinks about the well being of her children, sometimes she thinks how to feed her children (if she is poor), sometimes it happen when she have infant and he wet the bed in the winter night then mother take the sleep in the wet bed and put her child on her breast. In our every day life it happens that mother does not take food until she fed all her children. How much she takes care of us (oh God).

Being we know that how much pain mother bears in delivering us, we never think about our mother. You can see at many places that the children

even beat their parents. Really it’s a matter of great shame on them.

If you really want to know feeling of mother then please do not read this poem as a wealthy family person where people seldomly get in problem, whenever you read this book please first put yourself at the shoes of poor person and then start reading this book. One more recommendation, please read it when you are alone.

If you read this book then it’s my request to please read it with great concentration and memories your past moment and think whether all this happen to you or not. And please stop talking your mother in a loud voice

Dedicated

to

All the Mothers

of

This world

MAA (Mother)

MAA (mother) the three letter word (in Urdu) has so much sweetness which can only be felt, but no one can describe it. Animals can not feel the sweetness of this word. The sound of this sweet word gives so much pleasure to the mind of human being that we always desire that the sound of this word always rang in our ears. The unity in the relation of mother and children is that the existence of the children is due to the mother (this is also a fact), but the existence of mother is also little bit due to the children.

In this world no word can describe the mother exactly. We only can say that the mother is love, kindness, affection, mercy, source of enlightment, first university, our defender, our feeder, our protecter, one who after dying never forget his children, one who bears the pain of delivery, one who always forgives her children, it does not matter how much big mistake her child commits, one who never eats food until her children eat food. No body in this world can return the reward of the favour and pain of mother.

Tradition of Holy Prophet Mohammad (Peace be upon him) says, “First take care of your mother, then of your mother, then of your mother, then of your

father, then of your relatives”. You can see from this tradition how much holy Prophet insists on taking care of mother. He (SAW) says three times to take care of your mother and only one time for father and only one time for your relatives.

In another tradition holy Prophet says that “Heaven is under the feet of mother”. How much God rewards the mother that God puts the thing which is most desired by the human being under the feet of mother.

At one place in Quran these words are present “Oh (my) Lord please have the mercy on my parents just like as they have the mercy on me when I was infant.”

Holy Prophet says that “God’s pleasure is in the pleasure of your parents and also God will not be pleased with you if your parents are not pleased with you”. So if you want that God should be pleased with you then do not be harsh with your parents ever.

The very short story of person can tell you how much God is angry with the person who does not care the parent. “Once in Madina (The holy City), there was a wealthy young man whose old parents were alive. He does not take any favour and does not have mercy on his parents. He does not give any thing from his wealth to his mother. Then God took back all his wealth and

he became poor and miserable and also a lot of diseases happened to him and the problem and misery reached to the height". Then Prophet Mohammad (SWAS) said the person who gave the difficulty and pain to their parent should take lesson from this young man.

Once a person came to Prophet Mohammad (Peace be upon him and his progeny) and ask what are the rights of father? Holy Prophet (PBHU) replied until he is alive obey him. Then that person again asks what rights of the mother are? Holy Prophet (PBHU) replied if you do well in favour of your mother equal to the count of the particles of sand of desert and the drops of rain then you can never repay for hardship of mother's one day when she was pregnant and she bearing you.

Maut Ki Aaghoosh Me Jab Thak Ke So Jati Hai Maa
Tab Kahin Jaakar ‘Raza’ Thora Sukoo’n Pati Hai Maa

Fikr Me Bachcho Ki Kuchh Is Tarha Ghul Jaati Hai Maa
Naujawa’n Hote Hue Boodhi Nazar Aati Hai Maa

Rooh Ke Rishto Ki Yeah Gehraiya’n To Dekhiye
Chote Lagti Hai Hamare Aur Chillati Hai Maa

Bhooka Sone Hi Nahin Deti Yatimo’n Ko Kabhi
Jane Kis Kis Se Kaha’n Se Mang Kar Lati Hai Maa

Zindagi Ki Siskiyan Sunkar, Hawas Ke Shahr Se
Bhooke Bachcho Ko Ghiza Apna Kafan Lati Hai Maa

Haddiyo Ka Ras Pilakar Apne Dil Ke Chain Ko
Kitni Hi Raato’n Me Khali Pet So Jati Hai Maa

Oadhti Hai Hasrato’n Ka Khud To Bosida Kafan
Chahato’n Ka Payrahan Bachche Ko Pehnati Hai Maa

Dashte Ghurbat Me Tayyammum Karke Khake Sabr Par
Zindagi Ki Lash Ko Zakhmo Se Kafnati Hai Maa

Bhook Se Majboor Hokar Mehma’n Ke Samne
Mangte Hain Bachche Jab Roti To Sharmati Hai Maa

Jab Khilone Ko Machalta Hai Koi Ghurbat Ka Phool
Aansoo’n Ke Saaz Par Bachche Ko Behlati Hai Maa

Mar Deti Hai Tamacha Gar Kabhi Jazbaat Me
Choomti Hai Lab Kabhi Galo’n Ko Sehlati Hai Maa

Muflisi Bachche Ki Zid Par Jab Utha Leti Hai Haath
Jaise Mujrim Ho Koi Is Tarha’n Pachhtati Hai Maa

Keh To Deti Hai Yaha’n Se Door Ho, Ja Mar Kahin
Dopahar Ke Bad Darwaze Pe Aa Jati Hai Maa

Ghamzada Bachcha Nazar Aya To Khud Hi Daud Kar
Dal Kar Bahai’n Gale Mein Ghar Ko Le Aati Hai Maa

Bhejti Hai Ghar Se Jab School Pehnakar Dress
Apne Hi Bachpan Ki Kuchh Yado’n May Kho Jati Hai Maa

Aasuo’n Ki Shakl Mein Jalte Hai’n Yaado’n Ke Chirag
Aik Maa Ko Aaj Khud Apni Hi Yaad Aati Hai Maa

Kheit Par Bete Ko Rooti Dene Ghar Se Nange Pau’n
Terhe Merhe Raasto’n Pe Chalke Khud Aati Hai Maa

Chhor Kar Hal Bayl Dhoke Hath, Chooke Maa Ke Pair
Rooti Jab Khata Hai Beta Pankha Lahrati Hai Maa

Shaam Ko Bayl Ayenge Bhooke To Unke Waaste
Sar Pa Rakhe Chare Ki Gathri Palat Aati Hai Maa

Karke Saani Aur Jala Ke Ghar Mein Mitti Ka Diya
Samne Huqqa Rakhe Baithi Nazar Aati Hai Maa

Khud-Ba-Khud Ruthe Hue Bachche Ko Aa Jata Hai Pyar
Kis Hasee’n Andaz Se Bachche Ko Dhamkati Hai Maa

Dil Ke Sare Zakhm Bhar Jate Hai Jab Tanha’ee Mein
Ungliya’n Balo’n Mein Karke Sarko Sehlati Hai Maa

Kar Diya Mushkil-Se-Mushkil Marhala Lamho May Hal
Zindagi Ki Guththiyan Kuchh Aese Suljhati Hai Maa

Jinko Fursat Hi Nahin Unki Khushi Ke Waaste
Zindagi Me Jane Kitni Baar Mar Jati Hai Maa

Nau Mahine Pait Me Rakh Ke, Pilake Khoon-E-Dil
Ek Wajode Mut'abar Duniya Ko De Jati Hai Maa

Operation Se Wo De Ke Apne Bachche Ko Hayat
Zindagi Bhar Ke Liye Bimaar Ho Jati Hai Maa

Kiya Utaarega Koi Badla Tere Ahsan Ka
Pait Bachche Ke Liye Khud Apna Chirwati Hai Maa

Deke Ghutti May Ma-E-Hubbe Ali Ishq-E-Husain
Har Zamane Ke Liye Mukhtar De Jati Hai Maa

Maarta Hai Sar Pe Jo Joota Yazid-E-Waqt Ke
Muntazar Jaisa Mujahid Humko De Jati Hai Maa

Maangti Hi Kuch Nahi Apne Liye Allah Se
Apne Bachcho'n Ke Liye Hath Apne Phailati Hai Maa

Deke Ek Bimaar Bachche Ko Dua'en Aur Dawa
Paayetee'n Hi Rakh Ke Sar Payro Pe So Jati Hai Maa

Barf Jaisi Sard Raatoo'n Me Kabhi Yu'n Bhi Hua
Bachcha Hai Seene Pe Khud Geeley Me So Jati Hai Maa

Mere Bachche Ki Kisi Surat Bacha Le Zindagi
Doctor Se Kahke Yeh Payro Pe Gir Jati Hai Maa

Zindagi Bachche Ki Ae Mola Hawale Hai Tere
Choom Kar Chaukhat Azakhane Ki Chillati Hai Maa

Sadqa-E-Shabbir Me Bachcha Jo Pata Hai Shifa
Deke Nazre Panjetan Bachcho May Batwati Hai Maa

Hone Deti Hi Nahi'n Aulaad Ko Ahsaas-E-Gham
Haste-Haste Ek Ek Aasoo Ko Pee Jati Hai Maa

Usko Ek Makhsoos Ilm-e-Ghaib Deta Hai Khuda
Dekh Kar Bachche Ka Chehra Sab Samajh Jati Hai Maa

Bujhne Deti Hi Nahi'n Hai Aarzuo'n Ke Charaag
Sham'a Ki Manind Khud Jal-Jal Ke Mar Jati Hai Maa

Aese-Aese Imteha'n Khud Maut Cheekh Utthe Jaha'n
Muskura Kar Aesi Manzil Se Guzar Jati Hai Maa

Bebasi Shauhar Ki Bachcho Ki Ziday'n, Rasmo Riwaaj
Zindagi Ke Kitne Tufaano Se Takrati Hai Maa

Ek Taraf Shauhar Ki Gurbat, Ek Taraf Bachcho Ki Zid
Leke Ek Tufan Mele Se Guzar Jati Hai Maa

Dil Pakar Leti Hai, Bachche Aur Khilone Dekh Kar
Baad Shadi Ke Jo Bechari Na Ban Pati Hai Maa

Apni Mehbooba Ki Khatir Jo Nikale Maa Ka Dil
Uske Haq Me Bhi Duaye Khair Kar Jati Hai Maa

Khake Thokar Jab Gira, Ayi Usi Dil Se Sada
Tujh Ko Seene Se Lagane Ke Liye Aati Hai Maa

Apna Hi Saya Simat Jata Hai Jab Waqt-E-Zawal
Abre Rahmat Banke Mere Sarpa Chha Jati Hai Maa

Umr Bhar Rote Hai Wo Maa Ki Ziyarat Ke Liye
Jinke Aate Hi Jahan Se Khud Chali Jati Hai Maa

Zindagi Unki Bhatakti Rooh Ki Manind Hai
Unko Har Aasoo Ke Qatre Mein Nazar Aati Hai Maa

Umr Bhar Unko Sukoon-E-Dil Kahin Milta Nahin
Dekh Kar Auro'n Ki Maaye'n Unko Yaad Aati Hai Maa

Baithta Hoon Rakh Ke Sar Ghhutno Pe Jab Bhi Mai'n Udaas
Sar Pa Mamta Ka Kiye Saya Nazar Aati Hai Maa

Bheegi Aankho'n Se Padho To Dil Ko Aata Hai Sukoo'n
Kya Ajab Mamta Ki Ek Tareekh De Jati Hai Maa

Hansta Hi Rehta Hai Bachcho Ka Gulistan-E-Muraad
Nemato'n Ke Phool Har Mausam Ko De Jati Hai Maa

Garmi Aur Sardi Se Bachcho Ko Bachane Ke Liye
Chand Banti Hai Kabhi Khursheed Ban Jati Hai Maa

Khali Rahta Hi Nahi Bachcho Ka Daman-E-Muraad
Jitni Aa Jaye Duaye'n Utni Bhar Jati Hai Maa

Zindagi Ka Lamha Lamha Jis Me Aata Hai Nazar
Apni Qurbani Ka Wo Aa'eena De Jati Hai Maa

Jo Zaba'n Par Bhi Na Aye Dil May Ghut Kar Rah Gaye
Aese Kuch Armaan Apne Saath Le Jati Hai Maa

Zindagi Bhar Beenti Hai Khaar Raahe Zeest Se
Jo Na Murjhae Kabhi Wo Phool De Jati Hai Maa

Aabru Ke Sath Kayse Paale Jate Hai’n Yateem
Khud Garaz Wahshi Ameero’n Ko Ye Batlati Hai Maa

Jab Koi Taqreeb Ghar May Hoti Hai Maa Ke Baghair
Aansou’n Ki Paalki May Baith Kar Aati Hai Maa

Khandani Azmatou’n Ka Jinse Hota Hai Zahoor
Zindagi Ke Wo Azeem Adaab Sikhlati Hai Maa

Jo Bina Nabzay Chhuye Dil Ka Bata Deti Hai Haal
Wo Tabeeb-O-Amil-O-Arif Nazar Ati Hai Maa

Khoon Se Apne Munawwar Karke Raahe Inqalaab
Zulmatou’n Me Noor Ki Tanveer Phailati Hai Maa

Safhaye Hasti Pe Likhti Hai Usoole Zindagi
Maktabe Khairul Basher Tab Hi To Kahlati Hai Maa

Wajebu Tazeem hai Baade Aa’imma Aur Rasool
Azmato’n Me Saniy-e-Quran Kahlati Hai Maa

Apne Pakiza Lahoo Se Ghusl De Ke Qalb Ko
Dhadkano Par Kalma-E-Tauheed Likh Jati Hai Maa

Har Ibadat Har Mohabbat May Chipi Hai ek Gharaz
Be Gharaz Be Laus Har Khidmat Baja Lati Hai Maa

Inqalab-E-Waqt Ki Rag-Rag May Bhar Ke Khoone Dil
Ek Zinda Qaum Ki Tareekh Ban Jati Hai Maa

Ab Kabhi Tareekh Usko Bhool Sakti Hi Nahi
Surkhiye Afsana-E-Eesaar Ban Jati Hai Maa

Gulshan-E-Hasti Me Jane Roz Kitni Martaba
Phool Ki Manind Khilti Aur Murjhati Hai Maa

Goad Ke Palou’n Ko Apne Sarhado’n Par Bhej Kar
Zindagi Apni Watan Ke Naam Kar Jati Hai Maa

Bhool Jate Hai Shahido Ko Jo Ye Kursi Nashi’n
Ek Din Footpath Pe Faqou Se Mar Jati Hai Maa

Ya Kabhi Sarkar Karti Hai Shahido Par Karam
Qeemat Apne Lal Ki Ik Tamgha Pa Jati Hai Maa

Aati Hai Labbaik Ki Bab-E-Ijabat Se Sada
Jab Dua Ke Waaste Haath Apne Phailati Hai Maa

Har Taraf Khatra Hi Khatra Ho To Apne Lal Ko
Rakh Ke Ik Sandooq May Dariya Ko Saunp Ati Maa

Bhukh Jab Bachcho Ki Ankho’n Se Uda Deti Hai Neend
Raat Bhar Qisse Kahani Kah Ke Bahlati Hai Maa

Aesa Bhi Hota Hai Bachcha Bojh Lagta Hai Usey
Magribi Fashion Ke Jab Sa’nche Me Dhal Jati Hai Maa

Bachcha Aya Ko Diya Aur Khud Club Ko Chal Padi
Ho Gaya Beta Jab Awara To Pachhtati Hai Maa

Naukaro Ki Goadiyo’n Me Parwarish Jinki Hui
Aese Bachcho Ki Muhabbat Ko Taras Jati Hai Maa

Doosri Maaou Ke Bete Qatl Ho’n To Gham Nahi
Apna Beta Jail Bhi Jaye To Chillati Hai Maa

Apne Bete Ko Jo Deti Hai Fasadi Tarbiyat
Damane Tarikh Par Wo Daag Ban Jati Hai Maa

Oont Par Bethi Hui Bachcho’n Ka Peeti Hai Lahoo
Humko Ik Tarikh Me Aesi Nazar Aati Hai Maa

Nafs Par Shaitan Ghalib Ho To Haq Ko Chhor Kar
Bhai Se Bhai Ko Ladwa Kar Sukoo’n Pati Hai Maa

Dar Haqiqat Teresa Ke Koi Bhi Bachcha Na Tha
Wo Amal Usne Kiya Lakho Ki Kehlati Hai Maa

Ho Gaya Mashhoor Uska Naam Hi Akhir ‘Mother’
Khidmate Karke Zamane Bhar Ki Ban Jati Hai Maa

Kam-Se-Kam Faqo’n Se To mil Jaye Bachche Ko Najaat
Jake Khud Bazaar May Bachche Ko Bech Ati Hai Maa

Qatile Insaniyat Shimr-O-Yazid-O-Hurmala
Paida Karke Aise Shaitano Ko Pachhtati Hai Maa

Pahla Dahshat Gard Ho Qabeel Ya Is Daur Ke
Naam Sun Ke Aese Bad Bakhto Ke Sharmati Hai Maa

Jinke Tukro’n Par Pale Ahle Madina Muddato’n
Uski Beti Ko Har Ek Faaqe Pa Yaad Ati Hai Maa

Martaba Maa Ka Hai Kya Peshe Khuda Sab Dekh Le’n
Is Liye Firdaus Se Poshaak Mangwati Hai Maa

Khake Thokar Jab Kabhi Aagosh Ka Pala Gira
Ya ALI Maula Madad Kahti Hui Ati Hai Maa

Jane Kaisa Rabt Hai Maa Aur ALI Ke Darmiyan
Ya ALI Bachcha Pukare Aur Aa Jati Hai Maa

Dar Naya Diwar May Banta Hai Isteqbal Ko
Khana-E-Kaba Ke Jab Nazdeek Aa Jati Hai Maa

Hale Dil Ja Kar Suna Deta Hai Masooma Ko Wo
Jab Kisi Bachche Ko Apni Qom May Yaad Ati Hai Maa

Jab Lipat Ke Rauze Ki Jaali Se Rota Hai Koi
Aesa Lagta Hai Ke Jaise Sar Ko Sahlati Hai Maa

Zindagani Ke Safar May Gardisho Ki Dhoop Me
Jab Koi Saya Nahi'n Milta To Yaad Ati Hai Maa

Jab Pareshani May Ghir Jate Hai Hum Pardes May
Yaad Ata Hai Khuda Ya Yaad Bas Aati Hai Maa

Sab Ki Nazre'n Jeb Par Hai'n Ek Nazar Hai Pait Par
Dekh Kar Surat Ko Hale Dil Samajh Jati Hai Maa

Baap Aur Bachcho May Ho Jata Hai Jab Bhi Ikhtilaaf
Kis Taraf Jaye Ajab Uljhan May Par Jati Hai Maa

Ghar Ke Aa'ngan May Jo Ho Jati Hai'n Diware Khari
Kitne Hi Hisso'n Me Sad Afsoos Bat jati Hai Maa

Jin Ko Pala Tha Paraye Ghar Paka Kar Rotiya'n
Uff Unhi Bachcho'n Pa Ik Din Boajh Ban Jati Hai Maa

Degreey’n Dilwai Jinko Apne Arma’n bech Kar
Ab Unhi Ki Bibiyo’n Ki Jhirkiya’n Khati Hai Maa

Jab Suna’ei Deta Hai Uncha, Nazar Ata Hai Kam
Yaso Hasrat Ki Ajab Tasveer Ban Jati Hai Maa

Sab Ko Deti Hai Suko’n Aur khud Ghamo Ki Dhoop Me
Rafta-Rafta Barf Ki Surat Pighal Jati Hai Maa

Kar Hi Deta Hai Budhapa Ghar Ke Kone May Aseer
Qaid Me Tanhai Ki Akhir Guzar Jati Hai Maa

Zindagi Bhar Qadr Jo Maa-Baap Ki Karte Nahi
Umr Bhar Aese Khatakaro Ko Tadpati Hai Maa

Chahe Hum Khushiyo’n Me Maa Ko Bhool Jaye’n Dosto
Jab Musibat Sar pa Padti Hai To Yaad Ati Hai Maa

Gher Le Charo Taraf Se Jab Masa’ib Ka Hujoom
Baap Ke Hote Hue Bhi Humko Yaad Ati Hai Maa

Jab Bhi Ata Hai Koi Darpesh Mushkil Marhala
Uske Hal Ke Waaste Beti Ko Yaad Ati Hai Maa

Mulk Ke Dushman Siyasi Bhediye Firqa-Parst
Jab Kisi Rally Me Ate Hai To Ghabrati Hai Maa

Shahr May Balwai Kar Dete Hai Jab Barpa Fasad
Jab Talak Bachcha Na Ghar Aa Jaye Tharrati Hai Maa

Halq Me Atka Niwala, Aa Gayi Bete Ki Yaad
Chhor Kar Khana Achanak Bhookhi Uth Jati Hai Maa

Bahta Hai Sarko'n Ke Upar Be-Gunahoo Ka Lahoo
Goliyo Ki Sunke Awaze'n Laraz Jati Hai Maa

Akhrash Majboor Ho Ke Curfew Ko Todkar
Zakhmiyo Me Dhundne Bete Ko Aa Jati Hai Maa

Khake Goli Mar Gaya Beta To Phir Sarkar Se
Zindagi Bhar Ka Sila Ek Check Me Pati Hai Maa

Yaad Aa Jate Hai Bachche Aag May Jalte Huwe
Jab Koi Gujarat Kahta Hai Tarap Jati Hai Maa

Qatilo Ke Haq Me Jab Karta Hai Munsif Faisla
Dekh Kar Suu-e-Falak Hasrat Se Reh Jati Hai Maa

Tode Kar Mazhab Ki Diwaro Ko Milti Hai Gale
Hale Gham Apna Kisi Maa Se Jo Dohrati Hai Maa

Aek Ik Hamle Se Bachche Ko Bachane Ke Liye
Dhaal Banti Hai Kabhi Talwar Ban Jati Hai Maa

Samne Bachcho Ke Khush Rahti Hai Har Ek Hal May
Raato Ko Chhup-Chhup Ke Lekin Ashk Barsati Hai Maa

Pahle Bachcho Ko Khilati Hai Sukuno Chain Se
Baad Me Jo Kuch Bache Wo Shawq Se Khati Hai Maa

Bate'n karti hai Jo bachche ko lita kar goad me
Phool Se Jhadte Hai Mu'nh Se Aese Tutlati Hai Maa

Jhankta Hai Hoke Khush Bachcha Idhar Gaahe Udhar
Oat Me Kaule Ki Jab "TA" Kahke Chhup Jati Hai Maa

Zalzala Tabdeel Karde Ghar Jo Qabristan Me
Jaan Bachche Ki Bacha Kar Khud Chali Jati Hai Maa

Zakhmi Ungli Se Pilakar Bachche Ko Apna Lahoo
Zinda Rah Jata Hai Bachcha Aur Mar Jati Hai Maa

Fikr Ke Shamshan Me Akhir Chitao'n Ki Tarah
Jaise Sookhi Lakriya'n Is Tarah Jal Jati Hai Maa

Jane Anjane Me Ho Jaye Jo Bachche Se Qusoor
Ek Anjani Saza Ke Dar Se Tharrati Hai Maa

Kab Zaroorat Ho Mere Bachche Ko Itna Soch Kar
Jaagti Rahti Hai Mamta Aur So Jati Hai Maa

Apne Seene Par Rakhe Hai Kaynaat-e-Zindagi
Ye Zami'n Is Waaste Aye Dost Kehlati Hai Maa

Aabroo Wahshi Darindo Se Bachane Ke Liye
Zahr Bachcho Ko Khilakar Khud Bhi Mar Jati Hai Maa

Jab Daya Ki Bheek Ki Ummeed Bhi Jati Rahe
Apne Shauhar Ki Chita Ke Sath Jal Jati Hai Maa

Juz Khuda Is Dard Ko Koi Samajh Sakta Nahi
Kis Liye Akhir Pati Ki Bhent Chadh Jati Hai Maa

Falsafi Hairan Rah Jate Hai'n Danishwar Khamosh
Aesi-Aesi Gutthiya Lamho May Suljhati Hai Maa

Subha Darzi Layega Kapde Tumhare Waaste
Eid Ki Shab Bachcho Ko Ye Kehke Bahlati Hai Maa

Baade Ghurbat Zindagi May Aesho Ishrat Jab Mile
Bhook Ke Mare Hue Bachcho’n Ko Yaad Ati Hai Maa

Koi Us Bachche Se Puche Kya Hai Shaadi Ka Mazaa
Byaah Ki Tareekh Rakh Ke Jis Ki Mar Jati Hai Maa

Ghar Se Jab Pardes Ko Jata Hai Goadi Ka Pala
Haath May Qur’an Liye Aagan May Aa Jati Hai Maa

Deke Bachche Ko Zamanat May Raza(a.s)-E-Pak Ki
Peeche-Peeche Sar Jhukaye Door Tak Ati Hai Maa

Kaanpti Awaz Se Kahti Hai Beta Alvida
Samna Jab Tak Rahe Hatho Ko Lehrati Hai Maa

Risne Lagta Hai Purane Zakhmo Se Taza Lahoo
Hasrat-O- Mazi Ki Ik Tasveer Ban Jati Hai Maa

Door Ho Jata Hai Jab Ankho’n Se Ye Noor-E-Nazar
Dil Ko Hatho Se Sanbhale Ghar Me Aa Jati Hai Maa

Doosre Hi Roaz Se Rahti Hai Khat Ki Muntazir
Dar Pa Aahat Ho Hawa Se Bhi To Aa Jati Hai Maa

Hum Balao’n Me Kahi’n Ghir Jaye’n To Be Ikhtiyar
Khair Ho Bachche Ki Ya ALLAH Chillati Hai Maa

Mas’ala Khane Ka Pesh Ata Hai Jab Pardes May
Khud Banana Padta Hai To Aur Yaad Ati Hai Maa

Jab Pareshani Me Ghir Jate Hai Hum Pardes May
Khwaab May Dene Tasalli Hum Ko Aa Jati Hai Maa

Laut Kar Wapas Safar Se Jab Bhi Ghar Ate hai Hum
Daal Kar Banhe Gale May Sar Ko Sahlati Hai Maa

Aesa Lagta Hai Ke Jaise Aa Gaye Jannat May Hum
Bheech Kar Baho'n Me Jab Seene Se Lipti Hai Maa

Der Ho Jati Hai Ghar Aane Me Aksar Jab Hume
Ret Par Machhli Ho Jaise Aese Ghabrati Hai Maa

Marte Dum Bachcha Na Aye Ghar Agar Pardes Se
Apni Dono Putliya'n Chaukhat Pa Rakh Jati Hai Maa

Umr Bhar Rakhkhay Rahi Sar Par Zaroorat Ka Pahaar
Thak Gayi'n Saanse To Ab Aaraam Farmati Hai Maa

Dard, Aahe'n, Siskiyaa'n, Aansu, Judai, Intezaar
Zindagi Me Aur Kya Aulaad Se Pati Hai Maa

Alam-E-Gurbat May Mathe Ka Pasina Ponchhne
Maut Ke Aane Se Pahle Khud Chali Jati Hai Maa

Jab Parinde Laut Ke Jate Hai Ghar Suraj Dhale
Jaise Pardesi Ko Ghar Is Tarah Yaad Ati Hai Maa

Saya-e-Shafqat, Sukoon-E-Dil, Libas-e-Zindagi
Alam-E-Gurbat Me Bhi Bachcho Ko De Jati Hai Maa

Yu'n Tapakti Hai Dar-o-Deewar Se Viraaniyaa'n
Jaise Sari Raunaqe'n Hamrah Le Jati Hai Maa

Zindagi Ka Lamha Lamha Jis Me Ata Hai Nazar
Jate-Jate Gham Ka Wo Aa'ena De Jati Hai Maa

Mausamo Ki Qaid Se Azad Yado’n Ke Gulab
Jo Na Murjhaye Kabhi Bachcho Ko De Jati Hai Maa

Jab Bhi Tanhaee May Aata Hai Mujhe Maa Ka Khayal
Ashk-e-Gham Bankar Meri Ankho’n Me Aa Jati Hai Maa

Hath Utha Kar Jab Bhi May Kahta Hoon ‘Rab-bir-Ham Huma’
Ayate Qur’an Me Mujh Ko Nazar Aati Hai Maa

Pyar Kahte Hai Kise? Aur Maamta Kya Cheez Hai?
Koi Un Bachcho’n Se Poochhe Jin Ki Mar Jati Hai Maa

Shukriya Ho Hi Nahi Sakta Kabhi Uska Ada
Marte-Marte Bhi Dua Jeene Ki Dejati Hai Maa

Baad Mar jane Ke Phir Bete Ki Khidmat Ke Liye
Bhes Beti Ka Badal Ke Ghar May Aa Jati Hai Maa

Jab Jawa’n Beti Ho Ghar May Aur Koi Rishta Na Ho
Roz Ek Ahsaas Ki Sooli Pa Chadh Jati Hai Maa

Umr Ka Suraj Dhala Shaadi Na Beti Ki Hui
Qabr Me Ye Daagh Apne Saath Le Jati Hai Maa

Mil Gaya Taqdeer Se Rishta Jo Beti Ke Liye
Is Khushi Me Jane Kitne Ashk Barsati Hai Maa

Lene Ate Hai Jo Maulana Ijaazat Aqd Ki
Ghar May Jati Hai Kabhi Aangan Me Aa Jati Hai Maa

Pooch Kar Aansoo Dupatte Se Chhupa Ke Dard-E-Dil
Leke Ek Tufan Beti Ke Kareeb Aati Hai Maa

Shore Hota Hai Mubarakbaad Ka Jab Har Taraf
Betahasha Shukr Ke Sajde May Gir Jati Hai Maa

Bazuwo’n Me Khinch Ke Aa Jayegi Jaise Kayenaat
Aese Dulhan Ke Liye Baho’n Ko Phailati Hai Maa

Choom Kar Sar Aur Kabhi Maatha Kabhi Dekar Dua
Kuchh Usoole Zindagi Beti Ko Samjhati Hai Maa

Baith Kar Doli Me Beti To Chali Susraal Ko
Dekhti Ghar Ke Dar-o-Diwaar Rah Jati Hai Maa

Hote Hi Beti Ke Rukhsat Maamta Ke Josh me
Apni Beti Ki Saheli Se Lipat Jati Hai Maa

Riste-Riste Banta Hai Nasoor Jab Zakhme Jahez
Maardi Jati Hai Ya Tang Aa Ke Mar Jati Hai Maa

Karke Shaadi Doosri Ho Jata Hai Shauhar Alag
Khoo’n Ki Ek Ek Boond Bachcho’n Ko Pila Jati Hai Maa

Maa Ke Marte Hi Jo Abba Doosri Shaadi Kare’n
Zulm Par Sauteli Maa ke Aur Yaad Aati Hai Maa

Haa’n Koi Sauteli Maa Gar Khadima Khud Ko Kahe
Har Amal May Uske Bachcho Ko Nazar Aati Hai Maa

Chheen Le Shauhar Jo Bachche Deke Biwi Ko Talaq
Ek Bhikaran Ban Ke Tanha Ghar May Reh Jati Hai Maa

Umr Bhar Deti Hai Bachcho Ko Ghulami Ka Sabaq
Apne Bachcho’n Ko Wafa Ke Naam Kar Jati Hai Maa

Rooh Me Pewast Karti Hai Itaa’at Aur Wafa
Baazwo’n Par Zainab-o-Shabbir Likh Jati Hai Maa

Jab Talak Ye Hath Hai Hamsheer Beparda Na Ho
Ek Bahadur Bawafa Bete Se Farmati Hai Maa

Karbala Se Jab Sunani Le Ke Ata Hai Basheer
Dono Hatho’n Se Kamar Thame Hue Aati Hai Maa

Char Beto’n Ki Shahadat Ki Khabar Jis Dam Suni
Apne Pakeeza Laho Par Fakhr Farmati Hai Maa

Aapki Azmat Pa Ho Lakho Salam Ummul Bani’n
Apke Kirdar Ko Khush Ho Ke Apnati Hai Maa

Ek Hi Ghar Hai Kaneezo’n Ne Jaha’n Paya Sharaf
Khadima Hote Hue Bhi Fizza Kahlati Hai Maa

Saal Bhar Me Ya Kabhi Hafte Me Jummeraat Ko
Zindagi Bhar Ka Sila Ek Fateha Pati Hai Maa

Zulm Aur Dahshat Se Jo Deti Hai Nafrat Ka Sabaq
Wo Gham-e-Shah Ki Amanatdaar Kahlati Hai Maa

Khatm Hota Hi Nahi Dil Se Gham-e-Karbobala
Gham Ki Aesi Mustaqil Jaageer De Jati Hai Maa

Jo Ada Karti Hai Bachcho’n Ko Sha’oor-e-Inqilaab
Wo Kitabe Karbala Har Roz Dohrati Hai Maa

Zindagi Dushwar Kar Deta Hai Jab Zalim Samaj
Zahr Bachcho’n Ko Pila Kar Khud Bhi Mar Jati Hai Maa

Khush Rahe Beta Mera Har Haal May Ye Soch Kar
Achchhi-Se-Achchhi Bahu Khud Dhoond Kar Lati Hai Maa

Chheen Leti Hai Wahi Aksar Sukoone Zindagi
Pyar Se Dulhan Bana Ke Jis Ko Ghar Lati Hai Maa

Pheir Lete Hai Nazar Jis Waqt Bete Aur Bahu
Ajnabi Apne Hi Ghar May Haye Reh jati Hai Maa

Hamne Ye Bhi To Nahi Socha Alag Hone Ke Baad
Jab Diya Hi Kuchh Nahi Humne To Kya Khati Hai Maa

Karke Shaadi Chor Ke Ghar Jo Rahe Susral Me
Apne Us Bete Ki Surat Ko Taras Jati Hai Maa

Zabt To Dekho Ki Itni Berukhi Ke Ba Wajood
Bad Dua Bete Ko Deti Hai Na Pachhtati Hai Maa

Beta Kitna Hi Bura Ho Par Parosi Ke Huzoor
Rok Kar Jazbat Phir Bete Ke Gun Gati Hai Maa

Allah-Allah Bhul Kar Har Ek Sitam Ko Raat Din
Pota-Poti Se Shikasta Dil Ko Bahlati Hai Maa

Ba Wafa Khidmat Guzar Aa Jaye Jo Ghar May Bahu
Sara Ghar Uske Hawale Kar Suku’n Pati Hai Maa

Nek Dil Dulhan Bhi Hai Ek Ne’mate Parwardegar
Shukr Ka Har Roz Ek Sajda Baja Lati Hai Maa

Zindagi Aesa Tamasha Bhi Dekhati Hai Kahi’n
Ghar Me Aate Hi Bahu Ke Khud Chali Jati Hai Maa

Shadiya'n Kar Kar ke Bachche Ja Base Pardes May
Dil Khato'n Se Aur Tasveero'n Se Bahlati Hai Maa

Gumrahi Ki Gard Jam Jaye Na Mere Chand Par
Barishe Imaan Me Yo'n Roz Nehlati Hai Maa

Apne Pahloo May Lita Kar Roz Tote Ki Taraha
Aek Barah Panch Chauda Hum Ko Ratwati Hai Maa

Pochhte Hai'n Qabr Ke Ander Wahi Munkir Nakeer
Goad Ke Pale Ko Jo Bachpan Me Sikhlati Hai Maa

Apni Ek Ungli Uthaakar Arshe Azam Ki Taraf
Aek Hai Allah Ye Bachche ko Batlati He Maa

Dil Pa Rakh Kar Haath Kahti Hai Yaha'n Par hai'n Ali(a.s)
Baad Me Asma-E-Masoomin (a.s.) Ratwati Hai Maa

Hujjatul Qayam Ka Naam Ate Hi Rakh Kar Sar Pa Hath
Apne Bachche Se Durood-E-Pak Padhwati He Maa

Choom Kar Chaukhat Aza Khane Ki Kah ke Ya Husain
Bargahe Ishq Ke Adaab Sikhlati Hai Maa

Jab Tabbrruk Ke Liye Ho Paye Na Kuchh Bhi Naseeb
Naam Par Shabbeer Ke Bachche Ko Bikwati Hai Maa

Umr Bhar Ghafil Na Hona Matame Shabbir Se
Raat Din Apne Amal Se Humko Samjhati Hai Maa

Daor Kar Bachche Lipat Jate Hai Us Rumal Se
Leke Majlis Se Tabbruk Ghar May Jab Ati Hai Maa

Jate-Jate Bhi Azadariye Shahe Karbala
Jo Mili Zainab Se Wo Meeraas De Jati Hai Maa

Sabse Pahle Jaan Dena Fatima Ke Lal Par
Raat Bhar Aon-O-Mohammad Ko Ye Samjhati Hai Maa

Fatima Ke Lal Par Qurban Karne Ke Liye
Baandh Kar Sar Se Kafan Bachcho Ko Le Ati He Maa

Ungliya'n Bachcho Ki Thame Apne Bhai Ke Huzoor
Bahre Qurbani Jigarparo Ko Le Aati Hai Maa

Dopahar Me Apna Jo Sab Kuchh Luta De Deen Par
Wo Bahadur Sher Dil Qaumo Ki Kahlati Hai Maa

Farz Jab Awaz Deta Hai To Aansu Ponchh Kar
Chore Kar Lashe Sar-e-Darbar Aa Jati Hai Maa

Zulm Ka Suraj Jalaye Jab Shariyat Ke Gulab
Saya Karne Deen Par Apni Rida Lati Hai Maa

Jab Rasan Basta Guzarti Hai Kisi Bazaar Se
Aek Awara Watan Beti Ko Yaad Ati Hai Maa

Apne Khutbo Se Jaga Kar Qaum Ka Murda Zameer
Maut Ban Kar Qatillo'n Ke Sar Pa Chha Jati Hai Maa

Ghurbate Sibte Payambar Jab Na Dekhi Ja Saki
Baandh Kar Sehra Jawa'n Bete Ko Le Ati Hai Maa

Khoon Me Doobe Hue Ate Hai Jab Sehre Ke Phool
Aek Ek Tukre Ko Apne Dil Se Liptati Hai Maa

Lashe Qasim Par Kaha Zinda Rahi To Aoungi
Ab To Sue Sham Dulhan Ko Liye Jati Hai Maa

Yaad Ata Hai Shab-E-Ashoor Ka Kariyal Jawa'n
Jab Kabhi Uljhi Hui Zulfo'n Ko Suljati Hai Maa

Dawrta Hai Baap Ran Ko Sun Ke Bete Ki Sada
Tham Kar Apna Kaleja Ghar Me Rah Jati Hai Maa

Kisne Tori Hai Dil-E-Quran-E-Natiq Me Sina
Zakhme Neza Dekh Kar Seene Pa Chillati Hai Maa

Lashe Akbar Par Jawani Padh Rahi Hai Marsiya
Shukr Ka Sajda Is Alam Me Bajaa Lati Hai Maa

Qaasid-e-Sughra Khara Hai Kuchh To Do Beta Jawab
Rakh Ke Munh Pa Munh Ali Akbar Ke Chillati Hai Maa

Allah-Allah Ittehaad-e-Sabre Laila Or Husain
Baap Ne Kheenchi Sina Seene Ko Sahlati Hai Maa

Saamne Ankho Ke Nikle Gar Jawa'n Bete Ka Dam
Zindagi Bhar Sar Ko Diwaro Se Takrati Hai Maa

Dil Se Jati Hi Nahi Hai Subhe Ashoora Ki Yaad
Jab Aza'n Sunti Hai, Haey Kahke Rah Jati Hai Maa

Masjido'n Me Nau Jawa'n Ate Hai Jab Sun Ke Azan
Unko Dene Ko Duaye'n Hath Phelati Hai Maa

Ye Bata Sakti Hai Bus Humko Rabab-E-Khastatan (s.a)
Kis Tarah Bin Doodh Ke Bachche Ko Bahlati Hai Maa

Bhej Kar Teero’n Me Bachche Ko Sukoon-e-Qalb Se
Phir Shahadat Ke Liye Daman Ko Phailati Hai Maa

Teer Kha kar Muskurata Hai Jo Ran Me Be Zuba’n
Marhaba Sad Marhaba Kahti Nazar Aati Hai Maa

Bekasi Aesi Ke Ghar Me Boond Bhar Pani Nahi
Aansuo’n Par Fateha Bachche Ki Dilwati Hai Maa

Qaid Khane Me Jo Mar Jaye Koi Bachchi Yateem
Bus Khuda Hi Janta Hai Kaise Dafnati Hai Maa

Uski Ghurbat Par Daro Diwar Bhi Rone Lage
Adh Jale Kurte Me Jab Beti Ko Dafnati Hai Maa

Qafla Chalne Ko Hai Tayyar Uttho Ghar Chalo
Qabr Se Lipti Hui Beti Ki Chillati Hai Maa

Ek Bachcha Karbala Me Ek Bachchi Sham Me
Gode Khali, Jhoola Khali, Le Ke Aa Jati Hai Maa

Haye Asghar! Haye Tashnalab Sakina! Ya Hussain!
Saamne Ata Hai Jab Paani To Chillati Hai Maa

Poonchti Hai Jab Mere Bhaiyya Ko Chor Ayi’n Kaha’n
Fatema Sugra Ko Khali Gode Dikhlati Hai Maa

Zindagi Bhar Dhoop Mei Baithi Rahi Umme Rabab
Dhoop Me Hi Aek Din Ro Ro Ke Mar Jati Hai Maa

Chain Se Sone Nahi Deti Kabhi Bachcho’n Ki Yaad
Letey Hi Kuch Khayal Aya To Uth Jati Hai Maa

Pee Ke Pani Phir Zara Leti Abhi Soyi Hi Thi
Kya Nazar Aya Ke Bistar Se Uchhal Jati Hai Maa

Din To Jaise Hi Basar Ho, Ho Hi Jata hai magar
Yaad Me Bachcho’n Ki Raat Aate Hi Kho Jati Hai Maa

Silsila Yaado’n Ka Akhir Aansuwo’n Ki Shakl Me
Itna Badhta Hai Ke Ik din Gharq Ho Jati Hai Maa

Maut Akhir Khatm Kar Deti Hai Yado’n Ka Safar
Qabr Me Lekar Ghamo’n Ki Bheer So Jati Hai Maa

Dekh Kar Phoolo’n Pa Shabnam Aesa Lagta Hai Hume
Aaj Bhi Asghar (a.s) Ke Gham me Ashk Barsati Hai Maa

Ghar Se Do Bete To Kufe Ko Gaye Baba Ke Sath
Aur Do Bachcho’n Ko Apne Karbala Lati Hai Maa

Poonchti Hai Jab Ruqaiyya Bhaiyo’n Ka Apne Haal
Kuchh Nahi Kahti Zaba’n Se Ashk Barsati Hai Maa

Saath Jo Baba Ke They Kuchh Bhi Nahi Unki Ki Khabar
Aur Do Bachcho Ke Apne Saath Sar Lati Hai Maa

Baap Se Bachche Bichhad Jaye Agar Pardes Me
Karbala Se Dhoondne Kufe Me Khud Aati Hai Maa

Haris-E-Mal’oon Ne Jab Qatl Bachcho’n Ko Kiya
Haye Maa Ki Ek Sada Sun Kar Tarap Jati Hai Maa

Dafn Do Kufe Me Hai’n, Do Karbala Me Be Kafan
Dono Hatho’n Se Pakad Kar Kokh Chillati Hai Maa

Char Bete Mar Gaye Shauhar Ka Saya Bhi Nahi
Dekh Kar Charo Taraf Banho’n Ko Phailati Hai Maa

Kal Jo Bachcho’n Se Bhara Tha Ho Gaya Khali Wo Ghar
Har Daro Diwar Se Mil Mil Ke Chillati Hai Maa

Jhilmila ke Bujh Hi Jata Hai Chirag-E-Intezaar
Hai’n Jaha’n Bachche Wahi Par Khud Chali Jati Hai Maa

Shimr Ke Khanjar Se Ya Sookhe Gale Se Poonchhiye
Maa Idhar Munh Se Nikalta Hai Udhar Ati Hai Maa

Karbala Me Ye Khayal Akhir Ghalat Sabit Huwa
Hum Samjhte They Ke Markar Kuchh Suku’n Pati Hai Maa

Aesa Lagta Hai Kisi Maqtal Me Ab Bhi Waqte Asr
Ek Burida Sar Se Pyasa Hu’n Sada Ati Hai Maa

Maut Ki Aagosh Me Bhi Kab Suku’n Pati Hai Maa
Jab Pareshani Me Ho Bachcha Tadap Jati Hai Maa

Jate Jate Phir Gale Bete Se Milne Ke Liye
Tod Kar Bande Kafan Baho’n Ko Phailati Hai Maa

Jisme Maa Soti Thi Us Hujre Ko Khali Dekh Kar
Jase Pyase Ko Samandar Aese Yaad Aati Hai Maa

Apne Gham Ko Bhool Kar Rote’n Hai Jo Shabbir (a.s) Ko
Unke Ashko’n Ke Liye Jannat Se Aa Jati Hai Maa

Jane Un Ashko’n Se Usko Kis Bala Ka Pyar Hai
Leke Ek Rumaal Har Majlis Me Aa Jati Hai Maa

Karbala Walo’n Ke Zakhmo Par Lagane ke Liye
Jitney Pakeeza Hai Aansu Sab Ko Le Jati Hai Maa

Goad Ka Pala Mera Teero Pa Hai Thahra Huwa
Ghar Se Ay Zainab Nikal Maqtal Me Chillati Hai Maa

Ran Se Jab Awaz Deta Hai Koi Tashna Dahan
Pakre Hatho’n Se Jigar Maqtal May Aa Jati Hai Maa

Maine Iske Waaste Peesee Hai Barso’n Chakkiya’n
Chor De Zalim Mere Bachche Ko Chillati Hai Maa

Kya Bigada Hai Mere Bachche Ne Aye Zalim Tera
Chalti Rahti Hai Chhuri Aur Takti Rah Jati Hai Maa

Sar Ko Naize Par Charha Deta Hai Jab Ahle Sitam
Jism Godi May Rakhe Maqtal May Rah Jati Hai Maa

Dekhte Hi Dekhte Hota hai Ek Taza Sitam
Dawrdte Hai’n Lash Par Ghore To Chillati Hai Maa

Wa Husaina Kahti Sar Ko Peetti Roti Hui
Betiyo’n ko deke laasha khud chali jati hai maa

Tazkira Jab Bhi Kahi’n Hota Hai Uske Lal Ka
Rone Walo’n Ko Dua’ayn Dene Aa Jati Hai Maa

Gar Sukoone Zindagi Ghir Jaye Fauje Zulm May
Baal Bikhraye Hue Maqtal Me Aa Jati Hai Maa

Deke Apne Lal Ko Karbobala Ki Goad Me
Goad Khali Phir Sue Jannat Chali Jati Hai Maa

Kal Jo Jangal Tha Hai Uski Khak ab Khake Shifa
Jhad Kar Baalo’n Se Yeah Taaseer De Jati Hai Maa

Hai Khuda Ko Ab Waha’n Ki Khak Par Sajda Qubool
Khoon Se Bete Ke Itna Pak Kar Jati Hai Maa

Jab Parinde Laut Kar Jate Hai Ghar Suraj Dhale
Karbala Me So Gaye Jo Unko Yaad Aati Hai Maa

Ghar Me Jab Koi Khushi Ho Roshni Ki Shakl Me
Dene Bachcho Ko Dua’ayn Ghar Me Aa Jati Hai Maa

Dil Machalta Hai Jo Unki Yaad Me Had Se Siwa
Jaise Bachche Ko Khilone Aese Yaad Aati Hai Maa

Zindagi Unki Bhatakti Rooh Ki Manind Hai
Unko Har Tasveer May Khud Apni Yaad Aati Hai Maa

Juz Gham-E-Shabbir Mumkin Hi Nahi’n Jiska Ilaaj
Apni Furqat Ka Ek Aesa Zakhm De Jati Hai Maa

Mere Shauhar Ke Gale May Resma’n Dali Gayi
Baad-E-Paighambar Hue Jo Zulm Ginwati Hai Maa

[Masnade Insaaf Par Hai Jalwagar Noor-E-Khuda
Ek Taraf Baithe Hue Hai’n Shafa-E-Rooz-E-Jaza
Ek Taraf Hai’n Saqi-E-Kausar Ali-e-Murtaza (a.s)
Muntazir Hai’n Sab Nabi Sunne Ko Rab Ka Faisla
Aadam-E-Awwal Se Ab Tak Jitne Bhi Paida Hue
Sab Khare Hai’n Hath Me Aamaal Naame Ko Liye

Hashr Ke Maida’n May Sab ke sab Hai Ghabraye Huwe
Gardane Neeche Kiye Mujrim Se Sharmaye Huwe
Hai Farishte Gardano’n Me Tauq Pahnaye Hue
Dhoop Ki Shiddat Se Hai’n Chehre Bhi Murjhaye Huwe
Aese Sannate Me Jibra’el Ki Gu’nji Sada
Aa Rahi Hai Ma’ngne Insaaf Rab Se Fatima

Pasliya’n Pakre Huwe Roze Hisab Aati Hai Maa
Aaj Mujhko Chahiye Insaaf Chillati Hai Maa

Ambiya Chillaye Sab Uththo Nazar Neechi Karo
Hashr ke Maidaan Me Shabbir Ki Aati Hai Maa

Ek Kurta Khu’n Bhara Aur Do Kate Bazoo Liye
Ashk Ankho’n Me Bhare Peshe Khuda Aati Hai Maa

Kya Bigara Tha Meri Aulad Ne, Parwardigar!
Arsh Ka Paya Pakar ke Khoob Chillati Hai Maa

Mera Darwaza Jalaya, Ho Gaya Mohsin Shaheed
Pasliya’n Tuti Hui Khaliq Ko Dikhlati Hai Maa

Yeh Mera Beta Hasan Jisko Diya Zahre Dagha
Kitne Hai Tukre Kaleje Ke Ye Ginwati Hai Maa

Maine Jiske Waaste Peesi Thi Barso’n Chakkiya’n
Tukre-Tukre Lash Us Bete Ki Dikhlati Hai Maa

Haye Ye Mohsin Hai Mera, Ye Hasan Hai, Ye Husain
Arsh Hil Jata Hai Jab Lasho’n Ko Dikhlati Hai Maa

Mere Bete Ka Gala Kata Meri Aagosh May
Khoon Ke Dhabbe Rida Pa Apni Dikhlati Hai Maa

Haye Is Nazuk Badan Pa Ghore Dauraye Gaye
Aek Ik Tukra Utha Ke Dil Se Liptati Hai Maa

Ye Mere Aun-o-Mohammad Haider-o-Jafar Ki Yaad
Kis Tarah Murjhaye Hai Ye Phool Dikhlati Hai Maa

Mere Qasim Ke Badan Ke Tukre Tukre Kar Diye
Khoon Me Doobe Huwe Sehre Ko Dikhlati Hai Maa

Ye Mere Ghazi Sakina Ka Chacha Zainab (s.a) Ki Aas
Kis Tarah Kaate Hai Iske Haath Dikhlati Hai Maa

Dekh Kar Asghar Ka Laasha Ek Qayamat Aa Gayi
Teen Phal Ka Teer jab Garden Me Dikhlati Hai Maa

Dekh Ye Doobi Hui Khoo'n Me Bahattar Mayyatai'n
Karbala Ki Khoo'n Bhari Tasveer Dikhlati Hai Maa

Thoda Sa Pani Pila De Mere Bete Ko Koi
Dekh Kar Sookhe Huwe Lab Ab Bhi Chillati Hai Maa

Haye Wo Jalte Huwe Khaime Me Ghash Abid Mera
Kaise Layi Thi Meri Zainab Ye Batlati Hai Maa

Ye Mera Sajjad Bimaro Za'efo Na Tawa'n
Peeth Par Uske Nisha'n Durro'n Ke Dikhlati Hai Maa

Jane Kitni Door Is Mazloom Ko Khincha Gaya
Pao'n Me Kuchh Khaar Aur Kuchh Chhale Dikhlati Hai Maa

Mare Galo Par Tamache Kano'n Se Gauhar Chinne
Neele Neele Gaal Ek Bachchi Ke Dikhlati Hai Maa

Betiyo'n Ko Meri Sar Nange Phiraya Dar BaDar
Baazwo'n Pa Rassiyo'n Ke neel Dikhlati Hai Maa

Baqiro Jafar Imam-E-Moosi Al Kazim Raza
Daasta'n Har ek Ki Mahshar Me Dohrati Hai Maa

Ye Taqi Hai, Ye Naqi, Ye Laal Mera Askari
Saamra Me Kya Sitam Dhaya Ye Batlati Hai Maa

Ye Mera Mahdi Jo Sari Zindagi Rota Raha
Uske Galo'n Par Nisha'n Ashko Ke Dikhlati Hai Maa

Haye Wo Shame Ghariba'n Phool Sa Nazuk Badan
Ghore Se Kuchli Hui Laasho'n Ko Dikhlati Hai Maa

Saamne Aate Hai'n Jab Shimro Yazido Hurmala
Dekh Kar Un Teeno Shaitano Ko Chillati Hai Maa

Hai'n Yahi Zalim Ujara Hai Jinhone Mera Ghar
Maar Kar Ek Cheekh Bas Behosh Ho Jati Hai Maa

Al Ghayaso Al Ama'no Al Hafizo Al Madad
Sun Ke Bachcho'n Ki Sadaye'n Hosh Me Ati Hai Maa

Daal Do Dozakh Me Jitney Hai Aduuway Fatima (s.a)
Faisla Allah Ka Sunkar Suku'n Pati Hai Maa

Jitne Bhi Qatil Mile Qabeel Se Is Roz Tak
Aag Ke Sholo'n Me Har Zalim Ko Jalwati Hai Maa

Baith Jati Hai Dare Jannat Pa Khud Zainab (s.a) Ke Sath
Khuld Me Pahle Azadaro'n Ko Bhijwati Hai Maa

Daa'khile Firdaus Ho Jata Hai Jab Ek Ek Shia
Shukriya Karke Ada Rab Ka Suku'n Pati Hai Maa

Aese Aese Imteha'n Khud Mushkile Bhi Cheekh Uthay'n
Muskura Kar In Marahil Se Guzar Jati Hai Maa

Imtehaan'n Aese Ke Aajaye Paseena Maut Ko
Shukr Ka Sajda Sar-E-Maqtal Baja Lati Hai Maa

Thaam Kar Bachcho'n Ki Ungli Qatl Gahe Ishq Me
Maut Se Bhi Do Qadam Aage Chali Jati Hai Maa

Jab Kisi Bachche Ka Dahshatgardo'n Me Aa Jaye Naam
Sharm Ke Mare Zami'n Me Khud Hi Gar Jati Hai Maa

Poochta Hai Beta Kab Parde Se Ayega Imam
Jab Khuda Chahega Tab Ayega Batlati Hai Maa

Jitna Sari Umr Me Dete Hai Hum Usse Siwa
Khud Hamari Zindagi Ka Sadqa De Jati Hai Maa

Soormao'n Ke Qadam Bhi Dagmate Hai'n Jaha'n
Sabr Ke Parcham Ko Is Manzil Pa Lehrati Hai Maa

Ek Yatimo Be Nawa Ko Jur'rato Himmat Ke Saath
Qatilo'n Ki Bheer Se Zinda Bachcha Lati Hai Maa

Fatha Ka Aelaan Karne Qatilo'n Ke Shahr Me
Chhor Kar Bachcho'n Ki Laashe Khud Chali Aati Hai Maa

Thaam Kar Bete Ki Ungli Azmo Isteqlaal Se
Baap Ke Naqshe Qadam Se Aage Le Jati Hai Maa

Ghair Mulki Hokey Bhi Bharat Ki Izzat Ke Liye
Goad Me Rakhkhe Huwe Mansab Ko Thukrati Hai Maa

Aankh Jab Khulti Hai To Mahsoos Hota Hai ‘Raza’
De Ke Jannat Ki Sanad Ashko Ko Le Jati Hai Maa

बिस्मिल्लाहिर-रहमानिर-रहीम

लेखक

क़ाज़ी नौशे रज़ा (रज़ा सिरसवी)

पुत्र जनाब क़ाज़ी रईसुल हसन

मोहल्ला चौधरियान, क़स्बा सिरसी सादात, ज़िला मुरादाबाद, उत्तर प्रदेश

हिन्दी रूप

सय्यद अली कौसर जाफ़री

पुत्र जनाब सय्यद इश्तियाक़ हुसैन जाफ़री

प्रकाशक

नूरे हिदायत फ़ाउण्डेशन

इमामबाड़ा गुफ़रानमआब, मौलाना कल्बे हुसैन रोड, चौक, लखनऊ-3

फ़ोनः 0522-2252230

मूल्यः 100

उन तमाम माओं की ख़िदमत में
जिनका दुनिया में कोई सहारा नहीं है।

‘नूर’ की अपनी बात

नूरे हिदायत फाउण्डेशन अपने प्रकाशन उठान (उड़ान) में यह छब्बीसवीं (26) कड़ी ‘माँ’ पेश करने का शगुन कर रहा है।

इस सुन्दर मनमोही महान कविता के महान कलाकार ‘रज़ा’ सिरसवी साहब के परिचय की ज़रूरत नहीं है। यह कविता इस से पहले कई बार छप कर हर आम ख़ास से प्यार और सराहना पा चुकी है। अब कुछ नये शेरों के साथ एक जग की माँग पर फिर पेश है।

आशा है हमारे योग्य पाठक इस महान अछूती शायरी को खुले मन से हाथों हाथ लेंगे और शायर के कमाल को दुआओं से और हमें दुआओं के साथ अपने सुझावों से निराश न करेंगे।

सै० मुस्तफ़ा हुसैन नक़वी ‘असीफ़’ जायसी
प्रभारी
नूरे हिदायत फाउण्डेशन
लखनऊ

दया की अवतार माँ के नाम

मु० र० आबिद

मेरे जानने और मानने की हदों में जनाब ‘रज़ा’ सिरसवी वह इकलौते शायर हैं जिनकी गर्व और गरिमा भरी पहचान सीधे ‘माँ’ से हुई है। प्रकृति की महान कलाकृति माँ पर महाकाव्य से न तो उन्हें, न माँ को किसी परिचय की ज़रूरत है कि मुझ जैसे कमदृष्टि अज्ञानी की नीरस लेखनी की ज़रूरत हो। फिर भी कुछ है कि न चाहते हुए भी आपकी पारखी दृष्टि पर बेकार बोझ बनने को बेबस हूँ। क्षमा चाहता हूँ।

माँ जब अपने भरपूर ‘यौवन’, वैभव और तेजा में (पूर्णमासी के चाँद समान) होती है, तो उसकी ठण्डी-ठण्डी चाँदनी की चमकती छटाओं की छाँव में हम संसार की सर्दी गर्मी से बचे तो रहते हैं, पर उसके व्यक्तव (ममता) की झलक भी महसूस कर पाने को हमारी ज्ञानेन्द्रियाँ और बोध कब ठिकाने होते हैं, हमारी समझ घुटनियों भी कहाँ चल पाती है (यह तो बाद में दूसरों की ममता होती है जिसके दर्शन हमारे एहसास को झिंझोड़ते हैं, वह भी यदि हम कुछ समझ पायें तो...) अपने बोध की इसी बेबसी से हमें भगवान ही याद आता है कि बस.... बस यही कह पाते हैं (वह भी कुरआन पाक से कुछ सीख लेकर):-

‘पालने वाले! उन पर ऐसी दया कर जैसे उन्होंने मुझे बचपन में पाला है।’

वास्तव में, ‘जैसे पाला’ को वही एक अकेला पालनहार देख समझ सकता है। यह तो हमारे बोध की सबसे बड़ी बेबसी होती है कि तब चकर-मकर करती हमारी आँखें तो होती हैं बल्कि पाँचों ज्ञानेन्द्रियों का पूरा कमर कसा दलबल हमारी सेवा को होता है फिर भी हम देख कब पाते हैं,

समझ पाने की बात तो दूर रही। हो सकता है हमारी इस दयानीय दशा (दुर्दशा) के पीछे उसी का कोई दर्शन (सोच) हो!! माँ की महानता, महत्व और प्रताप के आगे हमारा बोध अपना सर क्यों उठाने पाये। कहीं हमारे अन्दर समय पर कृतज्ञता और धन्यभाव जग न पाने की हमारे सजग अन्तःकरण की कसक माँ के सामने हल्के से भी आँख उठाने के भारी अनादर पर लगाम लगाए रहें फिर यही बात हमारे अन्दर यह शिष्टभाव जगाए कि कहीं मामता के (तत्काल की 'अन्देखे सत्कारी चहीते) चमत्कारों को कुछ भी समझ सकें। यह कुछ भी हम ऐसे मंदबुद्धि (कहते हैं अभी तक हम 10% ही बुद्धि का इस्तेमाल कर पाये हैं) के लिए बहुत कुछ है, क्योंकि हम ममता की इस देवी को क्या समझ सकते हैं! फिर हम ममता के सिरजनहार अपने सच्चे पालनहार का ज्ञान क्या पा सकते हैं?

माँ के ललित कलाकार हमारे विद्वान कवि को भी शायद इसका एहसास है, तभी तो इस लोकप्रिय महान काव्य के कई एडिशन छपने के बाद भी उसमें शेर बढ़ाते जा रहे हैं यानी कविता अभी 'रचनाधीन' है। सच है, दया की अवतार करूणाधार माँ के अनन्त आयामों को घेरना हमारे सीमाबद्धता के सिमटे काव्य के बस में कहाँ!!

इस सराहनीय मोहनी उत्कृष्ट भावप्रधान कविता पर कुछ विचार रखने की मुझमें न तो योग्यता है न साहस (दुस्साहस)। काव्य की लोकप्रियता का नित बढ़ता हुआ ग्राफ़ ही इसे श्रद्धासुमन प्रस्तुत करने को काफ़ी है। बस एक बात कहता चलूँ। हमारी जब़ान का यह प्यारा (एक व्यन्जन एक स्वर का अनमोल मूल) शब्द जितना प्राकृतिक है उतना न कोई और शब्द है न किसी दूसरी भाषा का कोई भी शब्द क्योंकि हम सब की बोली इसी शब्द से फूटती है। हमें क्षमा करेंगे अरबी के विस्तार और सर्वागीणता के गीत गाने वाले उलमा, यूनानी भाषा को पेचीलेपन पर मदांघ सोफिस्ताई (Sophisticates), फ़ारसी ज़बान

की पारसी (पहलवी) मिष्ठान के रसिक 'आग़ा' साहब, संस्कृत की ब्रम्हवाणी के संज्ञनी सर्वश्री और आधुनिक काल की अंग्रेज़ी की सटीकता पर सर धुनने वाले हैट्स डाऊन मिस्टर (जो अब साहब बहादुर नहीं रहे, न ही 'सर' रहे क्योंकि 'सर' थोपने वाले सारे 'सर' हमारे यहाँ से सरसरा गये), उम्म (अरबी), मीटर (यूनानी), मादर (फ़ारसी), मात्रम् (संस्कृत), मडर/Modor (पुरानी अंग्रेज़ी) और मदर/Mother (नई अंग्रेज़ी) में वह बात कहाँ। इसी लिए माँ पर कुछ कहने का पूरा-पूरा हक़ प्राकृतिक रूप से उसी ज़बान बोली के शायर को जाता है जिस बोली ने यह प्यारा; न्यारा, प्यार भरा प्राकृतिक शब्द संसार को प्रदान किया है। फिर शायर भी वह जो कुल से 'क़ाज़ी' (न्यायधीश) हो, जन्म से 'नोशे' (दूल्हा - वह माँ ही होती है जो अपने हर बच्चे को दूल्हा मियाँ ही देखना चाहती है) और 'रज़ा' (भगवान की चाह) हों (यह काव्य अपने ढंग और विषय में पूरी तरह ईश्वर चहीता है)।

वह हज़ारों लाखों बधाइयों के पात्र हैं कि इस अछूते, प्राकृतिक विषय को चुना। उनकी इस पुण्याधार कल्पना को कोटि-कोटि नमन...

वैसे मैं मानता हूँ कि 'रज़ा' की इस मोहन, मर्मज्ञ, सरस, भाव विभोर महान काव्य पर कोई भी आँखें मूँदे या होंठ सिये न रहेगा। बस यह ध्यान रहे हमारा महान कवि वह है जो दूसरों के शेरों को असामान्य रूप से खुले मन से ऊँचे स्वर से सराहता और उठाता है (बल्कि नारे लगाता है)।

फिर इस सराहना के पहले और बाद में और इसके परदे में ममता के उस सिरजनहार और हमारे सच्चे पालनहार की सारी सराहना आराधना संस्तुति है जिसने ममता के रूप में हमें अपना इतना खुला अचूक करूणामय दर्शन दिया (जिससे बढ़कर सत्यदर्शी प्राकृतिक वस्तु की कल्पना हम कर नहीं सकते) और शायर को 'माँ' काव्य करने का वरदान!

बिस्मिल्लाहिर-रहमानिर-रहीम

माँ

मौत की आग़ोश में जब थक के सो जाती हैं माँ।
तब कहीं जाकर 'रज़ा' थोड़ा सुकूँ पाती है माँ।।
फ़िक्र में बच्चों की कुछ इस तरह घुल जाती है माँ।
नौजवाँ होते हुए बूढ़ी नज़र आती है माँ।।
रूह के रिश्तों की यह गहराईयाँ तो देखिये।
चोट लगती है हमारे और चिल्लाती है माँ।।
भूखा सोने ही नहीं देती यतीमों को कभी।
जाने किस-किस से कहाँ से माँग कर लाती है माँ।।
ज़िन्दगी की सिसकियाँ सुन कर, हवस के शहर से।
भूखे बच्चों की ग़िज़ा, अपना कफ़न लाती है माँ।।
हड्डियों का रस पिलाकर अपने दिल के चैन को।
कितनी ही रातों में ख़ाली पेट सो जाती है माँ।
ओढ़ती है हसरतों का खुद तो बोसीदा कफ़न।
चाहतों का पैरहन बच्चे को पहनाती है माँ।।
दश्ते गुर्बत में तयम्मुम करके ख़ाके सब्र पर।
ज़िन्दगी की लाश को ज़ख़्मों से कफ़नाती है माँ।
भूख से मजबूर होकर मेहमाँ के सामने।
माँगते हैं बच्चे जब रोटी तो शरमाती है माँ।।
जब खिलौने को मचलता है कोई गुर्बत का फूल।
आँसुओं के साज़ पर बच्चे को बहलाती है माँ।।

मार देती है तमांचा गर कभी जज़्बात में।
चूमती है लब कभी गालों को सहलाती है माँ।।
मुफ़लिसी बच्चे की ज़िद पर जब उठा लेती है हाथ।
जैसे मुजरिम हो कोई इस तरह पछताती है माँ।।
कह तो देती है: यहाँ से दूर हो जा मर कहीं।
दोपहर के बाद दरवाज़े पा आ जाती है माँ।।
ग़मज़दा बच्चा नज़र आया तो खुद ही दौड़ कर।
डाल कर बाँहें गले में घर में ले आती है माँ।।
भेजती है घर से जब स्कूल पहनाकर ड्रेस।
अपने ही बचपन की कुछ यादों में खो जाती है माँ।
आँसुओं की शक्ल में जलते हैं यादों के चिराग़।
एक माँ को आज खुद अपनी ही याद आती है माँ।।
खेत पर बेटे को रोटी देने, घर से नंगे पाँव।
टेढ़े मेढ़े रास्तों पर चल के खुद आती है माँ।।
छोड़कर हल बैल, धो के हाथ, छू के माँ के पैर।
रोटी जब खाता है बेटा, पंखा लहराती है माँ।।
शाम को बैल आएंगे भूखे तो उनके वास्ते।
सर पे रक्खे चारे की गठरी पलट आती है माँ।।
करके सानी और जला के घर में मिट्टी का दिया।
सामने हुक़्क़ा रखे बैठी नज़र आती है माँ।।
ख़ुद बख़ुद रोते हुए बच्चे को आ जाता है प्यार।
किस हसीं अन्दाज़ से बच्चे को धमकाती है माँ।।
दिल के सारे ज़ख़्म भर जाते हैं जब तन्हाई में।
उंगलियाँ बालों में करके सर को सहलाती है माँ।।

कर दिया मुश्किल से मुश्किल मरहला लम्हों में हल।
ज़िन्दगी की गुत्थियाँ कुछ ऐसे सुलझाती है माँ।।
जिनको फ़ुरसत ही नहीं उनकी ख़ुशी के वास्ते।
ज़िन्दगी में जाने कितनी बार मर जाती हैं माँ।।
नौ महीने पेट में रख कर पिला के ख़ूने दिल।
एक वजूदे मोतबर दुनिया को दे जाती है माँ।।
ऑपरेशन से वो दे के अपने बच्चे को हयात।
ज़िन्दगी भर के लिए बीमार हो जाती है माँ।।
क्या उतारेगा कोई बदला तेरे एहसान का।
पेट बच्चे के लिए ख़ुद अपना चिरवाती है माँ।।
दे के घुट्टी में मये हुब्बे अली[अ०] इश्क़े हुसैन[अ०]।
हर ज़माने के लिए मुख़तार दे जाती है माँ।।
मारता है सर पे जो जूता यज़ीदे वक़्त के।
मुन्तज़र जैसा मुजाहिद हम को दे जाती है माँ।।
माँगती ही कुछ नहीं अपने लिए अल्लाह से।
अपने बच्चों के लिए हाथों को फैलाती है माँ।।
दे के एक बीमार बच्चे को दवाएं और दुआ।
पाँयती ही रख के सर पैरों पा सो जाती है माँ।।
बर्फ़ जैसी सर्द रातों में कभी यूँ भी हुआ।
बच्चा है सीने पे ख़ुद गीले में सो जाती है माँ।।
मेरे बच्चे की किसी सूरत बचा ले ज़िन्दगी।
डाक्टर से कह के ये पैरों पा गिर जाती है माँ।।
ज़िन्दगी बच्चे की ऐ मौला हवाले है तेरे।
चूम कर चौखट अज़ाख़ाने की चिल्लाती है माँ।।

सदक़ए शब्बीर में बच्चा जो पाता है शिफ़ा।
दे के नज़्रे पन्जतन बच्चों में बटवाती है माँ।।
होने ही देती नहीं औलाद को एहसासे ग़म।
हंसते-हंसते एक-एक आँसू को पी जाती है माँ।।
उसको एक मख़सूस इल्मे ग़ैब देता है ख़ुदा।
देख कर बच्चे का चेहरा सब समझ जाती है माँ।।
बुझने देती ही नहीं है आरज़ुओं के चिराग़।
शमा की मानिन्द ख़ुद जल-जल के मर जाती है माँ।।
ऐसे-ऐसे इम्तहाँ ख़ुद मौत चीख़ उठ्ठे जहाँ।
मुसकुराकर ऐसी मंज़िल से गुज़र जाती है माँ।।
बेबसी शौहर की, बच्चों की ज़िदें, रस्मो रिवाज।
ज़िन्दगी के कितने तूफ़ानों से टकराती है माँ।।
एक तरफ़ शौहर की ग़ुरबत, एक तरफ़ बच्चों की ज़िद।
ले के एक तूफ़ान मेले से गुज़र जाती है माँ।।
दिल पकड़ लेती है, बच्चे और खिलौने देखकर।
बाद शादी के जो बेचारी न बन पाती है माँ।।
अपनी महबूबा की ख़ातिर जो निकाले माँ का दिल।
उसके हक़ में भी दुआए ख़ैर फ़रमाती है माँ।।
खा के ठोकर जब गिरा आई उसी दिल से सदा।
तुझको सीने से लगाने के लिए आती है माँ।।
अपना ही साया सिमट जाता है जब वक़्ते ज़वाल।
अब्रे रहमत बन के मेरे सर छा जाती है माँ।।
उम्र भर रोते हैं वो माँ की ज़ियारत के लिए।
जिनके आते ही जहाँ में ख़ुद चली जाती है माँ।।

ज़िन्दगी उनकी भटकती रूह की मानिन्द है।
उनको हर आँसू के क़तरे में नज़र आती है माँ।।
उम्र भर उनको सुकूने दिल कहीं मिलता नहीं।
देखकर औरों की माँएं उनको याद आती है माँ।।
बैठता हूँ रख के सर घुटनों में जब भी मैं उदास।
सर पे ममता का किये साया नज़र आती है माँ।।
भीगी आँखों से पढ़ो तो दिल को आता है सुकूँ।
क्या अजब ममता की इक तारीख़ दे जाती है माँ।।
हंसता ही रहता है बच्चों का गुलिस्ताने मुराद।
नेमतों के फूल हर मौसम को दे जाती है माँ।।
गर्मी और सर्दी से बच्चों को बचाने के लिए।
चाँद बनती है कभी ख़ुर्शीद बन जाती है माँ।।
ख़ाली रहता ही नहीं बच्चों का दामाने मुराद।
जितनी आ जाएं दुआएं उतनी भर जाती है माँ।।
ज़िन्दगी का लम्हा-लम्हा जिसमें आता है नज़र।
अपनी कुरबानी का वो आईना दे जाती है माँ।।
जो ज़बाँ पर भी न आए दिल में घुटकर रह गए।
ऐसे कुछ अरमान अपने साथ ले जाती है माँ।।
ज़िन्दगी भर बीनती है ख़ार राहे ज़ीस्त से।
जो न मुरझाएं कभी वह फूल दे जाती है माँ।।
आबरू के साथ कैसे पाले जाते हैं यतीम।
खुद ग़रज़ वहशी अमीरों को यह बतलाती है माँ।।
जब कोई तक़रीब घर में होती है माँ के बग़ैर।
आँसुओं की पालकी में बैठ कर आती है माँ।।

ख़ानदानी अज़मतों का जिनसे होता ज़हूर।
ज़िन्दगी के वह अज़ीम आदाब सिखलाती है माँ।।
जो बिना नब्ज़ें छुए दिल का बता देती है हाल।
वो तबीबो आलिमो आरिफ़ नज़र आती है माँ।।
ख़ून से अपने मुनव्वर करके राहे इनक़ेलाब।
जुल्मतों में नूर की तनवीर फैलाती है माँ।।
सफ़हए हस्ती पा लिखती है उसूले ज़िन्दगी।
मकतबे ख़ैरुल बशर तब ही तो कहलाती है माँ।।
वाजेबुत ताज़ीम है बादे अइम्मा और रसूल[स०]।
अज़मतो में सानिये कुरआन कहलाती है माँ।।
अपने पाकीज़ा लहू से गुस्ल देके क़ल्ब को।
धड़कनों पर कलम-ए-तौहीद लिख जाती है माँ।।
हर इबादत हर मोहब्बत में छिपी है इक ग़रज़।
बे ग़रज़ बे लौस हर ख़िदमत बजा लाती है माँ।।
इन्क़लाबे वक़्त की रग-रग में भर के ख़ूने दिल।
एक ज़िन्दा क़ौम की तारीख़ बन जाती है माँ।।
अब कभी तारीख़ उसको भूल सकती ही नहीं।
सुरख़ी-ए-अफ़सान-ए-ईसार बन जाती है माँ।।
गुलशने हस्ती में जाने रोज़ कितनी मरतबा।
फूल की मानिन्द खिलती और मुरझाती है माँ।।
गोद के पालों को अपने सरहदों पर भेज कर।
ज़िन्दगी अपनी वतन के नाम कर जाती है माँ।।
भूल जाते हैं शहीदों को जो यह कुरसी नशीं।
एक दिन फुटपाथ पे फ़ाक़ों से मर जाती है माँ।।

या कभी सरकार करती है शहीदों पर करम।
क़ीमत अपने लाल की इक तमग़ा पा जाती है माँ।।
आती है लब्बैक की बाबे इजाबत से सदा।
जब दुआ के वास्ते हाथ अपने फैलाती है माँ।।
हर तरफ़ ख़तरा ही ख़तरा हो तो अपने लाल को।
रख के इक सन्दूक़ में दरिया को सौंप आती है माँ।।
भूख जब बच्चों की आँखों से उड़ा देती है नींद।
रात भर क़िस्से कहानी कह के बहलाती है माँ।।
ऐसा भी होता है बच्चा बोझ लगता है उसे।
मग़रिबी फ़ैशन के जब साँचे में ढल जाती है माँ।।
बच्चा आया को दिया और ख़ुद क्लब को चल पड़ी।
हो गया बेटा जब आवारा तो पछताती है माँ।।
नौकरों की गोदियों में परवरिश जिनकी हुई।
ऐसे बच्चों की मोहब्बत को तरस जाती है माँ।।
दूसरी माँओं के बेटे क़त्ल हों तो ग़म नहीं।
अपना बेटा जेल भी जाए तो चिल्लाती है माँ।।
अपने बेटे को जो देती है फ़सादी तरबियत।
दामने तारीख़ पर वो दाग़ बन जाती है माँ।।
ऊँट पर बैठी हुई बच्चों का पीती है लहू।
हमको इक तारीख़ में ऐसी नज़र आती है माँ।।
नफ़्स पर शैतान ग़ालिब हो तो हक़ को छोड़कर।
भाई से भाई को लड़वा कर सुकूँ पाती है माँ।।
हालाँकि अपना कोई बच्चा टेरेसा का न था।
वो अमल उसने किया लाखों की कहलाती है माँ।।

हो गया मशहूर उसका नाम ही आख़िर मदर।
ख़िदमतें कर के ज़माने भर की बन जाती है माँ।।
कम से कम फ़ाक़ों से तो मिल जाए बच्चे को निजात।
जाके ख़ुद बाज़ार में बच्चे को बेच आती है माँ।।
क़ातिले इंसानियत शिम्रो यज़ीदो हुरमला।
पैदा करके ऐसे शैतानों को पछताती है माँ।।
पहला दहशतगर्द हो क़ाबील, या इस दौर के।
नाम सुन के ऐसे बदबख़्तों के शरमाती है माँ।।
जिसके टुकड़ों पर पले अहले मदीना मुद्दतों।
उसकी बेटी को हर एक फ़ाक़े पा याद आती है माँ।।
मरतबा माँ का है क्या पेशे ख़ुदा सब देख लें।
इसलिए फ़िरदौस से पोशाक मंगवाती है माँ।।
खाके ठोकर जब कभी आग़ोश का पाला गिरा।
या अली मौला मदद कहती हुई आती है माँ।।
जाने कैसा रब्त है माँ और अली के दरमियाँ।
या अली बच्चा पुकारे और आ जाती है माँ।।
दर नया दीवार में बनता है इस्तक़बाल को।
ख़ान-ए-काबा के जब नज़दीक आ जाती है माँ।।
हाले दिल जाकर सुना देता है मासूमा को वो।
जब किसी बच्चे को अपनी क़ुम में याद आती है माँ।।
जब लिपट के रौज़े की जाली से रोता है कोई।
ऐसा लगता है कि जैसे सर को सहलाती है माँ।।
ज़िन्दगानी के सफ़र में गर्दिशों की धूप में।
जब कोई साया नहीं मिलता तो याद आती है माँ।।

जब परेशानी में घिर जाते हैं हम परदेस में।
याद आता है ख़ुदा या याद बस आती है माँ।।
सब की नज़रें जेब पर हैं, इक नज़र है पेट पर।
देखकर सूरत को हाले दिल समझ जाती है माँ।।
बाप और बच्चों में हो जाता है जब भी इख़्तिलाफ़।
किस तरफ़ जाए अजब उलझन में पड़ जाती है माँ।।
घर के आँगन में जो हो जाती हैं दीवारें खड़ी।
कितने ही हिस्सों में सद अफ़सोस बट जाती है माँ।।
जिनको पाला था पराए घर पका कर रोटियाँ
उफ़! उन्हीं बच्चों पा इक दिन बोझ बन जाती है माँ।।
डिग्रियाँ दिलवाई जिनको अपने अरमाँ बेचकर।
अब उन्ही की बीबियों की झिड़कियाँ खाती है माँ।।
जब सुनाई देता है ऊँचा, नज़र आता है कम।
यासो हसरत की अजब तसवीर बन जाती है माँ।।
सब को देती है सुकूँ और ख़ुद ग़मों की धूप में।
रफ़्ता-रफ़्ता बर्फ़ की सूरत पिघल जाती है माँ।।
कर ही देता है बुढ़ापा घर के कोने में असीर।
क़ैद में तन्हाई की आख़िर गुज़र जाती है माँ।।
ज़िन्दगी में क़द्र जो माँ-बाप की करते नहीं।
उम्र भर ऐसे ख़ताकारों को तड़पाती है माँ।।
चाहे हम ख़ुशियों में माँ को भूल जाएं दोस्तों।
जब मुसीबत सर पे पड़ती है तो याद आती है माँ।।
घेर ले चारों तरफ़ से जब मसाएब का हुजूम।
बाप के होते हुए भी हमको याद आती है माँ।।

जब भी आता है कोई दरपेश मुश्किल मरहला।
उसके हल के वास्ते बेटी को याद आती है माँ।।
मुल्क के दुश्मन सियासी भेड़िये फ़िरक़ापरस्त।
जब किसी रैली में आते हैं तो घबराती है माँ।।
शहर में बलवाई कर देते हैं जब बरपा फ़साद।
जब तलक बच्चा न घर आ जाए थर्राती है माँ।।
हल्क़ में अटका निवाला, आ गई बेटे की याद।
छोड़कर खाना अचानक भूखी उठ जाती है माँ।।
बहता है सड़कों के ऊपर बेगुनाहों का लहू।
गोलियों की सुनके आवाज़ें लरज़ जाती है माँ।।
आख़रश मजबूर हो के कर्फ़्यु को तोड़कर।
ज़ख़्मियों में ढूँढने बेटे को आ जाती है माँ।।
खाके गोली मर गया बेटा तो फिर सरकार से।
ज़िन्दगी भर का सिला एक चेक में पाती है माँ।।
याद आ जाते हैं बच्चे आग में जलते हुए।
जब कोई गुजरात कहता है तड़प जाती है माँ।।
क़ातिलों के हक़ में जब करता है मुन्सिफ़ फ़ैसला।
देख कर सुए फ़लक हसरत से रह जाती है माँ।।
तोड़कर मज़हब की दीवारों को मिलती है गले।
हाले ग़म अपना किसी माँ से जो दोहराती है माँ।।
एक-एक हमले से बच्चे को बचाने के लिए।
ढाल बनती है कभी तलवार बन जाती है माँ।।
सामने बच्चों के ख़ुश रहती है हर एक हाल में।
रात को छुप-छुप के लेकिन अश्क बरसाती है माँ।।

पहले बच्चों को खिलाती है सुकूनो चैन से।
बाद में जो कुछ बचे वो शौक़ से खाती है माँ।।
बातें करती है जो बच्चों को लिटाकर गोद में।
फूल से झड़ते हैं मुँह से ऐसे तुतलाती है माँ।।
झाँकता है होके ख़ुश बच्चा इधर गाहे उधर।
ओट में कूले की जब "ता" कहके छुप जाती है माँ।।
ज़लज़ला तबदील कर दे घर जो क़ब्रिस्तान में।
जान बच्चे की बचाकर ख़ुद चली जाती है माँ।।
ज़ख़्मी उंगली से पिलाकर बच्चे को अपना लहू।
ज़िन्दा रह जाता है बच्चा और मर जाती है माँ।।
फ़िक्र के शमशान में आख़िर चिताओं की तरह।
जैसे सूखी लकड़ियाँ इस तरह जल जाती है माँ।।
जाने अनजाने में हो जाए जो बच्चे से क़ुसूर।
एक अनजानी सज़ा के डर से थर्राती है माँ।।
कब ज़रूरत हो मेरे बच्चे को इतना सोच कर।
जागती रहती है ममता और सो जाती है माँ।।
जब खिलौने को मचलता है कोई ग़ुरबत का फूल।
आँसुओं के साज़ पर बच्चे को बहलाती है माँ।।
अपने सीने पर रखे है काएनाते ज़िन्दगी।
यह ज़मीं इस वास्ते ऐ दोस्त कहलाती है माँ।।
आबरू वहशी दरिन्दों से बचाने के लिए।
ज़ह्र बच्चों को खिलाके ख़ुद भी मर जाती है माँ।।
जब दया की भीक की उम्मीद भी जाती रहे।
अपने शौहर की चिता के साथ जल जाती है माँ।।

जुज़ ख़ुदा इस दर्द को कोई समझ सकता नहीं।
किस लिए आख़िर पति की भेंट चढ़ जाती है माँ।।
फ़लसफ़ी हैरान रह जाते है दानिश्वर ख़मोश।
ऐसी-ऐसी गुत्थियाँ लम्हों में सुलझाती है माँ।।
सुबह दरज़ी लाएगा कपड़े तुम्हारे वास्ते।
ईद की शब बच्चों को यह कह के बहलाती है माँ।।
बादे ग़ुरबत ज़िन्दगी में ऐशो इशरत जब मिले।
भूख के मारे हुए बच्चों को याद आती है माँ।।
कोई उस बच्चे से पूछे क्या है शादी का मज़ा।
बियाह की तारीख़ रख के जिस की मर जाती है माँ।।
घर से जब परदेस को जाता है गोदी का पला।
हाथ में क़ुरआँ लिए आँगन में आ जाती है माँ।।
देके बच्चे को ज़मानत में रज़ा-ए-पाक की।
पीछे-पीछे सर झुकाए दूर तक आती है माँ।।
काँपती आवाज़ से कहती है, बेटा! अलविदा।
सामना जब तक रहे हाथों को लहराती है माँ।।
रिसने लगता है पुराने ज़ख़्म से ताज़ा लहू।
हसरतो माज़ी की इक तसवीर बन जाती है माँ।।
दूर हो जाता है जब आँखों से यह नूरे नज़र।
दिल को हाथों से संभाले घर में आ जाती है माँ।।
दूसरे ही रोज़ से रहती है ख़त की मुन्तज़िर।
दर पे आहट हो हवा से भी तो आ जाती है माँ।।
हम बलाओं में कहीं घिर जाएं तो बे इख़्तियार।
ख़ैर हो बच्चे की या अल्लाह चिल्लाती है माँ।।

मसअला खाने का पेश आता है जब परदेस में।
खुद बनाना पड़ता है तो और याद आती है माँ।।
जब परेशानी में धिर जाते हैं हम परदेस में।
ख़्वाब में देने तसल्ली हम को आ जाती है माँ।।
लौटकर वापस सफ़र से जब भी घर आते हैं हम।
डाल कर बाँहें गले में सर को सहलाती है माँ।।
ऐसा लगता है कि जैसे आ गए जन्नत में हम।
भीच कर बाहों में जब सीने से लिपटाती है माँ।।
देर हो जाती है घर आने में अक्सर जब हमें।
रेत पे मछली हो जैसे ऐसे घबराती है माँ।।
मरते दम बच्चे न आएं घर अगर परदेस से।
अपनी दोनों पुतलियाँ चौखट पा रख जी है माँ।।
उम्र भर रक्खे रही सर पर ज़रूरत का पहाड़।
थक गई साँसें तो अब आराम फ़रमाती है माँ।।
दर्द-आहें-सिसकियाँ-आँसु-जुदाई-इन्तेज़ार।
ज़िन्दगी में और क्या औलाद से पाती है माँ।।
आलमे गुरबत में माथे का पसीना पोछने।
मौत के आने से पहले खुद चली जाती है माँ।।
जब परिन्दे लौट के जाते हैं घर सूरज ढले।
जैसे परदेसी को घर इस तरह याद आती है माँ।।
साय-ए-शफ़क़त, सुकूने दिल, लिबासे ज़िन्दगी।
आलमे गुरबत में भी बच्चों को दे जाती है माँ।।
यूँ टपकती हैं दरो दीवार से वीरानियाँ।
जैसे सारी रौनकें हमराह ले जाती है माँ।।

ज़िन्दगी का लम्हा-लम्हा जिसमे आता है नज़र।
जाते-जाते ग़म का वो आईना दे जाती है माँ।।
मौसमों की क़ैद से आज़ाद यादों के गुलाब।
जो न मुरझाए कभी बच्चों को दे जाती है माँ।।
जब भी तनहाई में आता है मुझे माँ का ख़याल।
अश्के ग़म बन कर मेरी आँखों में आ जाती है माँ।।
हाथ उठा कर जब भी मैं कहता हूँ रब्बिर-हम-हु-मा।
आयते क़ुरआन में मुझको नज़र आती है माँ।।
प्यार कहते हैं किसे और मामता क्या चीज़ है।
कोई उन बच्चों से पूछे जिनकी मर जाती है माँ।।
शुक्रिया हो ही नही सकता कभी उसका अदा।
मरते-मरते भी दुआ जीने की दे जाती है माँ।।
बाद मर जाने के फिर बेटे की ख़िदमत के लिए।
भेस बेटी का बदल के घर में आ जाती है माँ।।
जब जवाँ बेटी हो घर में और कोई रिश्ता न हो।
रोज़ इक एहसास की सूली पे चढ़ जाती है माँ।।
उम्र का सूरज ढला शादी न बेटी की हुई।
क़ब्र में यह दाग़ अपने साथ ले जाती है माँ।।
मिल गया तक़दीर से रिश्ता जो बेटी के लिए।
इस ख़ुशी में जाने कितने अश्क बरसाती है माँ।।
लेने आते हैं जो मौलाना इजाज़त अक़्द की।
घर में जाती है कभी आँगन में आ जाती है माँ।।
पोंछ कर आँसू दुपट्टे से छुपा कर दर्दे दिल।
ले के इक तूफ़ान बेटी के क़रीब आती है माँ।।

शोर होता है मुबारकबाद का जब हर तरफ़।
बेतहाशा शुक्र के सजदे में गिर जाती है माँ।।
बाज़ुओं में खिच के आ जाएगी जैसे कायनात।
ऐसे दुलहन के लिए बाँहों को फैलाती है माँ।।
चूम कर सर और कभी माथा कभी देकर दुआ।
कुछ उसूले ज़िन्दगी बेटी को समझाती है माँ।।
बैठकर डोली में बेटी तो चली सुसराल को।
देखती घर के दरो दीवार रह जाती है माँ।।
होते ही बेटी के रुख़सत मामता के जोश में।
अपनी बेटी की सहेली से लिपट जाती है माँ।।
रिस्ते-रिस्ते बनता है नासूर जब ज़ख़्मे जहेज़।
मार दी जाती है या तंग आ के मर जाती है माँ।।
करके शादी दूसरी हो जाए जो शौहर अलग।
ख़ूँ की इक-इक बूँद बच्चों को पिला जाती है माँ।।
माँ के मरते ही जो अब्बा दूसरी शादी करें।
ज़ुल्म पर सौतेली माँ के और याद आती है माँ।।
हाँ कोई सौतेली माँ गर ख़ादिमा ख़ुद को कहे।
हर अमल में उसके बच्चों को नज़र आती है माँ।।
छीन ले शौहर जो बच्चे दे के बीवी को तलाक़।
इक भिकारन बन के तन्हा घर में रह जाती है माँ।।
उम्र भर देती है बच्चों को ग़ुलामी का सबक़।
अपने बच्चों को वफ़ा के नाम कर जाती है माँ।।
रूह में पेवस्त करती है इताअत और वफ़ा।
बाज़ुओं पर ज़ैनबो शब्बीर लिख जाती है माँ।।

जब तलक यह हाथ है हमशीर बेपरदा न हो।
इक बहादुर बावफ़ा बेटे से फ़रमाती है माँ।।
करबला से जब सुनानी ले के आता है बशीर।
दोनों हाथों से कमर थामे हुए आती है माँ।।
चार बेटों की शहादत की ख़बर जिस दम सुनी।
अपने पाकीज़ा लहू पर फ़ख़्र फ़रमाती है माँ।।
आपकी अज़मत पे हो लाखों सलाम उम्मुल बनीन।
आपके किरदार को ख़ुश हो के अपनाती है माँ।।
एक ही घर है कनीज़ों ने जहाँ पाया शरफ़।
ख़ादिमा होते हुए भी फ़िज़्ज़ा कहलाती है माँ।।
साल भर में या कभी हफ़्ते में जुमेरात को।
ज़िन्दगी भर का सिला इक फ़ातेहा पाती है माँ।।
ज़ुल्म और दहशत से जो देती है नफ़रत का सबक़।
वह ग़मे शह की अमानतदार कहलाती है माँ।।
ख़त्म होता ही नहीं दिल से ग़मे करबोबला।
ग़म की ऐसी मुस्तक़िल जागीर दे जाती है माँ।।
जो अता करती है बच्चों को शऊरे इंक़लाब।
वो किताबे करबला हर रोज़ दोहराती है माँ।।
ज़िन्दगी दुश्वार कर देता है जब ज़ालिम समाज।
ज़हर बच्चों को पिलाकर ख़ुद भी मर जाती है माँ।।
ख़ुश रहे बेटा मेरा हर हाल में यह सोच कर।
अच्छी से अच्छी बहू ख़ुद ढूँढ कर लाती है माँ।।
छीन लेती है वही अकसर सुकूने ज़िन्दगी।
प्यार से दुल्हन बना के जिसको घर लाती है माँ।।

फ़ेर लेते हैं नज़र जिस वक़्त बेटे और बहू।
अजनबी अपने ही घर में हाय बन जाती है माँ।।
हम ने यह भी तो नही सोचा अलग होने के बाद।
जब दिया ही कुछ नहीं हमने तो क्या खाती है माँ।।
करके शादी छोड़ के घर जो रहे सुसराल में।
अपने उस बेटे की सूरत को तरस जाती है माँ।।
ज़ब्त तो देखो कि इतनी बेरुख़ी के बावजूद।
बद दुआ बेटे को देती है न पछताती है माँ।।
बेटा कितना ही बुरा हो पर पड़ोसी के हुज़ूर।
रोक कर जज़्बात फिर बेटे के गुन गाती है माँ।।
अल्लाह-अल्लाह भूल कर हर इक सितम को रात दिन।
पोता-पोती से शिकस्ता दिल को बहलाती है माँ।।
बा-वफ़ा ख़िदमत गुज़ार आ जाए जो घर में बहू।
सारा घर उसके हवाले कर सुकूँ पाती है माँ।।
नेक दिल दुल्हन भी है इक नेमते परवरदिगार।
शुक्र का हर रोज़ इक सजदा बजा लाती है माँ।।
ज़िन्दगी ऐसा तमाशा भी दिखाती है कहीं।
घर में आते ही बहू के ख़ुद चली जाती है माँ।।
शादियाँ कर करके बच्चे जा बसे परदेस में।
दिल ख़तों से और तसवीरों से बहलाती है माँ।।
गुमरही की गर्द जम जाए न मेरे चाँद पर।
बारिशे ईमान में यूँ रोज़ नहलाती है माँ।।
अपने पहलू में लिटा कर रोज़ तोते की तरह।
एक, बारह, पाँच, चौदह हमको रटाती है माँ।।

पूछते हैं क़ब्र के अन्दर वही मुनकिर नकीर।
गोद के पाले को जो बचपन में सिखलाती है माँ।।
अपनी इक उंगली उठाकर अर्शे आज़म की तरफ़।
एक है अल्लाह यह बच्चे को बतलाती है माँ।।
दिल पे रख कर हाथ कहती है यहाँ पर हैं अली[अ॰]।
बाद में असमाए मासूमीन रटवाती है माँ।।
हुज्जतुल क़ायम[अ॰] का नाम आते ही रख के सर पे हाथ।
अपने बच्चे से दुरूदे पाक पढ़वाती है माँ।।
चूम कर चौखट अज़ाख़ाने की कह के या हुसैन[अ॰]।
बारगाहे इश्क़ के आदाब सिखलाती है माँ।।
जब तबर्रुक के लिए हो पाय ना कुछ भी नसीब।
नाम पर शब्बीर के बच्चे को बिकवाती है माँ।।
उम्र भर ग़ाफ़िल न होना मातमे शब्बीर से।
रात दिन अपने अमल से हमको समझाती है माँ।।
दौड़ कर बच्चे लिपट जाते हैं उस रुमाल से।
ले के मजलिस से तबर्रुक घर में जब आती है माँ।।
जाते-जाते भी अज़ादारी-ए-शाहे करबला।
जो मिली ज़ैनब से वो मीरास दे जाती है माँ।।
सबसे पहले जान देना फ़ातिमा[अ॰] के लाल पर।
रात भर औनो मोहम्मद को यह समझाती है माँ।।
फ़ातिमा[अ॰] के लाल पर कुरबान करने के लिए।
बाँध कर सर से कफ़न बच्चों को ले आती है माँ।।
उंगलियाँ बच्चों की थामे अपने भाई के हुज़ूर।
बहरे कुरबानी जिगर पारों को ले आती है माँ।।

दोपहर में अपना जो सब कुछ लुटा दे दीन पर।
वो बहादुर शेर दिल क़ौमों की कहलाती है माँ।।
फ़र्ज़ जब आवाज़ देता है तो आँसू पोंछ कर।
छोड़ कर लाशे सरे दरबार आ जाती है माँ।।
ज़ुल्म का सूरज जलाए जब शरीयत के गुलाब।
साया करने दीन पर अपनी रिदा लाती है माँ।।
जब रसन बस्ता गुज़रती है किसी बाज़ार से।
एक आवारा वतन बेटी को याद आती है माँ।।
अपने ख़ुतबों से जगा कर क़ौम का मुर्दा ज़मीर।
मौत बन के क़ातिलों के सर पे छा जाती है माँ।।
गुरबते सिब्ते पयम्बर जब न देखी जा सकी।
बाँध कर सेहरा जवाँ बेटे को ले आती है माँ।।
ख़ून में डूबे हुए आते हैं जब सेहरे के फूल।
इक-इक टुकड़े को अपने दिल से लिपटाती है माँ।।
लाशे क़ासिम पर कहा ज़िन्दा रही तो आऊँगी।
अब तो सूए शाम दुल्हन को लिये जाती है माँ।।
याद आता है शबे आशूर का कड़ियल जवाँ।
जब कभी उलझी हुई ज़ुल्फ़ों को सुलझाती है माँ।।
दौड़ता है बाप रन को सुनके बेटे की सदा।
थाम कर अपना कलेजा घर में रह जाती है माँ।।
किसने तोड़ी है दिले क़ुरआने नातिक़ में सिनाँ।
ज़ख़्मे नेज़ा देख कर सीने पा चिल्लाती है माँ।।
लाशे अकबर पर जवानी पढ़ रही है मरसिया।
शुक्र का सजदा इस आलम में बजा लाती है माँ।।

क़ासिदे सुग़रा खड़ा है कुछ तो दो बेटा जवाब।
रख के मुँह पे मुँह अली अकबर के चिल्लाती है माँ।।
अल्लाह-अल्लाह इत्तेहादे सब्र लैला और हुसैन[अ०]।
बाप ने खींची सिनाँ सीने को सहलाती है माँ।।
सामने आँखों के निकले गर जवाँ बेटे का दम।
ज़िन्दगी भर सर को दीवारों से टकराती है माँ।।
दिल से जाती ही नहीं है सुबहे आशूरा की याद।
जब अज़ाँ सुनती है हाय कर के रह जाती है माँ।।
मस्जिदों में नौजवाँ आते हैं जब सुनके अज़ाँ।
उनको देने को दुआएं हाथ फैलाती है माँ।।
यह बता सकती हैं बस हमको रबाबे ख़स्तातन।
किस तरह बिन दूध के बच्चे को बहलाती है माँ।
भेज कर तीरों में बच्चे को सुकूने क़ल्ब से।
फ़िर शहादत के लिए दामन को फैलाती है माँ।।
तीर खाकर मुस्कुराता है जो रन में बे ज़ुबाँ।
मरहबा सद मरहबा कहती नज़र आती है माँ।।
बेकसी ऐसी कि घर में बूँद भर पानी नहीं।
आँसुओं पर फ़ातेहा बच्चे की दिलवाती है माँ।।
क़ैदख़ाने में जो मर जाए कोई बच्ची यतीम।
बस ख़ुदा ही जानता है कैसे दफ़नाती है माँ।।
उसकी गुरबत पर दरो दीवार भी रोने लगे।
अधजले कुर्ते में जब बेटी को कफ़नाती है माँ।।
क़ाफ़ला चलने को है तैयार उठो घर चलो।
क़ब्र से लिपटी हुई बेटी की चिल्लाती है माँ।।

एक बच्चा करबला में, एक बच्ची शाम में।
गोद ख़ाली झूला ख़ाली ले के आ जाती है माँ।।
हाय असग़र, हाय तश्नालब सकीना या हुसैन[अ०]।
सामने आता है जब पानी तो चिल्लाती है माँ।।
पूछती है जब मेरे भैया को छोड़ आई कहाँ।
फ़ातिमा सुग़रा को ख़ाली गोद दिखलाती है माँ।।
ज़िन्दगी भर धूप में बैठी रहीं उम्मे रबाब।
धूप में ही एक दिन रो-रो के मर जाती है माँ।।
चैन से सोने नहीं देती कभी बच्चों की याद।
लेटते ही कुछ ख़याल आया तो उठ जाती है माँ।।
पी के पानी फिर ज़रा लेटी, अभी सोई ही थी।
क्या नज़र आया कि बिस्तर से उछल जाती है माँ।।
दिन तो जैसे भी बसर हो, हो ही जाता है मगर।
याद में बच्चों की रात आते ही खो जाती है माँ।।
सिलसिला यादों का आख़िर आँसुओं की शक्ल में।
इतना बढ़ता है कि इक दिन ग़र्क़ हो जाती है माँ।।
मौत आख़िर ख़त्म कर देती है यादों का सफ़र।
क़ब्र में लेकर ग़मों की भीड़ सो जाती है माँ।।
देखकर फूलों पे शबनम ऐसा लगता है हमें।
आज भी असग़र के गम़ में अश्क बरसाती है माँ।।
घर से दो बेटे तो कूफ़े को गए बाबा के साथ
और दो बच्चों को अपने करबला लाती है माँ।।
पूछती है जब रुक़ैया भाईयों का अपने हाल।
कुछ नहीं कहती ज़बाँ से अश्क बरसाती है माँ।।

साथ जो बाबा के थे कुछ भी नहीं उनकी ख़बर।
और दो बच्चों के अपने साथ सर लाती है माँ।।
बाप से बच्चे बिछड़ जाएं अगर परदेस में।
करबला से ढूँढने कूफ़े में ख़ुद आती है माँ।।
हारिसे मलऊन ने जब क़त्ल बच्चों को किया।
हाय माँ की इक सदा सुनकर तड़प जाती है माँ।।
दफ़्न दो कूफ़े में हैं दो करबला में बे-कफ़न।
दोनों हाथों से पकड़ कर कोख चिल्लाती है माँ।।
चार बेटे मर गए, शौहर का साया भी नहीं।
देखकर चारो तरफ़ बाँहों को फैलाती है माँ।।
कल जो बच्चों से भरा था हो गया ख़ाली वो घर।
हर दरो दीवार से मिल-मिल के चिल्लाती है माँ।।
झिलमिला के बुझ ही जाता है चिराग़े इन्तज़ार।
हैं जहाँ बच्चे वहीं पर ख़ुद चली जाती है माँ।।
करबला में यह ख़याल आख़िर ग़लत साबित हुआ।
हम समझते थे कि मर कर कुछ सुकूँ पाती है माँ।।
शिम्र के खंजर से या सूखे गले से पूछिये।
'माँ' इधर मुँह से निकलता है उधर आती है माँ।।
ऐसा लगता है किसी मक़तल से अब भी वक़्ते अस्र
इक बुरीदा सर से 'प्यासा हूँ' सदा आती है माँ।।
मौत की आग़ोश में भी कब सुकूँ पाती है माँ।
जब परेशानी में हों बच्चे तड़प जाती है माँ।।
जाते-जाते फिर गले बेटे से मिलने के लिए।
तोड़ कर बन्दे कफ़न बाँहों को फैलाती है माँ।।

जिसमें माँ सोती थी उस हुजरे को ख़ाली देखकर।
जैसे प्यासे को समन्दर ऐसे याद आती है माँ।।
अपने ग़म को भूल कर रोते हैं जो शब्बीर को।
उनके अश्कों के लिए जन्नत से आ जाती है माँ।।
जाने इन अश्कों से उसको किस बला का प्यार है।
लेके इक रूमाल हर मजलिस में आ जाती है माँ।।
करबला वालों के ज़ख़्मों पर लगाने के लिए।
जितने पाकीज़ा हैं आँसू सब को ले जाती है माँ।।
गोद का पाला मेरा तीरों पे है ठहरा हुआ।
'घर से ऐ ज़ैनब निकल', मक़तल में चिल्लाती है माँ।।
रन से जब आवाज़ देता है कोई तश्ना-दहन।
पकड़े हाथों से जिगर मक़तल में आ जाती है माँ।।
मैंने इसके वास्ते पीसी है बरसों चक्कियाँ।
छोड़ दे ज़ालिम मेरे बच्चे को चिल्लाती है माँ।।
क्या बिगाड़ा है मेरे बच्चे ने ऐ ज़ालिम तेरा।
चलती रहती है छुरी और तकती रह जाती है माँ।।
सर को नेज़े पर चढ़ा देते हैं जब अहले सितम।
जिस्म गोदी में रखे मक़तल में रह जाती है माँ।।
देखते ही देखते होता है इक ताज़ा सितम।
दौड़ते हैं लाश पर घोड़े तो चिल्लाती है माँ।।
'वा हुसैना' कहती सर को पीटती रोती हुई।
बेटियों को दे के लाशा खुद चली जाती है माँ।।
तज़किरा जब भी कहीं होता है उसके लाल का।
रोने वालों को दुआएं देने आ जाती है माँ।।

गर सुकूने ज़िन्दगी घिर जाए फ़ौजे ज़ुल्म में।
बाल बिखराए हुए मक़तल में आ जाती है माँ।।
दे के अपने लाल को करबोबला की गोद में।
गोद ख़ाली फ़िर सुए जन्नत चली जाती है माँ।।
कल जो जंगल था, है उसकी ख़ाक अब ख़ाके शफ़ा।
झाड़ कर बालों से यह तासीर दे जाती है माँ।।
है ख़ुदा को अब वहाँ की ख़ाक पर सजदा क़ुबूल।
ख़ून से बेटे के इतना पाक कर जाती है माँ।।
जब परिन्दे लौट कर जाते हैं घर सूरज ढले।
करबला में सो गए जो उनको याद आती है माँ।।
घर में जब कोई ख़ुशी हो, रौशनी की शक्ल में।
देने बच्चों को दुआएं घर में आ जाती है माँ।।
दिल मचलता है जो उसकी याद में हद से सिवा।
जैसे बच्चे को खिलौना, ऐसे याद आती है माँ।।
ज़िन्दगी उनकी भटकती रूह की मानिन्द है।
उनको हर तसवीर में अपनी नज़र आती है माँ।।
ज़ुज़ ग़मे शब्बीर मुमकिन ही नहीं जिसका इलाज।
अपनी फ़ुरक़त का एक ऐसा ज़ख़्म दे जाती है माँ।।
मेरे शौहर के गले में रीसमाँ डाली गई।
बादे पैग़म्बर हुए जो ज़ुल्म गिनवाती है माँ।।

मसनदे इन्साफ़ पर है जलवागर नूरे ख़ुदा।
एक तरफ़ बैठे हुए हैं शाफ़ए रौज़े जज़ा।।
एक तरफ़ हैं शाफ़-ए-कौसर अली^{अ०}-ए-मुरतज़ा।
मुन्तज़िर हैं सब नबी सुनने को रब का फैसला।।
आदमे^{अ०} अव्वल से अब तक जितने भी पैदा हुए।
सब खड़े हैं हाथ में आमालनामे को लिए।।
हश्र के मैदाँ में सब के सब हैं घबराए हुए।
गरदनें नीचे किए मुजरिम से शरमाए हुए।।
हैं फ़रिश्ते गरदनों में तौक़ पहनाए हुए।
धूप की शिद्दत से हैं चेहरे भी मुरझाए हुए।
ऐसे सन्नाटे में जिब्रईल की गूँजी सदा।
आ रही हैं माँगने इंसाफ़ रब से फ़ातिमा।।

पसलियाँ पकड़े हुए रोज़े हिसाब आती है माँ।।
आज मुझको चाहिए इंसाफ़ चिल्लाती है माँ।।
अंबिया चिल्लाए सब उठ्ठो नज़र नीची करो।
हश्र के मैदान में शब्बीर की आती है माँ।।
एक कुर्ता ख़ूँ भरा और दो कटे बाज़ू लिए।
अश्क आँखों में भरे पेशे ख़ुदा आती है माँ।।
क्या बिगाड़ा था मेरी औलाद ने परवरदिगार।
अर्श का पाया पकड़ के ख़ूब चिल्लाती है माँ।।
मेरा दरवाज़ा जलाया हो गया मोहसिन^{अ०} शहीद।
पसलियाँ टूटी हुई ख़ालिक़ को दिखलाती है माँ।।
यह मेरा बेटा हसन^{अ०} जिसको दिया जहरे दग़ा।

कितने हैं टुकड़े कलेजे के यह गिनवाती है माँ।।
मैंने जिसके वास्ते पीसी थीं बरसों चक्कियाँ।
टुकड़े-टुकड़े लाश उस बेटे की दिखलाती है माँ।।
हाय यह मोहसिन है मेरा, यह हसन^{अ०} है, यह हुसैन^{अ०}।
अर्श हिल जाता है जब लाशों को दिखलाती है माँ।।
मेरे बेटे का गला काटा मेरी आग़ोश में।
ख़ून के धब्बे रिदा पे अपनी दिखलाती है माँ।।
हाय इस नाज़ुक बदन पे घोड़े दौड़ाए गए।
एक-इक टुकड़ा उठाकर दिल से लिपटाती है माँ।।
यह मेरे औनो मोहम्मद हैदरो जाफ़र की याद।
किस तरह मुरझाए हैं ये फूल दिखलाती है माँ।।
मेरे क़ासिम के बदन के टुकड़े-टुकड़े कर दिये।
ख़ून में डूबे हुए सेहरे को दिखलाती है माँ।।
यह मेरा ग़ाज़ी सकीना का चचा ज़ैनब की आस।
किस तरह काटे है इसके हाथ दिखलाती है माँ।।
अहले महशर चीख उठे हमशक्ले पैग़म्बर का जब
खोलकर सीना निशाँ बरछी का दिखलाती है माँ।।
देख कर असग़र का लाशा इक क़यामत आ गई।
तीन फल का तीर जब गर्दन में दिखलाती है माँ।।
देख यह डूबी हुई ख़ूँ में बहत्तर मय्यतें।
करबला की ख़ूँ भरी तसवीर दिखलाती है माँ।।
थोड़ा सा पानी पिला दे मेरे बेटे को कोई।
देख कर सूखे हुए लब अब भी चिल्लाती है माँ।।
हाय वो जलते हुए ख़ेमे में ग़श आबिद^{अ०} मेरा।

कैसे लाई थी मेरी ज़ैनब यह बतलाती है माँ।।
यह मेरा सज्जाद[अ०] बीमारो ज़ईफ़ो नातवाँ।
पीठ पर उसकी निशाँ दुर्रों के दिखलाती है माँ।।
जाने कितनी दूर इस मज़लूम को खींचा गया।
पाँव में कुछ ख़ार और कुछ छाले दिखलाती है माँ।।
मारे गालों पर तमांचे, कानों से खींचे गुहर।
नीले-नीले गाल इक बच्ची के दिखलाती है माँ।।
बेटियों को मेरी नंगे सर फ़िराया दर बदर।
बाज़ुओं पे रस्सियों के नील दिखलाती है माँ।।
बाक़िरो जाफ़र इमामे मूसिये काज़िम, रज़ा।
दास्ताँ हर एक की महशर में दोहराती है माँ।।
यह तक़ी[अ०] है यह नक़ी[अ०] यह लाल मेरा असकरी।
सामरा मे क्या सितम ढाया है बतलाती है माँ।।
यह मेरा महदी जो सारी ज़िन्दगी रोता रहा।
उसके गालों पर निशाँ अश्कों के दिखलाती है माँ।।
हाय वह शामे ग़रीबाँ फूल सा नाजुक बदन।
घोड़ों से कुचली हुई लाशों को दिखलाती है माँ।।
सामने आते हैं जब शिम्रो यज़ीदो हुरमला
देखकर उन तीनों शैतानों को चिल्लाती है माँ।।
हैं यही ज़ालिम उजाड़ा है जिन्होंने मेरा घर।
मार कर एक चीख़ बस बेहोश हो जाती है माँ।।
अल-ग़यासो, अल-अमानो, अल-हफ़ीज़ो, अल-मदद।
सुन के बच्चों की सदायें होश में आती है माँ।।
डाल दो दोज़ख़ में जितने हैं अदू-ए-फ़ातेमा[स०]।

फ़ैसला अल्लाह का सुनकर सुकूँ पाती है माँ।।
जितने भी क़ातिल मिले क़ाबील से इस रोज़ तक।
आग के शोलों में हर ज़ालिम को जलवाती है माँ।।
बैठ जाती है दरे जन्नत पे ख़ुद ज़ैनब के साथ।
ख़ुल्द में पहले अज़ादारों को भिजवाती है माँ।।
दाख़िले फ़िरदौस हो जाते हैं जब अहले अज़ा।
तब कहीं जाकर ‘रज़ा’ थोड़ा सुकूँ पाती है माँ।।